e-paper www.avadhnama.com
LUCKNOW
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

اودھ نامہ
روزنامہ
avadhnama

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 207 Tuesday , April 28 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۵)شمارہ نمبر(۲۰۷) لکھنؤ، بروز منگل ۲۸-اپریل ۲۰۲۶ء مطابق ۱۰-ذیقعدۃ الحرام ۱۴۴۷ھ صفحات-۸

بنگال میں بی جے پی کی بڑھتی ہوئی قوت میں ممتا کا کردار، جوشی نے راہل کے بیان کا حوالہ دیا

دھارواڑ، 27 اپریل (یو این آئی) مرکزی وزیر پرہلاد جوشی نے پیر کے روز کہا کہ مغربی بنگال میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کے لیے ممتا بنرجی کی حکومت نے راستہ ہموار کیا ہے اور کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے خود اپنے بیان میں اس بات کا ذکر کیا ہے۔ مسٹر جوشی نے یہاں میڈیا سے کہا، "میں اس وقت سیاست کے بارے میں زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا لیکن میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ راہل گاندھی نے خود کہا ہے کہ ممتا بنرجی نے بی جے پی کے لیے دروازہ کھول دیا ہے۔ یہ ان کے الفاظ ہیں، میرے نہیں۔" انہوں نے اس پر مزید تبصرہ کرنے سے گریز کیا اور کہا کہ مسٹر گاندھی کا یہ بیان خود ہی سب کچھ واضح کر دیتا ہے۔

کانگریس میں کوئی ناراضگی نہیں، صرف خواہشات ہیں: گنڈوراؤ

ہبلی، 27 اپریل (یو این آئی) کرناٹک کانگریس میں وزارت کی دوڑ میں شامل دنیش گنڈوراؤ نے ریاست کی سیاسی صورتحال پر اہم بیان دیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ کانگریس میں کوئی ناراضگی نہیں بلکہ رہنماؤں کی خواہشات ہیں جو ایک فطری عمل ہے۔ محکمہ صحت کے وزیر کے طور پر خدمات انجام دے رہے مسٹر گنڈوراؤ نے اندرونی لابنگ کے حوالے سے بڑھتی ہوئی قیاس آرائیوں کے درمیان کسی بھی طرح کی ناراضگی کی تردید کی۔ انہوں نے کہا کہ جمہوری نظام میں اس طرح کے معاملات ایک 'فطری عمل' ہیں اور ان کا انتظامیہ یا پالیسی فیصلوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ انہوں نے میڈیا سے کہا، "یہ معاملہ نہ تو ریاستی حکومت کے کام کاج کو متاثر کر رہا ہے اور نہ ہی پالیسی فیصلوں کو۔ اس میں نہ کوئی ناراضگی ہے اور نہ کوئی تنازعہ۔ پارٹی کی اعلیٰ قیادت اس پر فیصلہ کرے گی اور سب کو اس فیصلے کو ماننا ہوگا۔"

مغربی بنگال اسمبلی انتخابات: دوسرے مرحلے کی انتخابی مہم اختتام پذیر

بی جے پی بنگال کے تخلیقی نوجوانوں کیلئے نئی راہیں کھولے گی: مودی

بیرک پور میں عوامی ریلی سے وزیراعظم مودی کا خطاب

کولکاتہ، 27 اپریل (یو این آئی) وزیراعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ مغربی بنگال میں بھارتیہ جنتا پارٹی کے اقتدار میں آنے کے بعد خواتین کے لیے متعدد فلاحی اسکیمیں اور ریاست کے باصلاحیت نوجوانوں کے لیے روزگار کے فروغ کے پروگرام شروع کیے جائیں گے۔ پی ایم مودی نے پیر کو بیرک پور میں ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی عوام کے اعتماد پر مبنی حکومت قائم کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایسی حکومت لائیں گے جو اعتماد کی حکومت ہوگی۔ انہوں نے کہا، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بیرک پور اور بنگال میک ان انڈیا کا مرکز بنیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ علاقے میں بند اور بیمار کارخانوں سے متعلق مسائل کا حل نکالا جائے گا۔ وزیر اعظم نے نوجوانوں کے لیے پانچ یقین دہانیاں پیش کرتے ہوئے کہا، ×× سرکاری بھرتی کے اشتہارات باقاعدگی سے جاری کیے جائیں گے۔ تمام خالی آسامیوں کو پُر کیا جائے گا اور سرکاری ملازمین ترنمول کانگریس کے خوف سے آزاد ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی حکومت کے تحت ریاستی ملازمین کو ساتویں تنخواہ کمیشن کے فوائد حاصل ہوں گے۔ پی ایم مودی نے روزگار کے مواقع پر تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا کہ کنٹینٹ تخلیق، گیمنگ اور دیگر تخلیقی صنعتوں کے لیے نئے پلیٹ فارم قائم کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی بنگال کے تخلیقی نوجوانوں کے لیے نئی راہیں کھولے گی۔ انہوں نے دیہی روزگار میں اضافہ کا وعدہ کرتے ہوئے کہا کہ دیہات میں وی-جی رام جی اسکیم کے تحت 125 دن کی روزگار گارنٹی نافذ کی جائے گی۔ کاریگروں اور ماہی گیری کے شعبے سے وابستہ افراد کو مرکزی حکومت کی اسکیموں کا مکمل فائدہ دیا جائے گا۔ چھوٹے تاجروں کے لیے پی ایم مودی نے کہا، "اسٹریٹ وینڈرز کو پی ایم سودھی اسکیم سے جوڑا جائے گا اور ان کی روزی روٹی کو مضبوط بنانے کے لیے انہیں سودھی کارڈ دیے جائیں گے۔" وزیراعظم نے وسیع فلاحی اقدامات کا خاکہ پیش کرتے ہوئے دہرایا کہ بی جے پی حکومت پردھان منتری آواس یوجنا کے تحت مفت راشن اور پکے مکانات کے لیے 5.1 لاکھ روپے کی مالی مدد فراہم کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کو پانچ لاکھ روپے تک کا مفت علاج دیا جائے گا۔ انہوں نے "ماتر شکتی بھروسہ کارڈ" کا بھی اعلان کیا جس کے تحت خواتین کو ہر سال 000,36 روپے دیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حاملہ خواتین کو 000,21 روپے، زچگی کے بعد 000,5 روپے اور تعلیم کے لیے 000,50 روپے کی مدد فراہم کی جائے گی۔ پی ایم مودی نے برسر اقتدار ترنمول کانگریس کو نشانہ بناتے ہوئے الزام لگایا کہ ایک سنگٹھن راج ترقی میں رکاوٹ ڈال رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری دو انجن والی حکومت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ ہر گھر تک نل کا پانی پہنچے۔ قوم پرستی کے جذبے کو ابھارتے ہوئے پی ایم مودی نے نیتاجی سبھاش چندر بوس کا ذکر کرتے ہوئے کہا، "نیتاجی نے کہا تھا مجھے خون دو اور میں تمہیں آزادی دوں گا۔ یہ ایک نیا انقلاب ہے اور یہ آپ کے ووٹ کے ذریعے آئے گی۔" انہوں نے ووٹروں سے بی جے پی کی حمایت کی اپیل کرتے ہوئے کہا، "ہمیں اپنا ووٹ دے کر آشیرواد دیں اور ہم بنگال کو ترنمول کے خوف، بدعنوانی کے خوف، سنڈیکیٹ راج، خواتین پر ظلم، بے روزگاری اور دراندازی سے آزاد کریں گے۔"

☆ مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کے دوسرے اور آخری مرحلے کے لیے انتخابی مہم پیر کی شام کو حکمراں ترنمول کانگریس اور حزب اختلاف کی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے ووٹر لسٹوں کی خصوصی نظرثانی، دراندازی، بدعنوانی، بے روزگاری اور ووٹروں کو لالچ دینے کے کئی وعدے کرنے سمیت مسائل پر ایک دوسرے کے خلاف شدید الزامات کے دوران اختتام کو پہنچ گیا۔ ووٹنگ کا دوسرا مرحلہ 29 اپریل کو ریاست بھر کے 142 اسمبلی حلقوں میں ہوگا، جس میں کل 837,173,32 اہل ووٹر ہیں، جن میں 627,435,16 مرد، 418,737,15 خواتین اور 792 تیسری جنس کے ووٹر شامل ہیں۔ انتخابات کے دوسرے مرحلے کے لیے 41001 پولنگ اسٹیشنز بنائے گئے ہیں۔ تمام پولنگ اسٹیشنز پر سرگرمیاں ویب کاسٹنگ کے ذریعے نشر کی جائیں گی۔ ایک زوردار مہم کے دوران، بی جے پی لیڈروں نے ترنمول کانگریس پر مغربی بنگال کو دراندازوں کی پناہ گاہ میں تبدیل کرنے کا الزام لگایا۔ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے دعویٰ کیا کہ بی جے پی تقسیم کی سیاست میں مصروف ہے اور مچھلی اور انڈوں کے استعمال کی حوصلہ شکنی کر رہی ہے۔ الیکشن کمیشن نے انتخابات کے دوسرے مرحلے کے لیے سیکورٹی کے وسیع انتظامات کیے ہیں، سات اضلاع میں مرکزی فورسز کی 321,2 کمپنیاں تعینات کی ہیں۔ مجموعی طور پر 142 جنرل مبصر، 95 پولیس مبصر اور 100 ایکسپینڈیچر آبزرور تعینات کیے گئے ہیں۔ حکام کا کہنا تھا کہ انتخابی عمل کی نگرانی کے لیے کیمروں سے لیس ڈرون بھی استعمال کیے جائیں گے۔ کولکاتہ میں 273 کمپنیوں کے ساتھ مرکزی فورسز کی سب سے زیادہ تعیناتی ہے۔ دوسرے مرحلے میں جن اسمبلی حلقوں میں ووٹنگ ہوگی، ان میں بھنگر میں سب سے زیادہ 19 امیدوار ہیں، جب کہ گوگھاٹ میں سب سے کم پانچ امیدوار ہیں۔ ممتا بنرجی ان اہم امیدواروں میں شامل ہیں جن کی انتخابی قسمت کا فیصلہ اس مرحلے میں کیا جائے گا۔ ممتا بنرجی ایک بار پھر بھوانی پور سے الیکشن لڑ رہی ہیں، جہاں انہیں بی جے پی کے سویندو ادھیکاری سے سخت چیلنج کا سامنا ہے۔ سینئر ترنمول لیڈر فرہاد حکیم کا مقابلہ کولکتہ پورٹ پر بی جے پی امیدوار راکیش سنگھ سے ہے، جو کہ وسطی کولکتہ میں حکمراں جماعت کے لیے اہم سمجھا جانے والا اقلیتی اکثریتی حلقہ ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی، مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ، وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ، آسام کے وزیر اعلیٰ ہمنتا بسوا شرما اور اتراکھنڈ کے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے انتخابی مہم کے دوران امن و امان، خواتین کے خلاف بڑھتے جرائم، سیاسی تشدد، دراندازی اور بدعنوانی پر ترنمول کو نشانہ بنایا۔

پچھلے 15 برسوں میں ترنمول نے بنگال کو کنگال بنادیا: یوگی آدتیہ ناتھ

ہگلی، 27 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کے روز مغربی بنگال کے دھانے کھالی اسمبلی حلقے میں ایک انتخابی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے ریاست کی حکمراں ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) پر الزام لگایا کہ جو بنگال کبھی فن، ادب اور صنعتی خوشحالی کے لیے جانا جاتا تھا، اسے گزشتہ 15 برسوں میں اس پارٹی کی حکومت نے بدحالی اور کنگالی کی طرف دھکیل دیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بنگال میں 'جے شری رام' اور 'ہر ہر مہادیو' کے نعرے لگانے پر وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی ناراض ہو جاتی ہیں کیوں کہ انہیں اپنی حکومت خطرے میں نظر آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹی ایم سی حکومت ایک سازش کے تحت بنگال کی آبادی کے خدوخال کو بدلنے کی کوشش کر رہی ہے جبکہ سوامی وویکانند اور نیتاجی سبھاش چندر بوس جیسی عظیم شخصیات کی یہ سرزمین آج بدانتظامی سے نجات کے لیے سڑکوں پر آچکی ہے۔ مسٹر آدتیہ ناتھ نے کہا کہ اگر بنگال میں بی جے پی کی 'ڈبل انجن' حکومت ہوتی تو تارکیشور کے بابا تارک ناتھ مندر میں کاشی وشوناتھ کی طرز پر ایک شاندار کوریڈور بنایا جاتا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ریاست میں درگا پوجا اور مورتی وسرجن پر پابندیاں لگائی جاتی ہیں جبکہ سڑکوں پر نماز اور افطار کی دعوتیں منعقد کی جاتی ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ بی جے پی کی حکومت آنے پر 'جے شری رام' کہنے پر کوئی پابندی نہیں ہوگی لیکن سڑکوں پر افطاری کی دعوتیں ضرور بند ہو جائیں گی۔ اتر پردیش کی مثال دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 2017 سے پہلے وہاں بھی ایسی ہی صورتحال تھی لیکن آج وہاں فسادات، کرفیو اور غنڈہ گردی ختم ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا، "اگر کوئی گائے کا قتل کرے گا یا کسی غریب کی جائیداد پر قبضہ کرے گا تو اتر پردیش کا بلڈوزر اس کی ہڈی پسلی ایک کر دے گا۔" انہوں نے دعویٰ کیا کہ چار مئی کو انتخابی نتائج آنے کے بعد ٹی ایم سی کے غنڈے سڑکوں پر پنکچر بناتے ہوئے نظر آئیں گے۔ وزیر اعلیٰ نے ممتا بنرجی پر درج فہرست ذاتوں اور قبائل کے خلاف ہونے کا بھی الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ جب قبائلی برادری سے تعلق رکھنے والی ملک کی صدر بنگال آتی ہیں تو ممتا دیدی پروٹوکول کی پابندی نہیں کرتیں۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ خوفزدہ نہ ہوں اور متحد ہو کر بدعنوانی، رشوت خوری اور غنڈہ گردی کرنے والوں کو ووٹ کے ذریعے سخت جواب دیں۔

جسٹس سورن کانتا شرما سے انصاف کی امید ختم: کیجریوال

نئی دہلی، 27 اپریل (یو این آئی) عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے جسٹس سورن کانتا شرما کی عدالت میں زیر سماعت اپنے کیس میں پیش نہ ہونے اور کوئی بھی دلیل نہ رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسٹر کیجریوال نے پیر کو یہ معلومات دیتے ہوئے کہا، "جسٹس سورن کانتا شرما سے انصاف ملنے کی میری امید ٹوٹ چکی ہے۔ اپنے ضمیر کی آواز سنتے ہوئے، بابائے قوم مہاتما گاندھی کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے اور ستیہ گرہ کے جذبے کے ساتھ، میں نے اس کیس میں ان کے سامنے پیش نہ ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔" انہوں نے کہا، "میں نے مفادات کے ٹکراؤ کی وجہ سے جسٹس سورن کانتا شرما سے میرے کیس سے خود کو الگ کرنے کی درخواست کی تھی، لیکن انہوں نے خود ہی سماعت کرنے کا فیصلہ سنایا۔ اس کیس میں جسٹس سورن کانتا شرما جو بھی فیصلہ سنائیں گی، میں اس پر اپنے قانونی حق کو استعمال کرنے کے لیے آزاد ہوں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے واضح کیا کہ مجھے عدلیہ پر پورا بھروسہ ہے اور میں اس کا مکمل احترام کرتا ہوں، کیونکہ جب میرے خلاف سازشیں ہوئیں تو عدلیہ نے ہی مجھے الزامات سے بری کر کے انصاف دیا تھا۔" انہوں نے مزید کہا، زندگی میں کئی بار ایسے مواقع آتے ہیں جب جیت یا ہار معنی نہیں رکھتے۔ اس سے بھی بڑا صحیح اور غلط کا سوال ہو جاتا ہے کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط۔ ایسے وقت میں ہمیں یہ طے کرنا ہوتا ہے کہ ہم مشکل راستہ چنیں گے یا آسان راستہ۔ آج میں بھی ایک ایسے موڑ پر کھڑا ہوں۔ سب جانتے ہیں کہ مجھے ایک جھوٹے کیس میں پھنسایا گیا، جیل بھیج دیا گیا اور ایک منتخب حکومت کو غلط طریقے سے گرا دیا گیا۔ ہمیں کئی ماہ جیل میں رکھا گیا، لیکن آخر کار سچ کی جیت ہوئی۔" انہوں نے کہا، "میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے عدلیہ پر پورا بھروسہ ہے۔ جب مجھے جھوٹے مقدمے میں گرفتار کیا گیا تو اسی عدلیہ نے میری ضمانت منظور کی اور اسی عدلیہ نے مجھے اس جھوٹے مقدمے میں بری قرار دیا۔ گزشتہ 75 برسوں میں جب بھی ملک پر آنچ آئی، ہماری عدلیہ نے ملک کو بچایا اور شہریوں کے مفادات کا تحفظ کیا۔ میں جسٹس سورن کانتا شرما کا بھی بہت احترام کرتا ہوں اور مجھے ان سے یا ان کے خاندان سے کوئی ذاتی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن انصاف کا ایک بڑا اصول ہے کہ انصاف صرف ہونا ہی نہیں چاہیے بلکہ ہوتا ہوا نظر بھی آنا چاہیے۔ اس لیے میں نے ان سے درخواست کی تھی کہ وہ اس کیس سے الگ ہو جائیں، لیکن انہوں نے میری دلیلیں مسترد کر دیں۔ عآپ لیڈر نے کہا کہ یہ بات میں نے آج ایک خط لکھ کر جسٹس سورن کانتا شرما کو بھی بتا دی ہے۔ میرا ان سے کوئی ذاتی اختلاف نہیں ہے۔ اگر مستقبل میں بھی کبھی ان کے سامنے میرا کوئی ایسا کیس لگتا ہے جس میں میرے خلاف بی جے پی، مرکزی حکومت یا تشار مہتا نہیں ہیں، تو میں ان کے سامنے ضرور پیش ہوں گا۔ آپ پوچھ سکتے ہیں کہ اگر میں ان کے حکم سے متفق نہیں ہوں تو سپریم کورٹ کیوں نہیں جا رہا؟ میں اس کی تیاری کر رہا ہوں۔ یہ پورا معاملہ بہت نازک اور حساس ہے۔

سپریم کورٹ سے آسارام ٹرسٹ کو راحت

گجرات میں زمین واپسی کی کارروائی پر عبوری روک

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے آسارام ٹرسٹ کو ایک اہم عبوری راحت فراہم کرتے ہوئے گجرات میں اس کی زمین واپس لینے کے معاملے میں ریاستی حکومت کی کارروائی پر روک لگا دی ہے۔ عدالت نے واضح ہدایت دی کہ احمد آباد میں واقع آشرم کی زمین اور اس سے متعلق جائیدادوں کے خلاف کسی بھی قسم کی سخت کارروائی نہ کی جائے اور موجودہ صورت حال کو برقرار رکھا جائے۔ اس معاملے کی اگلی سماعت 5 مئی کو مقرر کی گئی ہے۔ آسارام ٹرسٹ نے تقریباً 45 ہزار مربع میٹر زمین واپس لینے کے ریاستی فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے سپریم کورٹ کا رخ کیا تھا۔ یہ زمین موٹیرا علاقے میں واقع ہے، جو نریندر مودی اسٹیڈیم کے قریب ہے اور جہاں سردار پٹیل اسپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کا منصوبہ بتایا جا رہا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے اپنے عبوری حکم میں کہا کہ جب تک اگلی سماعت نہیں ہو جاتی، اس وقت تک گجرات ہائی کورٹ کے 17 اپریل کے فیصلے پر بھی روک برقرار رہے گی اور زمین کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ اس سے قبل زمین خالی کرانے کے لیے جاری نوٹس کو آسارام ٹرسٹ نے گجرات ہائی کورٹ میں چیلنج کیا تھا، تاہم سنگل جج نے اسے مسترد کر دیا تھا۔ بعد ازاں ڈویژن بنچ نے بھی ٹرسٹ کی اپیل کو خارج کرتے ہوئے ضلع انتظامیہ کے زمین واپس لینے کے حکم کو برقرار رکھا تھا۔ ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ ٹرسٹ نے زمین کے الاٹمنٹ کی شرائط کی خلاف ورزی کی اور سابرمتی ندی کے علاقے میں بھی غیر قانونی قبضہ کیا گیا، جسے کسی بھی صورت میں باقاعدہ نہیں بنایا جا سکتا۔ ہائی کورٹ نے ٹرسٹ کو سپریم کورٹ جانے کے لیے مہلت دینے سے بھی انکار کر دیا تھا، کیونکہ عدالت نے شرط رکھی تھی کہ اگر ٹرسٹ زمین خالی کرنے کا حلف نامہ جمع کرائے تو ہی اسے راحت دی جا سکتی ہے، لیکن ٹرسٹ نے ایسا نہیں کیا۔ سپریم کورٹ میں سماعت کے دوران جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا کی بنچ نے نوٹس کی بنیاد پر اٹھائے گئے اقدامات پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ میونسپل کارپوریشن کی جانب سے جاری وجہ بتاؤ نوٹس میں ضروری تفصیلات کی کمی نظر آتی ہے۔ عدالت نے اس بات پر بھی حیرت ظاہر کی کہ جب پہلے کچھ زمین کو باقاعدہ کیا جا چکا تھا تو اب اچانک اسے غیر قانونی قرار دے کر واپس لینے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ ریاستی حکومت کی جانب سے سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت کو بتایا کہ 1980 میں ٹرسٹ کو محدود رقبہ الاٹ کیا گیا تھا، جس کے بعد اضافی زمین پر قبضہ کیا گیا اور شرائط کی خلاف ورزی ہوئی۔

'جو دہائیوں سے نہیں ہوا، وہ آج ہوگا'

ہند-نیوزی لینڈ ایف ٹی اے پر دستخط سے قبل وزیراعظم لکسن کا بیان

نئی دہلی۔ ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) پر آج مہر لگنے والی ہے۔ اس سے قبل نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم کرسٹوفر لکسن نے سوشل میڈیا پر اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان اس معاہدے کے بارے میں دہائیوں سے کہا جا رہا تھا کہ ممکن نہیں ہوگا، لیکن آج یہ حقیقت بننے جا رہا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا ہے کہ "ایک سال سے کچھ زیادہ عرصہ پہلے میں ہندوستان میں وزیر اعظم نریندر مودی سے ملا تھا۔ تب ہم اس بات پر متفق ہوئے تھے کہ ہم آزاد تجارتی معاہدے پر بات چیت شروع کریں گے۔ دہائیوں تک کئی لوگوں نے کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا، لیکن آج رات اس معاہدے پر دستخط ہونے والے ہیں۔" لکسن کا کہنا ہے کہ "یہ ایک نسل میں ایک بار ہونے والا معاہدہ ہے، جو نیوزی لینڈ کے برآمد کنندگان کو 1.4 ارب لوگوں تک ایسی رسائی دے گا جو پہلے کبھی ممکن نہیں تھی، اور ایک ایسی معیشت سے جوڑ دے گا جو دنیا کی تیسری سب سے بڑی معیشت بننے جا رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کھیتوں اور باغات میں زیادہ روزگار، مقامی برادریوں میں زیادہ سرمایہ، اور آپ کے خاندان کے لیے ترقی کے مزید مواقع۔" قابل ذکر ہے کہ اس معاہدے پر 'بھارت منڈپم' میں مرکزی وزیر برائے تجارت و صنعت پیوش گوئل اور ان کے ہم منصب ٹوڈ میکلے کی موجودگی میں دستخط کیے جائیں گے۔ یہ دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی تعلقات کو مضبوط بنانے کی سمت ایک بڑا قدم ہوگا۔ اس معاہدے کا مقصد اگلے 5 برسوں میں دوطرفہ تجارت کو دوگنا کر کے 5 ارب ڈالر تک پہنچانا ہے، اور اس سے ہندوستانی برآمد کنندگان کے لیے نئے مواقع کھلنے کی امید ہے۔ خاص طور پر ایسے وقت میں جب مغربی ایشیا میں کشیدگی سمیت عالمی غیر یقینی صورتحال تجارتی بہاؤ کو متاثر کر رہی ہے۔ یہ معاہدہ مینوفیکچرنگ، بنیادی ڈھانچہ، خدمات، اختراع اور روزگار کے مواقع جیسے شعبوں میں آئندہ 15 برسوں کے دوران نیوزی لینڈ سے ہندوستان میں اندازاً 20 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کی راہ بھی ہموار کرے گا۔

آبنائے ہرمز کی دوبارہ بحالی کیلئے ایران کی نئی شرط

تہران، 27 اپریل (یو این آئی) ایران نے آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے لیے نئی شرائط رکھ دیں۔ ایران نے نئی شرائط میں جوہری مذاکرات کو اگلے مرحلے تک مؤخر کرنے کی بات شامل کی ہے۔ امریکی خبر رساں ادارے ایکسیوس نے ایک امریکی عہدیدار اور معاملے سے باخبر 2 ذرائع کے حوالے سے رپورٹ کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ایران نے امریکہ کو آبنائے ہرمز کی دوبارہ بحالی اور جنگ کے خاتمے سے متعلق ایک نئی تجویز پیش کی ہے، جس میں جوہری مذاکرات کو بعد کے مرحلے تک مؤخر کرنے کی بات شامل کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ایران نے یہ پیشکش پاکستانی ثالثوں کے ذریعے کی ہے۔ ایکسیوس نے یہ بھی رپورٹ کیا ہے کہ آبنائے ہرمز سے متعلق معاہدہ طے پانے اور ایرانی بندرگاہوں پر امریکی پابندیوں کے خاتمے کی صورت میں ٹرمپ کے پاس کوئی حقیقی دباؤ باقی نہیں رہے گا کہ وہ ایران کو افزودہ یورینیم کے ذخیرے سے دستبردار ہونے اور کم از کم ایک دہائی تک یورینیم کی افزودگی معطل کرنے پر آمادہ کر سکیں۔

غازی پور کیس: سماجوادی پارٹی کی جانب سے 5 لاکھ روپے معاوضہ، وفد کی کل ملاقات

لکھنؤ، 27 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اور سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے قومی صدر اکھلیش یادو نے غازی پور میں مردہ پائی گئی نابالغ لڑکی کے خاندان کو پانچ لاکھ روپے کی مالی امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پارٹی کا چار رکنی وفد منگل کو متاثرہ خاندان سے ملاقات کرے گا اور امدادی رقم کا چیک سونپے گا۔ پیر کے روز لکھنؤ میں پریس کانفرنس کے دوران اکھلیش یادو نے کہا کہ ان کا 29 اپریل کا دورہ غازی پور، وفد کی ملاقات کے بعد طے ہوگا۔ یہ وفد راما سرے وشوکرما کی قیادت میں جائے گا۔ غازی پور میں نابالغ کی مشکوک موت پر انہوں نے ریاست کے امن و امان پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ یوپی میں خواتین کہیں بھی محفوظ نہیں ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس معاملے کی صحیح طریقے سے جانچ نہیں کی گئی۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ " خاندان کو کچھ شبہات تھے۔ کیا ان کی جانچ ہوئی؟ جہاں لاش ملی وہاں دوفٹ پانی بھی نہیں تھا "۔ انہوں نے پوسٹ مارٹم رپورٹ چھپائے جانے پر بھی سوال اٹھایا۔ اکھلیش یادو نے مزید کہا کہ ریاست میں بی جے پی حکومت آنے کے بعد ایسے واقعات میں اضافہ ہوا ہے اور خواتین کے تحفظ کے دعوے کھوکھلے ثابت ہو رہے ہیں۔ انہوں نے اپوزیشن کارکنوں پر جھوٹے مقدمات درج کرنے کا بھی الزام لگایا۔ خواتین کے ریزرویشن کے معاملے پر انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ میں بل پاس ہو چکا ہے، لیکن مرکزی حکومت اسے نافذ کرنے میں تاخیر کر رہی ہے اور عوام کو گمراہ کر رہی ہے۔ 30 اپریل کو خواتین کے ریزرویشن پر مجوزہ اسمبلی کے ایک روزہ خصوصی اجلاس میں ایس پی ارکانِ اسمبلی کی شرکت پر انہوں نے کہا کہ اس کا فیصلہ پارٹی کا پارلیمانی گروپ کرے گا۔ ایس پی صدر نے یہ بھی اعلان کیا کہ ریاست میں سماجوادی پارٹی کی حکومت بننے پر کسانوں کے اناج کی ادائیگی کو یقینی بنانے کے لیے 15,000 کروڑ روپے کا فنڈ بنایا جائے گا۔

ہند-بحرالکاہل میں امن، سلامتی اور خوشحالی کے فروغ میں ہندوستان اہم شراکت دار: امریکہ

نئی دہلی، 27 اپریل (یو این آئی) امریکہ نے کہا ہے کہ وہ ہند-بحرالکاہل خطے میں امن، سلامتی اور خوشحالی کے فروغ میں ہندوستان کو ایک اہم شراکت دار کے طور پر اہمیت دیتا ہے۔ امریکی پیسیفک ایئر فورس کے کمانڈر جنرل کیون شنائیڈر نے تقریباً ایک ہفتے تک یہاں سینئر دفاعی اور فوجی قیادت کے ساتھ تبادلہ خیال کیا۔ اس دوران اسٹریٹجک دفاعی شراکت داری کو مضبوط بنانے اور ایک محفوظ و مستحکم ہند بحرالکاہل خطے کے لیے مشترکہ وژن کو آگے بڑھانے کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔ یہاں امریکی سفارت خانے نے پیر کو بتایا کہ اس دوران جنرل شنائیڈر نے ہندوستانی فضائیہ کے ہم منصب حکام سمیت ہندوستان کی سینئر دفاعی قیادت سے بات چیت کی، جس کا مقصد طویل مدتی فوجی تعلقات کو مضبوط بنانا اور آپریشنل تعاون کی توسیع کے مواقع تلاش کرنا تھا۔ ان ملاقاتوں نے فضائی، زمینی، سمندری، خلائی اور سائبر شعبوں میں دوطرفہ دفاعی تعاون کے بڑھتے ہوئے دائرہ کار، پیچیدگی اور باہمی آپریشنل صلاحیت کو اجاگر کیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ امریکہ اور ہندوستان مشترکہ جمہوری اقدار اور علاقائی استحکام برقرار رکھنے میں باہمی مفادات پر مبنی ایک مضبوط دفاعی شراکت داری کی سمت میں کام کر رہے ہیں۔ حالیہ برسوں میں، دونوں فریقین نے مشترکہ مشقوں، تربیتی پروگراموں اور اعلیٰ سطحی تبادلوں میں توسیع کی ہے، جس سے مختلف حالات میں مؤثر طریقے سے مل کر کام کرنے کی ان کی صلاحیت بڑھی ہے۔ دورے کا ایک اہم مرکز دونوں ممالک کے درمیان لاجسٹک تعاون کو آگے بڑھانا تھا۔ بیان میں کہا گیا کہ مضبوط لاجسٹک ڈھانچہ اور معاہدے زیادہ ہموار ہم آہنگی کو ممکن بنائیں گے، تیاریوں میں بہتری لائیں گے اور انسانی بحرانوں و علاقائی ہنگامی حالات کے لیے فوری اور مربوط ردعمل کو مضبوط بنائیں گے۔

گروگرام میں جاری انہدامی مہم سے متعلق عرضی پر غور کرنے سے سپریم کورٹ کا انکار

نئی دہلی۔ سپریم کورٹ نے پیر (27 اپریل) کو گروگرام میں جاری انہدامی مہم کو چیلنج دینے والی ایک عرضی پر سماعت کرنے سے انکار کر دیا ہے اور عرضی گزاروں سے اس معاملے کو پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ لے جانے کو کہا۔ ساتھ ہی عرضی گزاروں کو آج ہی ہائی کورٹ کے سامنے اس معاملے کا فوری ذکر کرنے کی بھی آزادی دی گئی اور سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سے درخواست کی کہ وہ اس معاملہ پر لنچ بریک کے فوراً بعد سماعت کریں۔ سینئر ایڈووکیٹ گوپال شنکر نارائن نے چیف جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوئے مالیہ باگچی کی بنچ کے سامنے زبانی طور پر اس کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ کسی لازمی 'وجہ بتاؤ نوٹس' جاری کیے بغیر ہی گروگرام میں انہدامی کارروائی کی جا رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہائی کورٹ توڑ پھوڑ کے متعلق کچھ نہیں کہا،

آج ہی ہائی کورٹ جانے کا حکم

حکم کی غلط تشریح کی جا رہی ہے۔ اس پر سی جے آئی سوریہ کانت نے پوچھا "لیکن یہ تو غیر قانونی تعمیرات ہیں۔ اگر ہائی کورٹ اپنا آئینی فریضہ انجام دے رہی ہے تو ایک اعلیٰ ادارہ کے طور پر ہم اس میں رکاوٹ کیوں ڈالیں؟" ایڈووکیٹ شنکر نارائن نے اپنا موقف پیش کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ افسران نے ہائی کورٹ سے منظور شدہ ایک عبوری حکم کی غلط تشریح کر کے انہدامی عمل شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ یہ تعمیرات قانونی ہیں۔ سی جے آئی سوریہ کانت نے اس پر کہا کہ یہ دلیل ہائی کورٹ کے سامنے اٹھایا جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ سپریم کورٹ میں یہ عرضی گروگرام کے سیکٹر-31 (لین 635 سے 937) کے شہریوں کی جانب سے داخل کی گئی ہے، جس میں پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے ایک عبوری حکم کو چیلنج کیا گیا ہے۔

اودھ نامہ
لکھنؤ، منگل ۲۸/اپریل، ۲۰۲۶

روس پہنچے ایرانی وزیر خارجہ عراقچی، گزشتہ 24 گھنٹے میں تیسرا غیر ملکی دورہ

اسلام آباد کا دورہ انتہائی مفید رہا، حکام کے ساتھ مثبت مشاورت ہوئی

ایک طرف آئی آر جی سی نے واضح طور پر کہا ہے کہ آبنائے ہرمز پر کنٹرول رکھنا ان کی حکمت عملی کا حصہ ہے۔ دوسری جانب امریکہ نے ایران کے بندرگاہوں پر ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی گزشتہ 24 گھنٹوں سے 3 ممالک کے دورے پر ہیں۔ سب سے پہلے عراقچی اتوار کو پاکستان پہنچے۔ وہ 3 روز میں دوسری بار اسلام آباد گئے اور وہاں پاکستان کے آرمی چیف عاصم منیر سے ملاقات کی۔ اس سے قبل انہوں نے وزیر اعظم شہباز شریف اور دیگر اعلیٰ افسران سے بات کی تھی۔ رپورٹس کے مطابق عباس عراقچی نے پاکستان میں ایک ریڈلائن دستاویز سونپی، جس میں ایران کی واضح شرائط مذکور تھیں۔ اس میں جوہری مسائل اور آبنائے ہرمز سے متعلق تجاویز تھیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایران نے مسائل حل کرنے کے لیے ایک قابل عمل منصوبہ دیا ہے ایرانی وزیر خارجہ پاکستان کے بعد عمان گئے۔ وہاں انہوں نے سلطان ہیثم بن طارق سے ملاقات کی، اس دوران آبنائے ہرمز اور علاقائی صورتحال پر بات چیت ہوئی۔ عباس عراقچی نے کہا کہ ہرمز سے وابستہ ممالک کو مل کر یہ یقینی بنانا چاہیے کہ یہ راستہ محفوظ رہے، کیونکہ اس سے دنیا کو فائدہ ہوتا ہے۔ 3 ہفتہ قبل آئی 'سی این این' کی رپورٹ کے مطابق ایران عمان کے ساتھ مل کر ہرمز میں ایک ٹول بوتھ بنانے والا ہے۔ واضح رہے کہ آبنائے ہرمز کا ایک سرا عمان میں ہے۔ ایران کو ڈر ہے کہ امریکہ، عمان میں بیس بنا سکتا ہے اس لیے وہ ٹول کا پیسہ عمان کے ساتھ شیئر کرنا چاہتا ہے۔ عمان دورہ کے بعد ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی پیر (27 اپریل) کو روس پہنچے ہیں۔ یہاں ان کی ملاقات صدر ولادیمیر پوتن سے ہوگی۔ اس میٹنگ میں علاقائی سیکورٹی، مغربی ممالک کی پابندیاں اور ہرمز بحران جیسے مسائل پر تبادلۂ خیال کا امکان ہے۔ عراقچی کے یہ بیرون ممالک دورے ایسے وقت میں ہو رہے ہیں جب امریکہ کے ساتھ بات چیت میں رکاوٹ آئی ہوئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے پہلے اپنے نمائندوں اسٹیو وٹکاف اور جارڈ کشنر کا پاکستان دورہ منسوخ کر دیا تھا، کیونکہ بات چیت آگے نہیں بڑھ رہی تھی۔ واضح رہے کہ آبنائے ہرمز اب بھی بند ہے۔ ایران کے پاسداران انقلاب (آئی آر جی سی) نے واضح طور پر کہا ہے کہ اس پر کنٹرول رکھنا ان کی حکمت عملی کا حصہ ہے۔ دوسری جانب امریکہ نے ایران کے بندرگاہوں پر ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان امن مذاکرات بند ہے۔

ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کا کہنا ہے کہ اسلام آباد کا دورہ انتہائی مفید رہا، دورۂ اسلام آباد میں حکام کے ساتھ مثبت مشاورت ہوئی۔ روس پہنچنے پر ایرانی میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایران اور ماسکو کے درمیان علاقائی اور عالمی امور پر قریبی مشاورت جاری رکھنے کے مقصد سے روس آیا ہوں، روسی صدر ولادیمیر پوتن سے آج ملاقات ہوگی۔ عباس عراقچی کا کہنا ہے کہ روسی صدر سے ملاقات میں جنگ کی پیش رفت اور موجودہ صورتِ حال کا جائزہ لینے کا اچھا موقع ہوگا، یقین ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان مشاورت اور ہم آہنگی خاص اہمیت کی حامل ہوگی۔ پاکستان وعمان کے دوروں سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے ایرانی وزیر خارجہ نے کہا کہ دورۂ اسلام آباد میں حکام نے ماضی کے واقعات اور ان مخصوص حالات کا جائزہ لیا جن کے تحت ایران امریکہ مذاکرات جاری رہ سکتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ دورۂ عمان کے دوران دونوں ممالک کے درمیان آبنائے ہرمز پر بات چیت ہوئی، ایران اور عمان آبنائے ہرمز کے ساحلی ممالک ہیں، اس لیے باہمی مشاورت ناگزیر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ خاص طور پر اس وقت جب اس گزرگاہ سے محفوظ آمد ورفت ایک اہم عالمی مسئلہ بن چکی ہے، آبنائے ہرمز کے ساحلی ممالک ہونے کے ناتے باہمی مفادات کے تحفظ کے لیے بات چیت کرنا فطری ہے۔ ایران کے وزیر خارجہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ 2 ساحلی ممالک کے ناتے ہمیں ہر ممکن اقدام میں ہم آہنگی برقرار رکھنی چاہیے، دونوں کے مفادات اسی میں ہیں، ایران اور عمان کے درمیان اعلیٰ سطح کا اتفاق پایا جاتا ہے، دونوں ممالک متفق ہیں کہ ماہرین کی سطح پر بھی مشاورت کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔

ایران کی حملہ کرنے پر امریکی حامی ممالک کو 'چار گنا زیادہ سنگین جواب' کی دھمکی

تہران، 27 اپریل (یو این آئی) ایران نے امریکہ کی جانب سے دباؤ بڑھانے کی دھمکیوں کے بعد امریکہ کے حامی ممالک کو خبردار کیا ہے کہ اگر انہوں نے واشنگٹن کا ساتھ دیا تو انہیں سخت نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ایرانی نائب صدر اسماعیل سقاب اصفہانی نے کہا ہے کہ اگر ایران کے تیل کے کنوؤں یا بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچا تو جواب میں 1 کے بدلے 4 گنا نقصان کیا جائے گا۔ یہ بیان اس وقت سامنے آیا ہے جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ مسلسل دباؤ کے باعث ایران کی تیل کی ترسیل متاثر ہوسکتی ہے اور اس کی معیشت شدید بحران کا شکار ہے۔ ادھر ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے بھی ردِ عمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایران کے پاس تیل کی رسد روکنے کے کئی 'کارڈز' موجود ہیں جن میں آبنائے ہرمز اور دیگر راستے شامل ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر یہ راستے بند ہوئے تو عالمی منڈی میں تیل کی قیمتیں بڑھ جائیں گی، خاص طور پر گرمیوں میں جب طلب زیادہ ہوتی ہے۔

گالا ڈنر شوٹنگ کے ملزم کا ممکنہ ہدف ٹرمپ تھے: امریکی اہلکار

امریکہ کے قائم مقام اٹارنی جنرل کے مطابق واشنگٹن کے ایک ہوٹل میں ہفتے کی رات وائٹ ہاؤس سے رپورٹنگ کرنے والے نامہ نگاروں کے سالانہ ڈنر میں شوٹنگ کرنے والے ملزم کا ممکنہ ہدف صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور ان کی انتظامیہ کے ارکان تھے۔ امریکہ کے دارالحکومت واشنگٹن کے ہلٹن ہوٹل میں وائٹ ہاؤس کے نامہ نگاروں کی تنظیم کے سالانہ ڈنر کے موقع پر ہفتہ 25 اپریل کی رات شوٹنگ کا ایک واقعہ پیش آیا، جس میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ محفوظ رہے جبکہ ریاست کیلی فورنیا سے تعلق رکھنے والے 31 سالہ مشتبہ امریکی ملزم کو گرفتار کرلیا گیا۔ ملزم کول ایلن کو پیر کے روز ایک عدالت کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ ہلٹن ہوٹل شوٹنگ کے بارے میں امریکہ کے قائم مقام اٹارنی جنرل ٹوڈ بلانش نے عالمی وقت کے مطابق اتوار کی سہ پہر بتایا کہ ملزم ایلن کے بارے میں دستیاب حقائق کی بنیاد پر یہ شبہات قوی ہوتے جا رہے ہیں کہ وہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور ان کی انتظامیہ کے ارکان کو نشانہ بنانا چاہتا تھا۔ ٹوڈ بلانش نے این بی سی نیوز کو بتایا، ''بظاہر یہ ملزم ان لوگوں کو نشانہ بنانا چاہتا تھا، جو ٹرمپ انتظامیہ کا حصہ ہیں اور ان میں ڈونلڈ ٹرمپ بھی شامل ہیں۔ ملزم کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ جو آتشیں ہتھیار لے کر ہوٹل میں آیا تھا، اس نے وہ گزشتہ چند برسوں کے دوران خریدے تھے۔'' قائم مقام امریکی اٹارنی جنرل کے مطابق ملزم جو اس وقت حکام کی حراست میں ہے اور جس سے پوچھ گچھ جاری ہے، تفتیشی اہلکاروں کے ساتھ ''پورا تعاون نہیں کر رہا۔''

شمالی کوریا روس کی حمایت جاری رکھے گا: کم جونگ اُن

پیانگ یانگ، 27 اپریل (یو این آئی) شمالی کوریا کے صدر کم جونگ اُن نے کہا ہے کہ ہمارا ملک روس کی پالیسیوں کی حمایت جاری رکھے گا۔ شمالی کوریا کی سرکاری خبر ایجنسی کے سی این اے کے مطابق صدر کم جونگ اُن نے روس کے وزیر دفاع آندرے بیلوسوف کے ساتھ ملاقات میں بین الاقوامی سیاسی صورتحال پر بات چیت کی ہے۔ ملاقات سے بعد جاری کردہ بیان میں انہوں نے کہا ہے کہ شمالی کوریا روس کی پالیسیوں کی حمایت کرتا رہے گا۔ آندرے بیلوسوف سمیت ایک وفد نے، روس کے علاقے کرسک میں جنگ کے دوران ہلاک ہونے والے شمالی کوریائی فوجیوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے منعقدہ، یادگاری تقریب میں شرکت کی۔ کے سی این اے کے مطابق تقریب سے خطاب میں کم نے کہا ہے کہ شمالی کوریا کی حکومت روس کی ان تمام پالیسیوں کی حمایت جاری رکھے گی جن کا تعلق خودمختاری، علاقائی سالمیت اور سلامتی سے متعلقہ مفادات کے دفاع سے ہے''۔ دونوں ممالک نے 2024 میں باہمی دفاعی معاہدہ کیا تھا اور شمالی کوریا نے کرسک میں روسی افواج کی صف سے یوکرین کے خلاف لڑنے کے لیے تقریباً 14,000 فوجی بھیجے تھے۔ جنوبی کوریا، یوکرین اور مغربی حکام کے مطابق جھڑپوں میں شمالی کوریا کے 6,000 سے زائد فوجی ہلاک ہوئے ہیں۔ کم نے روسی پارلیمنٹ کے اسپیکر ویاچسلاف وولودین سے بھی ملاقات کی اور اسٹریٹجک شراکت داری کے معاہدے کے تحت دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ یہ عزم روس کے صدر ولادیمیر پوتن کے خط میں بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ ''روس اور شمالی کوریا مشترکہ کوششوں کے ذریعے اپنی جامع اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط کرتے رہیں گے۔'' کم نے کرسک کے علاقے میں لڑنے والے شمالی کوریائی فوجیوں کو قربانی اور وفاداری کی علامت بنانے کے لئے ایک تواتر سے اقدامات کیے ہیں۔ اتوار کے روز یادگار کے سامنے اپنے ہاتھ سے لکھے گئے پیغام میں کم نے کہا ہے کہ ''شہداء کی روحیں اور وہ اقدار جن کے دفاع کے لئے انہوں نے جانیں دیں ہمیشہ زندہ رہیں گی۔''

'نہ پیچھے ہٹیں گے، نہ جھکیں گے': حزب اللہ

بیروت، 27 اپریل (یو این آئی) لبنان کی مزاحمتی تنظیم حزب اللہ کے سربراہ نعیم قاسم نے اسرائیل کے ساتھ براہ راست مذاکرات کو یکسر مسترد کر دیا۔ لبنانی تنظیم حزب اللہ کے سربراہ نعیم قاسم نے اسرائیل کے ساتھ بات چیت کو گناہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ لبنان کو غیر مستحکم کردے گی لہٰذا اسرائیل کے ساتھ براہ راست مذاکرات کو قطعی طور پر مسترد کرتے ہیں۔ سربراہ حزب اللہ کے مطابق مزاحمت مضبوطی سے جاری ہے، اسے شکست نہیں دی جاسکتی، حکام کو براہ راست مذاکرات روک کر بالواسطہ مذاکرات کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ انھوں نے مزید کہا کہ اپنے ہتھیار نہیں ڈالیں گے، لبنان اور اس کے عوام کے دفاع کیلئے مزاحمت جاری رکھیں گے، چاہے دشمن کتنی ہی دھمکیاں دے، نہ پیچھے ہٹیں گے، نہ جھکیں گے اور نہ ہی شکست کھائیں گے۔

ایران ولبنان میں جنگ بندی: غزہ کا مستقبل کیا

غزہ، 27 اپریل (یو این آئی) ایران اور لبنان میں حالیہ جنگ بندی کے بعد غزہ کی صورتِ حال پر نئے سوالات اُٹھ گئے۔ الجزیرہ کی رپورٹ میں خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ دیگر محاذوں پر کشیدگی کم ہونے کے نتیجے میں اسرائیل اپنی توجہ دوبارہ غزہ کی جانب موڑ سکتا ہے جس سے فوجی دباؤ بڑھنے کا خدشہ ہے۔ واضح رہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان 8 اپریل سے جنگ بندی جاری ہے جبکہ اسرائیل اور لبنان کے درمیان بھی عارضی جنگ بندی میں توسیع کی گئی ہے، اس دوران اسرائیل نے غزہ میں فوجی کارروائیاں جاری رکھنے کا عندیہ دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ غزہ میں صورتِ حال دو ممکنہ رخ اختیار کرسکتی ہے۔ ایک یہ کہ اسرائیل دیگر محاذوں پر سکون کے بعد غزہ میں حملے تیز کردے گا اور دوسرا یہ کہ عالمی دباؤ کے باعث مکمل جنگ سے گریز اور فلسطینیوں پر محدود دباؤ جاری رکھے گا۔ الجزیرہ کی رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اہم تنازع حماس کے ہتھیار ڈالنے اور غزہ کے مستقبل کے نظامِ حکومت پر ہے، اسرائیل حماس کے غیر مسلح ہونے کو اپنی واپسی کی شرط قرار دے رہا ہے جبکہ حماس مکمل انخلاء، سرحدوں کے کھلنے اور تعمیر نو کو ترجیح دے رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق موجودہ صورتحال میں فوری حل کا امکان کم ہے اور مذاکرات طویل تعطل کا شکار رہ سکتے ہیں۔ دوسری جانب اسرائیل کی داخلی سیاست اور آئندہ انتخابات بھی فیصلوں پر اثر انداز ہو سکتے ہیں جبکہ فوجی تھکن اور وسائل کی کمی بڑے پیمانے پر جنگ میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔ رپورٹ میں شائع کیے گئے تجزیے کے مطابق غزہ اور مغربی کنارے میں مکمل جنگ کے بجائے محدود کشیدگی کا امکان زیادہ ہے۔

چین کا جوہری توانائی سے چلنے والا پہلا طیارہ بردار بحری جہاز تیار کرنے کا عندیہ

بیجنگ، 27 اپریل (یو این آئی) چینی بحریہ کی جانب سے جاری کردہ نئی ویڈیو نے ہلچل مچا دی ہے۔ ویڈیو سامنے آنے کے بعد قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں کہ چین کا زیرِ تعمیر چوتھا طیارہ بردار بحری جہاز ممکنہ طور پر جوہری توانائی سے چلنے والا پہلا طیارہ بردار بحری جہاز ہوگا۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق 'ان ٹو دی ڈیپ' کے عنوان سے جاری مذکورہ ویڈیو پیپلز لبریشن آرمی نیوی کے قیام کی 77 ویں سالگرہ کے موقع پر جاری کی گئی ہے، جس میں چینی بحریہ کے ساحلی دفاع سے عالمی سمندری طاقت بننے تک کے سفر کو اجاگر کیا گیا ہے۔ ویڈیو میں چین کی بلو واٹر نیوی کی صلاحیتوں کو بھی دکھایا گیا ہے، جو گہرے سمندروں میں طویل فاصلے تک کارروائیاں کرنے کی اہل ہے، اس میں مغربی بحرالکاہل میں ہونے والی مشقوں اور جدید عسکری ساز وسامان کے مناظر شامل ہیں۔ ویڈیو میں کمپاس کو مختلف نسل کے نیول افسران کے درمیان منتقل ہوتے دکھایا گیا ہے، جن کے نام چین کے 3 موجودہ طیارہ بردار جہازوں لیاؤ ننگ، شان ڈونگ اور فوجیان پر رکھے گئے تھے، تاہم ویڈیو میں چوتھی نسل بھی سامنے آئی ہے، جس کا نام 'ہی جیان' ہے جسے بعض ماہرین جوہری جہاز کی جانب اشارہ قرار دے رہے ہیں۔ چینی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق چینی زبان میں 'ہی' کا تلفظ 'جوہری' سے مشابہ اور 'جیان' کا مطلب جہاز ہے۔ اگرچہ چین نے باضابطہ طور پر کسی نئے طیارہ بردار جہاز کی تعمیر کی تصدیق یا تردید نہیں کی، تاہم حالیہ برسوں میں سیٹلائٹ تصاویر سے عندیہ ملتا ہے کہ شمال مشرقی شہر ڈالیان کے شپ یارڈ میں ایک بڑا بحری جہاز زیرِ تعمیر ہے۔ یہ تصاویر ظاہر کرتی ہیں کہ اس جہاز کا حجم امریکہ کے جدید جیرالڈ فورڈ کلاس کے طیارہ بردار بحری جہازوں کے برابر ہوسکتا ہے، جس سے اس کے ممکنہ طور پر جوہری توانائی سے چلنے کے امکانات مزید بڑھ گئے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق فروری میں سامنے آنے والی تصاویر میں ایسے ڈھانچے بھی دیکھے گئے جو جوہری ری ایکٹر کے حفاظتی حصوں سے مشابہ تھے۔ گزشتہ نومبر میں چین نے اپنے تیسرے طیارہ بردار جہاز فوجیان کو باضابطہ طور پر بحری بیڑے میں شامل کیا تھا، جس کی تقریب میں چینی صدر نے شرکت کی تھی۔ یہ جہاز جدید برقی مقناطیسی کیٹاپلٹ نظام (EMALS) سے لیس ہے، جو اس وقت صرف امریکی جہاز یو ایس ایس جیرالڈ آر فورڈ میں استعمال ہورہا ہے۔ چین نے 2012ء میں اپنے پہلے طیارہ بردار جہاز لیاؤ ننگ کو سروس میں شامل کیا تھا، جو سابق سوویت جہاز کی از سرِ نو تیاری تھا، جبکہ دوسرا جہاز شان ڈونگ 2019ء میں مقامی طور پر تیار کیا گیا۔

ایران ہماری سوچ سے کہیں زیادہ مضبوط ریاست ثابت ہوا: جرمن چانسلر

برلن، 27 اپریل (یو این آئی) جرمن چانسلر نے کہا کہ ایرانی قیادت بہت مہارت سے مذاکرات کررہی ہے ایران ہماری سوچ سے کہیں زیادہ مضبوط ریاست ثابت ہوا ہے۔ ایران امریکہ کشیدگی کے خاتمے کے لیے امریکی حکمت عملی پر جرمن چانسلر نے سوالیہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ سمجھ نہیں آرہا امریکہ جنگ سے نکلنے کیلئے کیا حکمت عملی اپنائے گا۔ جرمن وزیر خارجہ جوہان ویڈیفول نے کہا ہے کہ ایران کو عوام کے مفاد کی خاطر امریکہ کی مذاکراتی پیشکش قبول کرنی چاہیے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق جرمن وزیر خارجہ جوہان ویڈیفول نے برسلز میں ہونے والے وزرائے خارجہ کے اجلاس سے قبل گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ایران اسلام آباد میں امریکہ کے ساتھ تعمیری مذاکرات کا آغاز کرے۔ رپورٹس کے مطابق جرمنی کے وزیرِ خارجہ جوہان ویڈیفول کا دوران گفتگو کہنا تھا کہ امریکی نائب صدر اسلام آباد جانے کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جیسا کہ ہمیں معلوم ہے، امریکی نائب صدر اسلام آباد کے دورے کے لیے تیار ہیں، ایران کو بھی اب اپنے عوام کے مفاد میں اس پیشکش کو قبول کرلینا چاہئے۔ اُن کا مزید کہنا تھا کہ ایران کو امریکا کی جانب سے بڑھائے گئے ہاتھ کو قبول کرنا چاہیے۔

ایرانی حکومت کے خوراک وادویات کی فراہمی یقینی بنانے کیلئے ہنگامی اقدامات

تہران، 27 اپریل (یو این آئی) جنگی صورتِ حال اور غیر یقینی حالات کے باعث ایرانی حکومت نے خوراک اور ادویات کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے ہنگامی اقدامات کیے ہیں جبکہ ایرانی عوام اخراجات کم کر کے صرف ضروری اشیاء خرید رہے ہیں۔ الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق ایرانی حکومت نے بنیادی اشیاء جیسے گندم، ادویات اور بچوں کے دودھ کی درآمد کے لیے کم سرکاری زرِ مبادلہ کی شرح دوبارہ بحال کرنے کا فیصلہ کیا ہے، اس مقصد کے لیے 5.3 ارب ڈالرز مختص کیے گئے ہیں جبکہ یہ شرح اوپن مارکیٹ کے مقابلے میں کافی کم رکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت نے 1 ارب ڈالرز قومی ترقیاتی فنڈ سے نکال کر چاول، چینی، گوشت اور دیگر اشیاء کے ذخائر بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ ممکنہ قلت سے بچا جاسکے۔ رپورٹس کے مطابق ملک میں خوراک کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے اور عوام کو ملنے والی ماہانہ مالی امداد 10 ڈالرز سے بھی کم ہے جسے بڑھانے پر غور کیا جارہا ہے۔ دوسری جانب جنگ اور انٹرنیٹ کی بندش کے باعث لاکھوں افراد بے روزگار ہو چکے ہیں جبکہ کاروبار شدید متاثر ہوا ہے، عوام میں اشیاء ذخیرہ کرنے کا رجحان بھی بڑھ رہا ہے۔ عرب میڈیا کا کہنا ہے کہ ایرانی حکام نے دعویٰ کیا ہے کہ ایران میں قحط کا کوئی خطرہ موجود نہیں ہے کیونکہ ہمسایہ ممالک کے ذریعے درآمدات ممکن ہیں تاہم عوام میں تشویش برقرار ہے۔

حج ضوابط کی خلاف ورزی پر 3 غیر ملکی گرفتار

مکہ مکرمہ، 27 اپریل (یو این آئی) سعودی عرب میں حج سیکیورٹی فورسز نے حج قوانین کی سنگین خلاف ورزی کرنے والے 3 مصری باشندوں کو گرفتار کرلیا ہے، ان میں ایک اپنے ہی دو ہم وطنوں کو غیر قانونی طور پر مکہ مکرمہ منتقل کرنے کی کوشش کررہا تھا۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق گرفتار شخص نے ایک مال بردار گاڑی (Freight Vehicle) میں بنائے گئے خفیہ خانوں میں دو افراد کو چھپا رکھا تھا۔ اس کا مقصد ان افراد کو بغیر کسی 'حج پرمٹ' کے مکہ مکرمہ میں داخل کرنا اور وہاں قیام کروانا تھا۔ سیکیورٹی فورسز نے کارروائی کے دوران گاڑی کو روک کر تلاشی لی اور ملزمان کو رنگے ہاتھوں پکڑ لیا۔ رپورٹس کے مطابق تمام ملزمان کے خلاف ضروری قانونی چارہ جوئی مکمل کرلی گئی ہے۔ کیس کو مزید کارروائی اور قانونی سزا کے تعین کے لیے پبلک پراسیکیوشن کے حوالے کردیا گیا ہے۔ جنرل ڈائریکٹوریٹ آف پبلک سیکیورٹی نے سال 2026 کے حج کے حوالے سے تمام شہریوں اور مقیم غیر ملکیوں پر زور دیا ہے کہ حج کے تمام ضوابط اور گائیڈ لائنز کی سختی سے پابندی کریں۔ حجاج کرام کی سیکیورٹی اور حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے متعلقہ اداروں کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔ کسی بھی قسم کی خلاف ورزی کرنے والے عناصر کو قانون کے مطابق سخت سزا دی جائے گی۔

چین کی وائٹ ہاؤس عشائیے میں فائرنگ کی مذمت

بیجنگ، 27 اپریل (یو این آئی) چین نے وائٹ ہاؤس کورسپونڈینٹ ڈنر میں فائرنگ کی مذمت کر دی۔ غیر ملکی خبر ایجنسی کے مطابق چینی وزارتِ خارجہ کے ترجمان لن جیان نے وائٹ ہاؤس کورسپونڈینٹ ایسوسی ایشن کے عشائیے میں فائرنگ کے واقعے کی مذمت کردی۔ ترجمان نے کہا ہے کہ چین اس فائرنگ کے واقعے پر نظر رکھے ہوئے ہے اور ہمیشہ غیر قانونی اور پرتشدد کارروائیوں کی مخالفت اور مذمت کرتا ہے۔ واضح رہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور خاتونِ اوّل میلانیا ٹرمپ کو ہفتے کی شب واشنگٹن ہلٹن میں منعقدہ ایک تقریب سے فائرنگ کے واقعے کے بعد محفوظ مقام پر منتقل کیا گیا تھا۔ بعد ازاں صدر ٹرمپ نے بتایا تھا کہ واشنگٹن ڈی سی میں نامہ نگاروں کے عشائیے کے دوران پیش آنے والے واقعے میں ایک پولیس افسر کو گولی لگی، افسر کی جان بچالی گئی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق حملہ آور کی شناخت کول ٹوماس ایلن کے نام سے ہوئی ہے، اسے واشنگٹن ہلٹن ہوٹل سے گرفتار کیا گیا۔ قائم مقام امریکی اٹارنی جنرل ٹوڈ بلانچ نے کہا ہے کہ کول ٹوماس ایلن کو اس وقت روکا گیا جب وہ حفاظتی حصار توڑنے سے محض چند قدم کے فاصلے پر تھا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق واقعے کے بعد دنیا بھر کے رہنماؤں نے مذمت اور امریکا کے ساتھ اظہار یک جہتی کیا ہے۔

ٹینک تباہ ہونے سے 8 کروڑ لیٹر تک ایندھن ضائع ہوا: گورنر تہران

تہران، 27 اپریل (یو این آئی) تہران کے گورنر محمد صادق معتمدین کا کہنا ہے کہ ٹینک تباہ ہونے سے 8 کروڑ لیٹر تک ایندھن ضائع ہوگیا۔ تہران کے گورنر نے حالیہ بیان میں کہا ہے کہ رواں سال تہران میں ذخیرہ کرنے والے ٹینکوں کی تباہی کے بعد تقریباً 8 کروڑ لیٹر تک ایندھن ضائع ہوا ہے۔ محمد صادق معتمدین نے پانی، بجلی، گیس اور ایندھن کے استعمال کو منظم کرنے کے لیے عوامی سطح پر شرکت کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ٹریفک میں کمی اور پبلک ٹرانسپورٹ کے بڑھتے ہوئے استعمال کے باعث ایندھن کی کھپت میں تقریباً 50 فیصد کمی آئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ کسی بھی پیٹرول پمپ کو بند نہیں کیا گیا۔

عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمت 108 ڈالر سے تجاوز کر گئی

امریکی پابندیوں کے بعد چینی آئل کمپنی کے شیئرز میں اچانک 10 فیصد کمی

بیجنگ، 27 اپریل (یو این آئی) امریکی پابندیوں کے بعد چینی آئل کمپنی کے شیئرز میں اچانک 10 فیصد کمی کے بعد سرمایہ کاروں میں تشویش بڑھ گئی۔ تفصیلات کے مطابق امریکہ کی جانب سے پابندیاں عائد کیے جانے کے بعد چین کی بڑی نجی آئل ریفائنری "ہینگلی پیٹروکیمیکل" کے حصص میں اچانک 10 فیصد کی نمایاں کمی ریکارڈ کی گئی ہے، جس نے عالمی سرمایہ کاروں میں تشویش کی لہر دوڑا دی ہے۔ عالمی خبر رساں اداروں نے بتایا کہ امریکی محکمہ خزانہ نے گزشتہ ہفتے ہینگلی پیٹروکیمیکل پر سخت پابندیاں عائد کی تھیں۔ امریکی وزارت خزانہ کا الزام ہے کہ ریفائنری ایران سے خام تیل اور دیگر پیٹرولیم مصنوعات کے بڑے خریداروں میں سے ایک ہے، ہینگلی پیٹروکیمیکل کمپنی ایران سے اربوں ڈالر مالیت کا ایرانی تیل خریدا ہے۔ ہینگلی پیٹروکیمیکل نے امریکی الزامات کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کا ایران کے ساتھ کسی قسم کا کاروباری تعلق نہیں ہے۔ دوسری جانب چین کی حکومت نے بھی امریکی اقدامات کو "غیر قانونی" یکطرفہ پابندیاں قرار دیتے ہوئے مذمت کی اور واشنگٹن سے مطالبہ کیا ہے تجارت اور ٹیکنالوجی کے معاملات کو سیاسی رنگ دینا بند کرے اور واشنگٹن چینی کمپنیوں کے خلاف پابندیوں کو بطور ہتھیار استعمال نہ کرے۔ الجزیرہ ٹی وی کے مطابق رائٹرز کی رپورٹ سامنے آنے کے بعد آج صبح ٹریڈنگ کے دوران کمپنی کے حصص میں بڑی گراوٹ دیکھی گئی۔ ماہرین کا خیال ہے کہ اگر یہ تناؤ برقرار رہا تو اس کے اثرات عالمی تیل کی مارکیٹ اور سپلائی چین پر بھی پڑ سکتے ہیں۔

بین الاقوامی مارکیٹ میں خام تیل کی قیمتیں 108.01 ڈالر فی بیرل سے تجاوز کر گئیں، یہ گزشتہ تین ہفتوں کی بلند ترین سطح ہے۔ تفصیلات کے مطابق بین الاقوامی منڈی میں خام تیل کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان مسلسل جاری ہے، جس کے باعث عالمی سطح پر پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں مزید بڑھنے کا خدشہ پیدا ہوگیا ہے۔ عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمتیں 108 ڈالر فی بیرل کی سطح عبور کرگئی ہیں۔ عالمی بینچ مارک برینٹ کی قیمت میں 2.55 فیصد سے زائد اضافہ ہوا، جس کے بعد یہ 108.01 ڈالر فی بیرل تک جا پہنچی۔ یہ گزشتہ تین ہفتوں کی بلند ترین سطح ہے۔ امریکی ویسٹ ٹیکساس کی قیمتیں 2.50 فیصد اضافے کے ساتھ 96.74 ڈالر فی بیرل پر ریکارڈ کی گئیں۔ تیل کی قیمتوں میں اضافے کے باعث امریکی اسٹاک مارکیٹ کے مستقبل کے سودوں میں مندی دیکھی گئی اور S&P 500 کے سودے 0.3 فیصد گر گئے۔ مارکیٹ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اس وقت تمام تر توجہ آبنائے ہرمز پر مرکوز ہے، جو مشرق وسطیٰ سے تیل کی ترسیل کا اہم ترین راستہ ہے، ایران اور امریکہ کے درمیان جاری کشیدگی کی وجہ سے اس راستے سے سپلائی متاثر ہونے کا خدشہ ہے، جو عالمی سطح پر رسد اور طلب میں عدم توازن پیدا کر رہا ہے۔ ماہرین معاشیات نے خبردار کیا ہے کہ خام تیل کی قیمتوں میں اس تیزی کے براہِ راست اثرات پاکستان جیسے ترقی پذیر ممالک پر پڑیں گے، جہاں ایندھن مہنگا ہونے سے مہنگائی کی لہر میں مزید شدت آنے کا امکان ہے۔

مالی: حکام نے باغیوں کے حملے میں وزیر دفاع کی ہلاکت کی تصدیق کی

بماکو، 27 اپریل (یو این آئی) مالی کے حکام نے جنگجوؤں اور علیحدگی پسند باغیوں کے حملوں میں ملک کے وزیر دفاع سادیو کمارا کے مارے جانے کی تصدیق کی ہے۔ مالی کے وزیر دفاع ایک وسیع حملے میں مارے گئے، حکام نے اتوار کو بتایا کہ جہادیوں اور باغیوں نے حملہ کر کے کئی قصبوں اور فوجی اڈوں پر قبضہ کر لیا۔ فوج کے زیر اقتدار ملک میں تشدد کا یہ تازہ ترین واقعہ ہے، جس نے طویل عرصے سے القاعدہ اور اسلامک اسٹیٹ گروپ سے منسلک عسکریت پسندوں کے ساتھ ساتھ علیحدگی پسند بغاوت کا بھی سامنا کیا ہے۔ مالی کی وزارت دفاع نے بھی اپنے فیس بک پیج پر ڈیفنس چیف جنرل سادیو کمارا کے قتل کی تصدیق کرتے ہوئے ان کے اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کیا۔ سرکاری ٹیلی ویژن نے بھی ترجمان جنرل عیسیٰ عثمان کولیبالی کے حوالے سے ان کی موت کا اعلان کیا۔ فوج پر اب تک کے سب سے بڑے مربوط حملوں میں سے ایک ہفتہ کو مالی کے دارالحکومت باماکو اور کئی دوسرے شہروں اور قصبوں میں ہوا۔ اس حملے نے مالی کے سکیورٹی پارٹنر روس کو بھی چیلنج کیا جس کی فوجیں مغربی افریقی ملک میں موجود ہیں۔

سعودی عرب میں عازمین حج کے لئے خاص ہدایت

ریاض، 27 اپریل (یو این آئی) سعودی عرب میں وزارتِ حج وعمرہ کا کہنا ہے کہ عازمین حج کی سیفٹی اور سکیورٹی کو یقینی بنانے کے لیے 'حج پرمٹ' کی پابندی ضروری ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق وزارت حج کا کہنا ہے کہ ضوابط پر عمل کرنے سے عازمین حج کو آسانی اور سہولت کے ساتھ مناسک کی ادائیگی میں مدد ملتی ہے جبکہ حج سیزن کے دوران منظم موومنٹ اور استحکام کو بھی فروغ ملتا ہے۔ رپورٹس کے مطابق وزارتِ حج نے بیان میں کہا کہ 'پرمٹ کا مقصد ازدحام کو منظم کرتے ہوئے عازمین کو بہترین خدمات کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔' وزارت نے حج قوانین وضوابط پر عمل کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور خبردار کیا کہ قوانین کی خلاف ورزی نہ صرف سخت سزاؤں کا باعث بنتی ہیں بلکہ عازمین کی سلامتی اور خدمات کی موثر فراہمی کو بھی خطرے میں ڈالتی ہیں۔ وزارت نے سوشل میڈیا پر غیر قانونی طور پر حج خدمات فراہم کرنے کے دعوؤں اور گمراہ کن اشتہارات سے بھی خبردار کیا ہے۔ وزارت کا مزید کہنا تھا کہ مختلف ملکوں کے حج مشنز اور اداروں سے مل کر آگاہی بڑھانے اور عازمین کو آمد سے قبل رہنمائی فراہم کرنے کے لیے تعاون کیا جارہا ہے تاکہ آغاز سے ہی حج کو منظم کیا جاسکے۔

کسان اور نوجوانوں کے حقوق کیلئے کانگریس کی 'بچاؤ یاترا' کا اعلان

پری پیڈ اسمارٹ میٹر پر کانگریس کی تنقید، صارفین پر بوجھ قرار

چارہ پالیسی کے تحت سبز چارہ پیداوار کے لیے 3 کروڑ روپے منظور

لکھنؤ۔کانگریس صوبہ کے کسانوں اور نوجوانوں کے مفادات کو لے کر یکم مئی سے سہارنپور سے دہلی تک کسان-نوجوان بچاؤ یاترا نکالے گی۔ صوبائی کانگریس کی سرپرستی میں نکالی جانے والی اس یاترا کی قیادت صوبہ یوتھ کانگریس مغربی زون کرے گا جبکہ اتر پردیش کسان کانگریس مغربی زون یاترا میں تعاون کرے گی۔ یہ جانکاری صوبائی کانگریس صدر اجے رائے نے پیر کے روز پارٹی ہیڈکوارٹر میں صحافیوں کو دی۔ جناب رائے نے الزام لگایا کہ بی جے پی کے دورِ حکومت میں ملک کا کسان اور نوجوان پوری طرح پریشان ہے۔ ایک طرف ملک کا کسان مسلسل اقتصادی بحران، بڑھتی لاگت اور فصلوں کی مناسب قیمت نہ ملنے کی مشکل سے دوچار ہے تو دوسری طرف نوجوان بے روزگاری کا دکھ جھیل رہا ہے۔ کسان ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے تو نوجوان ملک کا مستقبل۔ صوبائی کانگریس ان کے مفادات کے تحفظ کے لیے پُرعزم ہے اور اسی سلسلے میں یکم مئی سے کسان-نوجوان بچاؤ یاترا نکالی جائے گی۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے یوتھ کانگریس مغربی زون کے صدر پارس شکلا نے بتایا کہ یکم مئی کو صوبہ کے ضلع سہارنپور سے شروع ہو کر یہ یاترا مظفر نگر، باغپت، غازی آباد، میرٹھ، ہاپوڑ، بلند شہر، علی گڑھ، آگرہ، متھرا اور گوتم بدھ نگر سے ہوتی ہوئی دہلی میں اختتام پذیر ہوگی۔ یوتھ کانگریس کے قومی سکریٹری و انچارج مغربی زون وشال چودھری نے کہا کہ یاترا کے ذریعے ہمارا مقصد نوجوانوں کو منظم کرکے صوبائی حکومت کی غلط پالیسیوں کے خلاف وسیع تحریک چلانا ہے۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آل انڈیا کسان کانگریس کے نائب صدر و تنظیمی انچارج اکھلیش شکلا نے کہا کہ یاترا کے دوران راستے میں آنے والے اضلاع میں وہاں کے کسانوں اور نوجوانوں کے مسائل کو اٹھایا جائے گا۔ مظفر نگر، شاملی، باغپت اور میرٹھ میں گنا انصاف پنچایتوں کا انعقاد کیا جائے گا، اسمارٹ میٹر کی مخالفت کی جائے گی، سہارنپور، ہاپوڑ اور بلند شہر میں کھاد-بیج کی عوامی سماعت ہوگی اور منریگا بیداری مہم چلائی جائے گی۔ علی گڑھ میں طلبہ تحریک اور روزگار مکالمہ ہوگا جبکہ متھرا میں دودھ پیدا کرنے والے کسانوں کی مہاپنچایت بلائی جائے گی۔ اسی طرح نوئیڈا اور غازی آباد میں روزگار چوپال لگائی جائے گی۔

☆ کانگریس کے سینئر رہنما اور راجیہ سبھا میں نائب قائد حزب اختلاف پرمود تیواری نے صوبہ میں لگائے جا رہے پری پیڈ اسمارٹ میٹر کو مکمل طور پر غیر عملی قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیدھے طور پر صارفین کی جیب پر ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے۔ پری پیڈ اسمارٹ میٹر کی ریڈنگ درست نہیں آ رہی ہے۔ انہوں نے حکومت سے پری پیڈ اسمارٹ میٹر لگانے کا فیصلہ فوری طور پر واپس لینے کی اپیل کی۔ جناب تیواری نے کہا کہ انہیں خود بجلی محکمہ میں وزیر کے طور پر کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ یہ پری پیڈ اسمارٹ میٹر پوری طرح غلط ریڈنگ دے رہا ہے۔ بجلی محکمہ کے ایکٹ 2003 کی دفعہ 47(5) کے تحت ہر صارف کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ پوسٹ پیڈ میٹر لگائے یا پری پیڈ میٹر۔ لیکن بجلی محکمہ زبردستی یا دھوکے سے صارفین سے رضامندی لے رہا ہے یا جبراً پری پیڈ اسمارٹ میٹر لگا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بجلی محکمہ اپنے ہی بنائے قانون پر عمل نہیں کر رہا اور اس کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ یہی نہیں، وزیر اعلیٰ نے چار رکنی کمیٹی تشکیل دے کر 10 دن میں رپورٹ طلب کی ہے اور 30 دن تک صارفین کے کنکشن نہ کاٹنے کا فیصلہ لیا، اس کے باوجود کنکشن کاٹے جا رہے ہیں۔ اس طرح وزیر اعلیٰ کے فیصلے پر بھی عمل نہیں ہو رہا ہے۔ جناب تیواری نے کہا کہ اگر حکومت اسی طرح صارفین کی جیب پر ڈاکہ ڈالتی رہی تو آنے والے 2027 کے اسمبلی انتخابات میں عوام اس کا سخت جواب دے گی اور بی جے پی کا مکمل طور پر صوبہ سے صفایا ہو جائے گا۔

☆ صوبائی حکومت نے صوبہ میں چارہ اور چراگاہ ترقی کے تحت اتر پردیش چارہ پالیسی کے تحت گو آشرے مراکز سے منسلک اور دیگر چراگاہی زمین پر سبز چارہ پیداوار کی منصوبہ بندی کے لیے موجودہ مالی سال میں 3 کروڑ روپے کی رقم منظور کی ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ مویشی پروری کی جانب سے حکمنامہ جاری کر دیا گیا ہے۔ حکمنامہ میں ڈائریکٹر، انتظامیہ و ترقی محکمہ مویشی پروری کو ہدایت دی گئی ہے کہ منظور شدہ رقم کا اجراء اور خرچ منظورہ عملی منصوبہ اور مدات میں طے شدہ رہنما اصولوں کے مطابق یقینی بنایا جائے۔ مکمل تفصیل کے ساتھ استعمالی سرٹیفکیٹ حکومت کو فراہم کیا جائے گا۔ منظور شدہ رقم کا خرچ صرف انہی مدات پر کیا جائے گا جن کے لیے یہ رقم منظور کی گئی ہے۔

کانگریس ایم پی کی بھوک ہڑتال 17 گھنٹوں بعد ختم

سیتاپور، 27 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع سیتاپور سے کانگریس کے رکنِ پارلیمنٹ (ایم پی) راکیش راٹھور کی مرتے دم تک بھوک ہڑتال پیر کی سہ پہر ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کی موجودگی میں ختم ہوگئی۔ انتظامیہ کی جانب سے اپنی غلطی تسلیم کیے جانے کے بعد 17 گھنٹے سے جاری یہ احتجاج ختم کرایا گیا۔ رکنِ پارلیمنٹ راکیش راٹھور نے صحافیوں کو بتایا کہ پولیس انتظامیہ نے بغیر کسی نوٹس اور بلا وجہ انہیں ہاؤس اریسٹ کر کے ان کے آئینی حقوق اور پارلیمانی استحقاق کی کھلی خلاف ورزی کی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ انہیں نہ صرف ان کی رہائش گاہ پر روکا گیا بلکہ ان کے روزمرہ کے عوامی رابطوں اور عوامی مسائل سے جڑے فرائض کی ادائیگی میں بھی رکاوٹ ڈالی گئی، جو ایک عوامی نمائندے کے ساتھ سراسر ناانصافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعے سے دلبرداشتہ ہو کر انہوں نے تادمِ مرگ بھوک ہڑتال شروع کی تھی، جو تقریباً 17 گھنٹے تک جاری رہی۔ اس دوران سیتاپور کی سیاست اور انتظامی حلقوں میں کھلبلی مچی رہی۔ آخرکار ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، سٹی مجسٹریٹ، ایس ڈی ایم صدر، سی او سٹی، اور تھانہ انچارج ہرگاؤں وتال گاؤں کی موجودگی میں رکنِ پارلیمنٹ راکیش راٹھور، ڈاکٹر برج بہاری، کانگریس نائب صدر شیو پرکاش سنگھ اور ضلعی ترجمان کے درمیان مذاکرات ہوئے۔ بات چیت کے دوران انتظامیہ نے پورے واقعے میں اپنی غلطی تسلیم کی اور یقین دہانی کرائی کہ مستقبل میں اس طرح کی چوک دوبارہ نہیں ہوگی۔ اس یقین دہانی کے بعد رکنِ پارلیمنٹ نے اپنی بھوک ہڑتال ختم کردی۔ اس موقع پر انوپریہ ورما، سنیلا راوت، سنیتا چودھری، حسینہ خاتون، روشنی گپتا، مہندر سنگھ یادو، امرجیت، انکت بھارگو سمیت سینکڑوں لوگ موجود تھے۔

حج کی تیاری علم وسنت کے ساتھ کریں: مولانا محمد خالد ندوی

مدینہ منورہ میں قیام کے دوران عبادات، درود شریف اور سنتوں کی پابندی کی خصوصی تاکید

لکھنؤ، 27 اپریل (پریس ریلیز): مولانا علی میاں ندوی میموریل حج ہاؤس لکھنؤ کی مسجد میں شعبۂ دعوت وارشاد، ندوۃ العلماء لکھنؤ کے زیر اہتمام عازمینِ حج کے لیے ایک تربیتی پروگرام منعقد ہوا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد خالد ندوی غازی پوری، استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے فرمایا کہ حج زندگی میں ایک بار فرض ہے، اس لیے اسے اچھی طرح سیکھ کر ادا کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ تمام عازمین پہلے مدینہ منورہ جائیں گے اور وہاں قیام کے دوران کثرت سے درود شریف پڑھیں، ہر عمل کو سنت کے مطابق انجام دیں اور مسجد نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے ریاض الجنہ اور جنت البقیع کی زیارت کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی اور کہا کہ زیارت کے وقت نیت خالصتاً رضائے الٰہی کی ہونی چاہیے تاکہ دنیا و آخرت میں کامیابی نصیب ہو۔ مولانا نے مزید کہا کہ عازمینِ حج ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں گے، جو وہ مقام ہے جہاں سے نبی کریم ﷺ نے حج کا احرام باندھا تھا، اس لیے اس کی خاص فضیلت ہے۔ انہوں نے عازمین کو ان کی خوش نصیبی کا احساس دلاتے ہوئے عبادات میں اخلاص اور پابندی کی تلقین کی۔ دعائیہ ہال میں منعقدہ نشست میں مفتی آفتاب عالم ندوی خیرآبادی، مبلغ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے حج کی قبولیت کی دعا کرتے ہوئے کہا کہ حجاج کرام کو چاہیے کہ وہ فرائض و واجبات کو اچھی طرح سمجھ کر ادا کریں تاکہ انہیں حج مبرور نصیب ہو۔ انہوں نے حج کے ارکان و واجبات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور عازمین کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ اس موقع پر حاجی محمد آفاق خاں، مولانا جمال احمد ندوی، محمد حمزہ خاں سمیت دیگر افراد بھی موجود رہے۔

بزم مسالمہ و مجلس دیسہ

برائے ایصال ثواب فخر الواعظین مولانا مرزا محمد طاہر صاحب قبلہ طاب ثراہ

لکھنؤ۔ ۲۷/اپریل۔ فخر الواعظین مولانا مرزا محمد طاہر صاحب قبلہ طاب ثراہ جو خطیب اکبر مولانا مرزا محمد اطہر صاحب و خطیب العرفان مولانا مرزا محمد اشفاق صاحب کے والد تھے جنکے انتقال کو اس برس پچاس ۵۰/سال مکمل ہو رہے ہیں۔ اسی مناسبت سے خانوادۂ خطیب اکبر نے مومنین کو یہ اطلاع دے رہے ہیں ۱۲/مئی ۲۰۲۶ء، بروز منگل عزاخانہ خطیب اکبر مرزا محمد اطہر صاحب واقع شاہ گنج ایک بزم مسالمہ کا انعقاد کیا گیا ہے۔ ۱۶/مئی ۲۰۲۶ء شب میں ۸/بجے روضہ بیت الحزن، رستم نگر، لکھنؤ میں دیسہ کی مجلس منعقد ہوگی اسکے علاوہ فخر الواعظین مولانا طاہر صاحب کی زندگی 'منبر اور محراب' کے تعلق سے ایک سیمنار منعقد کیا جائے گا جس کی تاریخ کی اطلاع جلد ہی مومنین کو دے دی جائے گی۔ واضح رہے کہ فخر الواعظین مولانا مرزا محمد طاہر صاحب نے ایک طویل عرصے تک منبر اور محراب کے ذریعہ خدمت دین اور خدمت عزا کی تھی۔ ۲۹/ذیقعدہ ۱۹۷۶ء کو شب میں انہوں نے رحلت فرمائی اور اپنے آ کے حضور میں تشریف لے گئے۔ یہ اطلاع مولانا اعجاز اطہر نے دی۔

عآپ کے سات راجیہ سبھا ارکان پر ڈمپل یادو برہم، کہا پارٹی کے ساتھ غداری کی

مین پوری، 27 اپریل (یو این آئی) سماجوادی پارٹی کی رکنِ پارلیمنٹ ڈمپل یادو نے عام آدمی پارٹی چھوڑ کر بی جے پی میں شامل ہونے والے سات راجیہ سبھا ارکان کو کڑی تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ جن رہنماؤں کو پارٹی نے راجیہ سبھا بھیج کر ان پر بھروسہ جتایا، انہوں نے اسی پارٹی کو دھوکہ دیا ہے۔ یہ ان کی پارٹی کے ساتھ غداری ہے۔ رکنِ پارلیمنٹ ڈمپل یادو آج اپنے حلقہ انتخاب کی کاشی اسمبلی میں پارٹی کارکنوں کی کانفرنس سے خطاب کر رہی تھیں۔ ڈمپل یادو نے وفاداری تبدیل کرنے کو جمہوری اقدار کے لیے خطرہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن جماعتوں کے رہنماؤں کو توڑنے کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ انہوں نے ان سیاسی حالات کے ساتھ ساتھ ملک کی موجودہ صورتحال پر بھی گہری تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے الیکشن کمیشن کی غیر جانبداری پر سوال اٹھائے اور ممتا بنرجی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ انتخابات میں مغربی بنگال میں ان کی حکومت کی واپسی یقینی ہے۔ مزید برآں، انہوں نے منی پور تشدد اور اتر پردیش میں خواتین کے تحفظ اور دلت و اقلیتی طبقات کے استحصال کے مسائل پر بی جے پی حکومت کو آڑے ہاتھوں لیا اور انتظامیہ کے طریقہ کار پر سخت سوالات کھڑے کیے۔

بارہ بنکی ضلع کے تحت آنے والے اسمبلی حلقوں میں سیاحتی ترقی کے لیے 702 لاکھ روپے کی رقم منظور کی گئی ہے

مذہبی مقامات کی ترقی سے عقیدت مندوں کی تعداد بڑھنے سے سیاحت کو فروغ ملے گا: جیویر سنگھ

لکھنؤ: 27 اپریل۔ محکمہ سیاحت نے ایودھیا ڈویژن کے تحت آنے والے بارہ بنکی ضلع کے مختلف اسمبلی حلقوں میں سیاحت کی ترقی کے ریاستی منصوبے کے تحت مالی سال 2025-26 کے لیے 702 لاکھ روپے کے 10 پروجیکٹوں کو منظوری دی ہے۔ ان منصوبوں کو نافذ کرنے کی ذمہ داری سی این ڈی ایس کو سونپی گئی ہے۔ عمل درآمد کرنے والی ایجنسی کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ سیاحت کے ترقیاتی منصوبوں کو معیاری اور بروقت مکمل کرے، تاکہ عقیدت مند ان سے بروقت مستفید ہو سکیں۔ یہ اطلاع ریاست کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے بتایا کہ کرسی کا روندی اسمبلی حلقہ واقع مشہور کالی مندر کی سیاحت کی ترقی کے لیے 90 لاکھ روپے کی منظوری دی گئی ہے۔ دریاباد اسمبلی حلقہ کے تحت علی آباد میں سرویشور مہادیو مندر کی سیاحت کی ترقی کے لیے 55 لاکھ، اور روپے۔ حیدر گڑھ اسمبلی حلقہ کے تحت ٹھاکر رادھا کرشنا مہاراج مندر ہسو پور ماجرا خیرا کنکو مندر کی سیاحت کی ترقی کے لیے 59 لاکھ روپے منظور کئے گئے ہیں۔ وزیر سیاحت نے بتایا کہ بارہ بنکی کے رام نگر اسمبلی حلقہ واقع کوٹوا دھام جگجیون داس مندر کے لیے 150 لاکھ روپے، بارہ بنکی کے آواس وکاس کالونی کوٹھی ڈیہ واقع سوامی چیتنا جی مہاراج شیوا یوگا پیٹھ یوگا آشرم کی سیاحت کی ترقی کے لیے 86 لاکھ روپے، زید پور بلاک مسولی، کے 70 لاکھ روپے کی سیاحت کے لیے منظور کیے گئے ہیں۔ حیدر گڑھ اسمبلی حلقہ کے تحت جلال پور واقع مہپورا گھاٹ گومتی ندی کے گھاٹ کے اوپر مندر کے احاطے میں انٹر لاکنگ کے لیے 48 لاکھ روپے۔ جناب جیویر سنگھ نے بتایا کہ کرسیتر قیا مبلاک فتح پور کے گاؤں گورا سیلک میں گنگا پور گھاٹ سملی ندی کے کنارے کثیر المقاصد قیام کی سہولیات کے لیے 48 لاکھ روپے، گاؤں شاہد گنج مجرے لال پور واقع رام نگر کا بھیر و مندر شری ناتھ بابا میں سیاحت کی ترقی کے لیے 48 لاکھ روپے اور بابا پور کی کثیر المقاصد سہولیات کے لیے 48 لاکھ روپے کی منظوری دی گئی ہے۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قابل رہنمائی میں ریاست بھر میں تاریخی مقامات کی تزئین و آرائش کی جا رہی ہے۔ بنیادی مقصد ریاست کی شاندار روایات اور ورثے کے مقامات کو بڑھانا اور عقیدت مندوں کے لیے بنیادی سہولیات وضع کرنا ہے۔ ان قدیم مقامات پر بنیادی سہولیات کی دستیابی سے عقیدتمندوں کی آمدورفت میں اضافہ ہوگا۔ مقامی باشندوں کے لیے روزگار کے مواقع بھی وضع کیے جائیں گے۔

لوکل فنڈ آڈٹ ڈیپارٹمنٹ کے 100 سال مکمل ہونے کے موقع پر ایک عظیم الشان صد سالہ تقریب کا انعقاد کیا گیا

سوونیئر، ویب سائٹ اور خصوصی پوسٹل کور کا صد سالہ سال پر شاندار اجراء ☆ عزم اور وقت کا انتظام ہی کامیابی کا اصل معیار ہے: جناب سریش کمار کھنہ

لکھنؤ: 27 اپریل۔ لوکل فنڈ آڈٹ ڈیپارٹمنٹ کے قیام کے 100 سال مکمل ہونے پر لکھنؤ یونیورسٹی کے مالویہ آڈیٹوریم میں آج ایک صد سالہ تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس تاریخی موقع پر خزانہ اور پارلیمانی امور کے وزیر جناب سریش کمار کھنہ مہمان خصوصی تھے، پنکج گپتا مہمان خصوصی تھے، اور اتر پردیش کے چیف پوسٹ ماسٹر جنرل سمیت محکمہ کے موجودہ اور ریٹائرڈ افسران اور ملازمین کی بڑی تعداد موجود تھی۔ تقریبات میں محکمہ کے ایک صدی کے شاندار سفر، شفاف مالیاتی انتظامیہ کو مضبوط بنانے اور عوامی فنڈ کی حفاظت میں اس کے اہم کردار پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی۔ قابل ذکر ہے کہ محکمہ خزانہ کے تحت ایک آزاد یونٹ کے طور پر یکم اپریل 1926 کو قائم کیا گیا تھا۔ فی الحال، محکمہ میونسپل باڈیز، خود مختار اداروں، اور دیگر ریاستی امداد یافتہ اداروں کا آڈٹ کر کے مالی نظم و ضبط اور شفافیت کو یقینی بناتا ہے۔ پروگرام کے دوران محکمہ کی جدید کاری اور پیپر لیس آڈٹ سسٹم کی جانب اٹھائے جانے والے اقدامات پر خصوصی گفتگو کی گئی، تاکہ حکومت کی منشا کے مطابق صاف، بروقت اور شفاف آڈٹ کے نظام کو مزید تقویت دی جا سکے۔ اس موقع پر محکمہ کے سووینئر اور آفیشل ویب سائٹ کا اجراء کیا گیا اور 100 سال مکمل ہونے کی یاد میں ایک خصوصی پوسٹل کور کی نقاب کشائی بھی کی گئی۔ صد سالہ سال کو منانے کے لیے، محکمہ نے ریاست کے مختلف اضلاع میں درخت لگانا، کپڑوں کی تقسیم اور عوامی مکالمے جیسے عوامی فلاحی پروگراموں کا بھی اہتمام کیا۔ تقریب کی صدارت کرتے ہوئے وزیر خزانہ جناب سریش کمار کھنہ نے کہا کہ محکمہ آڈٹ عوامی فنڈ کا چوکس محافظ ہے۔ انہوں نے ڈیجیٹل دور میں محکمے کے بڑھتے ہوئے کردار پر زور دیا اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کے ذریعے آڈٹ کی تاثیر اور بروقت عمل کو بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے لگن اور ٹائم مینجمنٹ کو کسی بھی ادارے کی کامیابی کے لیے بنیادی قرار دیتے ہوئے افسران اور ملازمین پر زور دیا کہ وہ ان اقدار کو اپنے ورک کلچر کا لازمی حصہ بنائیں۔ اس تقریب کے ساتھ، لوکل فنڈ آڈٹ ڈیپارٹمنٹ نے اپنے شاندار صد سالہ سفر کی یاد تازہ کی اور مستقبل میں مزید شفاف اور جوابدہ مالیاتی نظام کی تعمیر کے عزم کا اعادہ کیا۔

کاکوری کے شہید اشفاق اللہ خان کو خراجِ عقیدت، کانپور میں محفلِ داستان گوئی کا انعقاد

کانپور، ۲۶/اپریل کی شام ۶/بجے ہری ہر ناتھ شاستری بھون خلاصی لائن میں ادبی میگزین "آکار" خسرو کبیر فاؤنڈیشن اور لوک سیوک منڈل، کے اشتراک سے "داستان اشفاق اللہ" (شہادت کے سو برس) کے نام سے محفل داستان گوئی کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر اس داستان کے مصنف اصغر مہدی بھی موجود تھے۔ جو ایک بزرگ اور کہنہ مشق اسٹیج اور تھیئٹر کارکن، مصر، مترجم اور کالم نگار اور ایک ہندی کی سہ ماہی میگزین کے مدیر اعلیٰ ہیں۔ داستان کو پیش کرنے کے لیے لکھنؤ سے مشہور داستان گو شہزاد رضوی اور فرزانہ مہدی تشریف لائے تھے۔ شہزاد مہدی پیشہ سے انجینئر ہیں۔ وہ آکاش وانی اور دوردرشن سے بی ہائی گریڈیڈ فنکار اور ایک بزرگ اسٹیج آرٹسٹ ہیں۔ وہ انڈین پیپلس تھیئٹر ایسوسی ایشن اتر پردیش کے صوبائی جنرل سکریٹری بھی رہے ہیں۔ فرزانہ مہدی جن سنسکرتی منچ لکھنؤ کے سکریٹری ہیں۔ ان کی کہانیاں ہندی کے اہم ماہانہ رسائل ہنس، وا گرتھ، ہند بھو، کتھا کرم، دوآبا وغیرہ میں شائع ہو چکی ہیں۔ "داستان اشفاق اللہ" کاکوری کے شہیدوں کی قربانی اور حب وطن کی لافانی کہانی ہے۔ آزادی کی جدوجہد میں کاکوری کے واقعہ کو بھلایا نہیں جا سکتا۔ آزادی کی کتاب میں یہ ایک ایسا باب ہے جو دلیری، جذبے اور آزادی کے تئیں مکمل سپردگی کی ان کہانیوں کو خود میں سمیٹے ہوئے ہے جن پر آج اس ملک کا ہر فرد فخر محسوس کرتا ہے۔ کاکوری کا واقعہ ۹/اگست ۱۹۲۵ کو پیش آیا تھا۔ جس کے اب سو برس پورے ہو چکے ہیں۔ جلسہ کی ابتدا معروف و مقبول تاریخ داں اور فکشن نگار اور "آکار" رسالہ کے مدیر پرینمود کے افتتاحی کلمات سے ہوئی۔ انھوں نے کہا کہ تاریخ اکثر ناانصافی کرتی ہے۔ کچھ کو یاد رکھتی ہے کچھ کو بھول جاتی ہے۔ اشفاق کو بھی تاریخ نے بھلا دیا۔ بھگت سنگھ کو بھی پھانسی ہوئی تھی، پر انھیں شہید اعظم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ سکھ دیو اور راج گرو کو بھی یاد کیا جاتا ہے۔ پر ان کا کیا جو تاریخ کے صفحات میں کھو گئے۔ ان سنے رہ گئے، جیسے کانپور کے عظیم اللہ خان، چٹ گام کے سوریہ شین۔ بات تو سب پر ہونی چاہیے۔ کاکوری کے واقعہ کے بعد چار لوگوں کو پھانسی دی گئی۔ پر کتنے لوگ ان چاروں کے نام جانتے ہیں۔ شہزاد مہدی نے بتایا کہ داستان گوئی ایک بہت قدیم فن ہے۔ اور اس فن کا استعمال آزادی کی جدوجہد میں بھی کافی ہوا۔ اور اس کا بہت ہی مثبت اثر رہا۔ انھوں نے کہا کہ ہمارے بزرگوں نے برٹش حکومت کے خلاف طرح طرح کی قصہ گوئی کے ذریعہ عوام کو ایجیٹ کیا۔ اور ان میں وطن پرستی کا جوش جگایا تھا۔ کاکوری واقعہ کے ہیرو میں سے ایک اشفاق اللہ اپنے وطن سے کتنی محبت کرتے تھے۔ کاکوری ایکشن میں ان کا کردار اور اہمیت کیا تھی، کبھی نہ جھکنے والا، ہمت سے انقلاب کو قائم رکھنے کا جذبہ اشفاق اللہ میں کہاں سے آیا۔ یہ سبھی باتیں "داستان اشفاق اللہ" میں سامعین نے سنیں۔ داستان گوئی کا آغاز اشفاق اللہ کے اس کلام سے کیا گیا جو انھوں نے اپنے مقدمہ کے فیصلہ سے ایک دن پہلے یعنی ۱۲/جولائی کی رات کو لکھا تھا۔ اشفاق اللہ خان اور رام پرساد بسمل کی دوستی اور ان کے اشعار اس پروگرام کے خصوصی توجہ کا مرکز رہے۔ جب داستان اپنے عروج یعنی پھانسی کے واقعہ پر پہنچی تو سب کی آنکھیں نم ہو چکی تھیں۔ پروگرام کی نظامت کرتے ہوئے پروگرام کے کنوینر پروفیسر خان احمد فاروق نے بتایا کہ اشفاق اللہ خان اور رام ہرساد بسمل کے ساتھ شاہجہاں پور میں پڑھنے والے میوارام گپت ستو ریہ جو ۱۹۲۶ میں کانپور آ گئے تھے اور اسی جلسہ گاہ کے محلہ خلاصی لائن میں رہتے تھے۔ ان کا دعوا ہے کہ انھوں نے ہی اشفاق اللہ خان پر سب سے پہلے اردو میں سوانح لکھی۔ اس سے پہلے اشفاق اللہ خان پر ہندی میں ہی لکھا گیا۔ داستان کے اختتام پر داستان کے مصنف اصغر مہدی اور داستان گو شہزاد رضوی اور فرزانہ مہدی کو پریمود نے نشان یادگار پیش کیے۔ محفل داستان میں پروفیسر آنند شکلا، انیتا مشرا، بھاونا مشرا، شیوا سنگھ، پرتاپ ساہنی، دیویندر شری واستو، جاوید نیر، چودھری ریاض الدین، شاہد سلیم، شفیق الرحمن، نوشاد احمد، ڈاکٹر خان شوکت اسلام، سید ایاض احمد، پرویز بلگرامی، نواب حسین، نصیر الدین قاسمی، جاوید نصیر، زبیر احمد فاروقی، اختر کانپوری، جمال الدین آل سندور، داجیش اروڑا، احسان اعظمی، وغیرہ۔

سوامی وویکانند سبھارتی یونیورسٹی میں کل 28 اپریل کو 'لوک آتسو' کی ایک شاندار تقریب کا اہتمام کیا جائے گا

اس کا مقصد لوک اُتسو کے ذریعے لوک گیت، موسیقی اور ثقافتی اظہار کو نوجوان نسل تک پہنچانا ہے: اَتل دویدی

لکھنؤ: 27 اپریل۔ اتر پردیش فوک اینڈ ٹرائبل کلچر انسٹی ٹیوٹ (کلچر ڈپارٹمنٹ، اتر پردیش) اور سوامی وویکانند سبھارتی یونیورسٹی، میرٹھ کے اشتراک سے کل 28 اپریل 2026 کو 10 بجے سے ستیہ جیت رے آڈیٹوریم سبھارتی یونیورسٹی، میں ایک روزہ 'لوک آتسو' کا انعقاد کیا جائے گا۔ یہ معلومات انسٹی ٹیوٹ آف فوک اینڈ ٹرائبل کلچر کے ڈائرکٹر جناب اتل دویدی نے دی۔ انہوں نے وضاحت کی کہ یہ تقریب ادبی سمپوزیا اور ثقافتی پروگراموں کے لیے ایک مربوط پلیٹ فارم ہوگی، جس میں لوک فن، لوک موسیقی اور روایتی ثقافتی اظہار کی بھرپور پیشکش کی جائے گی۔ مسز کانتا کردم (سابق راجیہ سبھا ایم پی) اس تقریب کی مہمان خصوصی ہوں گی۔ پروگرام میں مختلف شعبوں کے نامور فنکار اپنی پرفارمنس دیں گے، جن میں مسٹر شیش پال (روہتک) - ہریانوی لوک رقص، محترمہ نیتا گپتا (میرٹھ) - لوک گلوکار، مسٹر عبدالحمید (دہلی) - نٹ کلا، محترمہ نجنا نیب (سہارنپور) - لوک میں کرشنا، مسٹر رام، لوک گلوکار، مسٹر ایم سکھبیر سنگھ (متھرا) کے علاوہ سیمینار میں لوک ادب اور زبان پر اسکالرز گفتگو کریں گے۔ تقریب کے کلیدی مقرر پروفیسر وِملیش کانتی ورما (معروف ماہر لسانیات اور لوک ادب کے ماہر) ہوں گے۔ پروفیسر کسم لتا ملک (دہلی یونیورسٹی) اور محترمہ سنند ورما (معروف کہانی نویس، مترجم، اور صحافی، سنگاپور) بھی بطور خاص مقرر ہوں گی۔ یہ لوک میلہ لوک ثقافت کے تحفظ اور فروغ کی جانب ایک اہم اقدام ہے، جو نہ صرف فنکاروں کو ایک پلیٹ فارم فراہم کرے گا بلکہ عام لوگوں کو ان کی جڑوں سے جوڑے گا۔ ڈائریکٹر جناب اتل دویدی نے کہا کہ اس پروگرام کا بنیادی مقصد لوک فن، لوک موسیقی اور روایتی تاثرات کو ایک ساتھ لانا، انہیں محفوظ کرنا اور اگلی نسل تک پہنچانا ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ ثقافتی روایات لوک زندگی میں بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ وہ ہماری میراث ہیں۔ ان کو فروغ دینا، ثقافتی بحالی کو فروغ دینا۔

پیپل کا درخت گرنے سے دو نوجوان ہلاک

گونڈہ، 27 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش میں ضلع گونڈہ کے نواب گنج تھانہ علاقے کے تحت نواب گنج-ترب گنج روڈ پر پیر کے روز اچانک پیپل کا درخت گرنے سے اس کے نیچے دب کر موٹر سائیکل سوار دو نوجوانوں کی موت ہوگئی۔ پولیس ذرائع کے مطابق نواب گنج قصبے کے رہائشی رنکو (22) اور امت (20) موٹر سائیکل پر اپنے گھر واپس آ رہے تھے کہ اچانک راستے میں سڑک کے کنارے لگا ہوا ایک پرانا اور بوسیدہ پیپل کا درخت ٹوٹ کر سڑک پر آ گرا۔ دونوں نوجوان درخت کی شاخوں کے نیچے دب گئے اور موقع پر ہی دم توڑ دیا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس فوری طور پر موقع پر پہنچ گئی۔ پولیس نے آرے کی مدد سے درخت کو کٹوا کر لاشوں کو باہر نکالا اور پوسٹ مارٹم ہاؤس منتقل کر دیا۔ فی الحال درخت گرنے کی وجہ سے بند سڑک کو صاف کر کے ٹریفک بحال کر دی گئی ہے۔

سلطان پور میں خواتین نے نکالی 'جن آکروش ریلی'

سلطان پور، 27 اپریل (یو این آئی) خواتین کے ریزرویشن کے معاملے پر اپوزیشن جماعتوں کے خلاف بھارتیہ جنتا پارٹی نے پیر کے روز زبردست طاقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے سڑکوں پر اتر کر اپنے غصے کا اظہار کیا۔ بی جے پی کی خواتین رہنماؤں اور کارکنوں نے 'جن آکروش خاتون کانفرنس'، پیدل مارچ اور پتلہ نذر آتش کرنے کے ذریعے کانگریس اور سماجوادی پارٹی کی مبینہ خواتین مخالف ذہنیت کے خلاف احتجاج کیا۔ سلطان پور میں یہ پروگرام ضلعی کنوینر وجے ترپاٹھی کی قیادت میں منعقد کیا گیا، جس میں خواتین نے خورشید کلب سے تکونیا پارک تک ایک پیدل مارچ نکالا۔ ہاتھوں میں تختیاں اور ترنگا لیے خواتین نے اپوزیشن لیڈروں کے خلاف نعرے بازی کی اور کلکٹریٹ گیٹ پر راہل گاندھی اور اکھلیش یادو کے پتلے نذر آتش کیے۔ اس سے قبل ضلع پنچایت ہال میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ضلع انچارج اور وزیر پنچایتی راج اوم پرکاش راج بھر نے کہا کہ 33 فیصد خواتین ریزرویشن 'آدھی آبادی' کا حق ہے اور این ڈی اے اسے ہر حال میں دلانے کے لیے پوری مضبوطی سے جدوجہد کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس اور ایس پی نے نہ صرف خواتین کے ریزرویشن کی مخالفت کی بلکہ ملک کی کروڑوں ماؤں بہنوں کے ساتھ غداری بھی کی ہے۔ وزیر راج بھر نے ایس پی سربراہ اکھلیش یادو پر غازی پور کے واقعے کو لے کر لسانی اور نسلی تناؤ بھڑکانے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ وہ سیاسی واقعات کو توڑ مروڑ کر پیش کر کے معاشرے میں تقسیم پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اکھلیش یادو صرف منتخب معاملات میں ہی ہمدردی جتاتے ہیں، جبکہ دیگر معاملات میں خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔ پرینکا گاندھی کے بیان پر جوابی حملہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کانگریس طویل عرصے تک اقتدار میں رہی لیکن 33 فیصد خواتین ریزرویشن نافذ نہیں کر سکی۔ اب جب بی جے پی حکومت تاریخی قدم اٹھا رہی ہے تو اپوزیشن صرف مخالفت کی سیاست کر رہی ہے۔

خواتین کو با اختیار بنانے کے لیے حکومت کے عزم کا اعادہ کیا

لکھنؤ: 27 اپریل۔ شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے شرما نے بھدوہی کے اپنے دورے کے دوران اورائی بلاک آڈیٹوریم میں ناری شکتی وندن ایکٹ کے حوالے سے ایک پریس کانفرنس کی۔ اس دوران انہوں نے خواتین کے حقوق کے لیے اپنی حمایت کا اظہار کرتے ہوئے خواتین کے عوامی غم و غصے کے مارچ (ریلی) میں بھی شرکت کی۔ وزیر جناب شرما نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ملک میں خواتین کو با اختیار بنانے کے لیے ایک نیا رخ اختیار کیا ہے۔ "بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ" جیسی مہمات نے معاشرے میں مثبت تبدیلی لائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین ریزرویشن بل کی منظوری کے لیے سنجیدہ کوششیں کی گئیں لیکن اپوزیشن کے عدم تعاون کے باعث ایسا ممکن نہیں ہو سکا۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ مستقبل میں یہ اہم بل منظور ہو جائے گا اور خواتین کی شرکت کو ایک نیا فروغ ملے گا۔ وزیر جناب شرما نے کہا کہ خواتین کے ریزرویشن کے اہم مسئلہ پر اپوزیشن کا رویہ مایوس کن رہا ہے جس کی وجہ سے عوام میں بڑے پیمانے پر عدم اطمینان ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ خواتین کے حقوق پر کوئی سمجھوتہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

اتر ریلوے

تصحیح نامہ-3

موضوع: ٹینڈر فارم نمبر: 2026-اے ایم وی-سی اینڈ ڈبلیو ای-ٹینڈر 13 کا تصحیح نامہ

حوالہ: ٹینڈر نوٹس نمبر 2026-اے ایم وی-سی اینڈ ڈبلیو ای-ٹینڈر-13 مورخہ 20-03-2026

کام کا نام: ڈیزائن ڈیولپمنٹ سپلائی انسٹالیشن کمیشننگ اینڈ ٹسٹنگ آف ٹارک ایپلی کیشن اینڈ ڈاٹا ایکویزیشن سسٹم فار کیپچرنگ ٹورکنگ ڈاٹا آف وریئر سسٹمز آف ایل ایچ بی کوچز ٹیورنگ شاپ شیڈیول (ایس-I، ایس-II، ایس-III)۔ مذکورہ ٹینڈر کے سلسلے میں ٹینڈر فارم میں مندرجہ ذیل تبدیلی کی گئی ہے۔

S.N.	Description	Existing Date	Modified Date
1	Tender Closing Date & Time	28.04.2026 15:00	06.05.2026 15:00

دیگر سبھی شرائط اور ضوابط حسب سابق رہیں گی

تصحیح نامہ ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر upload کر دیا گیا ہے۔

نمبر: 2026-ایم ایم وی-سی اینڈ ڈبلیو ای-ٹینڈر-13

مورخہ 27-04-2026

1408/2026

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

پاکستان کے ثالثی کردار اور ہندوستان کی عالمی قیادت کا چیلنج

اسد مرزا

بظاہر پاکستان کا یہ "امن ساز" کردار ہندوستان کے اس بیانیے کے برخلاف دکھائی دیتا ہے جو نئی دہلی گزشتہ دو دہائیوں سے تشکیل دیتا آیا ہے۔
اس کے ساتھ یہ سوال بھی ابھرا ہے کہ اس پیش رفت کا ہندوستان کی اس دیرینہ خواہش پر کیا اثر پڑتا ہے کہ اسے ایک عالمی قائد اور مؤثر سفارتی طاقت کے طور پر تسلیم کیا جائے۔

ہندوستان نے خود کو ایک ابھرتی ہوئی طاقت کے طور پر پیش کیا ہے، جس کی بنیاد تزویراتی خودمختاری، اقتصادی قوت، جمہوری ساکھ اور ذمہ دارانہ عالمی کردار پر قائم ہے۔ اس نے خود کو شمال اور جنوب، مشرق اور مغرب کے درمیان ایک پل، اور ایک منقسم عالمی نظام میں ایک قابلِ اعتبار آواز کے طور پر پیش کیا ہے۔ لیکن سفارت کاری، خاص طور پر بحرانوں کے دوران، صرف ساختی طاقت کو نہیں بلکہ منظرنامے میں موجودگی اور اثر انگیزی کو بھی اہمیت دیتی ہے۔ پاکستان کی جانب سے ایک حساس جغرافیائی بحران میں مداخلت نے، کم از کم وقتی طور پر، ایک سفارتی سرگرمی کا تاثر پیدا کیا ہے جس کا ہندوستان مظاہرہ نہ کرسکا ہے۔

یہ اس لیے بھی اہم ہے کہ عالمی قیادت صرف معیشت، فوجی قوت یا سربراہی اجلاسوں سے نہیں ناپی جاتی، بلکہ بحران کے وقت نتائج پر اثرانداز ہونے کی صلاحیت سے بھی متعین ہوتی ہے۔

اس تناظر میں پاکستان کا کردار خاص طور پر واشنگٹن اور تہران دونوں تک رسائی اور فوجی قیادت کے گرد ذاتی سفارت کاری ایک سفارتی پھرتی کا تاثر دیتی ہے۔ اگرچہ یہ ثالثی نازک، متنازع یا مبالغہ آمیز بھی ہوسکتی ہے، مگر اس کے سفارتی اثرات اور علامتی اہمیت اپنی جگہ موجود ہیں۔

ہندوستان کے لیے چیلنج یہ نہیں ہے کہ پاکستان نے اسے عالمی طاقت کے طور پر پیچھے چھوڑ دیا ہے یہ ایک مبالغہ ہوگا۔ ہندوستان کی معاشی وسعت، سفارتی رسائی، ٹیکنالوجی صلاحیت اور جغرافیائی اہمیت ایک مختلف سطح کی حامل ہے۔ اصل چیلنج یہ ہے کہ پاکستان کی اس پیش رفت نے جنوبی ایشیا میں ہندوستان کے "بنیادی سفارتی محور" ہونے کے دعوے کو پیچیدہ بنادیا ہے۔

اس نے بعض تزویراتی حلقوں میں چند ناخوشگوار سوالات کو جنم دیا ہے: ایسے بحران میں جہاں ہندوستان کے دونوں فریقوں سے تعلقات ہیں، نئی دہلی زیادہ نمایاں کیوں نہ تھا؟ ہندوستان ایک مشاہدہ کرنے والے کے بجائے کردار ادا کرنے والا کیوں نہ بن سکا؟ اور کیا پاکستان کے اس کردار سے یہ تاثر مضبوط ہوتا ہے کہ ہندوستان کی سفارتی خواہشات بعض اوقات اس کی عملی بحران سفارت کاری سے آگے نکل جاتی ہیں؟

یہ سوالات اہم ہیں، لیکن انہیں بڑھا چڑھا کر بھی نہیں دیکھنا چاہیے۔

پاکستان کی ثالثی خود غیر یقینی بنیادوں پر قایم ہے۔ مختلف رپورٹس میں اس کے کردار کی نوعیت پر اختلاف ہے، اور بعض تجزیے اسے بنیادی ثالث کے بجائے ایک "رابطہ کار" قرار دیتے ہیں۔ ایران کی جانب سے بھی بات چیت کی گہرائی اور نوعیت پر ملے جلے اشارے ملے ہیں۔ اس لیے ہندوستان کو اسے تزویراتی شکست کے بجائے ایک سفارتی تنبیہ کے طور پر دیکھنا چاہیے۔

درحقیقت ہندوستان اب بھی اس صورتحال کو اپنے حق میں موڑ سکتا ہے۔

سب سے پہلے، ہندوستان کو پاکستان کی سفارتی سرگرمی پر ردِعمل کے طور پر مسابقتی رویہ اختیار کرنے سے گریز کرنا

پاکستان کا امریکہ اور ایران کے درمیان ایک سفارتی ثالث کے طور پر ابھرنا جنوبی ایشیا کی تزویراتی سیاست میں ایک غیر متوقع عنصر کے طور پر سامنے آیا ہے۔ ایک ایسے ملک کے لیے جسے عموماً عالمی سطح پر داخلی عدم استحکام اور علاقائی کشیدگی کے تناظر میں دیکھا جاتا رہا ہے، اسلام آباد کے اس کردار —— خواہ اسے حقیقی ثالثی کہا جائے یا سہولت کار سفارت کاری —— نے اسے علامتی سفارتی وزن ضرور دیا ہے۔

چاہیے۔ بڑی طاقتوں کی ساکھ ردِعمل سے نہیں بلکہ مستقل تزویراتی پوزیشننگ سے بنتی ہے۔ نئی دہلی کی طاقت ہمیشہ اس کی یہی صلاحیت رہی ہے کہ وہ خود کو نمائشی جغرافیائی مقابلوں میں الجھنے نہیں دیتا۔

دوسرے، ہندوستان کے پاس وہ قوت موجود ہے جو پاکستان کے پاس نہیں یعنی وسیع ساختی اثر و رسوخ۔

پاکستان کے برعکس ہندوستان کے امریکہ، ایران، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، اسرائیل اور یورپ سمیت تقریباً تمام اہم فریقوں سے گہرے تعلقات ہیں۔ بہت کم ممالک ایک ہی وقت میں ان تمام قوتوں سے سنجیدہ تزویراتی روابط رکھتے ہیں۔ یہی وہ بنیاد ہے جس پر سفارتی قیادت تعمیر ہوسکتی ہے۔

ہندوستان کو چاہیے کہ وہ خود کو صرف ایک وقتی ثالث کے بجائے ایک طویل المدتی علاقائی استحکام کے معمار کے طور پر پیش کرے۔

اس کی ایک راہ اقتصادی سفارت کاری ہے۔

توانائی کا تحفظ، بحری استحکام اور علاقائی روابط میں ہندوستان کے مفادات اسے بحران کے بعد کے انتظامات کی تشکیل میں فطری کردار دیتے ہیں۔ ہندوستان توانائی راہداریوں، بحری سلامتی مذاکرات اور انڈیا-مشرق وسطیٰ-یورپ اقتصادی راہداری جیسے منصوبوں کو استحکام کے وسیع تر ایجنڈے سے جوڑ سکتا ہے۔

اس طرح ہندوستان بحران ثالثی سے آگے بڑھ کر "تزویراتی ریاست کاری" کی طرف جاسکتا ہے۔

تیسرے، ہندوستان کو ایران کے ساتھ خاموش مگر گہری سفارت کاری کو فروغ دینا چاہیے۔

ایران کے ساتھ ہندوستان کے تاریخی، تہذیبی اور تزویراتی روابط موجود ہیں۔ ان روابط کو تجارت، رابطہ کاری اور سیاسی مشاورت کے ذریعے دوبارہ مضبوط بنانا نہ صرف ہندوستانی مفادات کا تحفظ کرے گا بلکہ یہ بھی ظاہر کرے گا کہ اثر و رسوخ صرف نمایاں ثالثی سے نہیں ماپا جاتا ہے۔

چوتھے، نئی دہلی کو کثیر الجہتی فورمز کو قیادت کے پلیٹ فارم کے طور پر استعمال کرنا چاہیے۔ جی-20، برکس اور شنگھائی تعاون تنظیم جیسے فورمز میں ہندوستان کے پاس موجود سفارتی امکانات اکثر پوری طرح استعمال نہیں ہوتے۔ یہ دوطرفہ سفارت کاری کا متبادل نہیں، مگر اسے تقویت ضرور دے سکتے ہیں۔

پانچویں، ہندوستان کو اپنی تزویراتی ابلاغی صلاحیت بہتر بنانی ہوگی۔

ہندوستانی خارجہ پالیسی کا ایک مسئلہ یہ رہا ہے کہ عملی سفارت کاری ہمیشہ مؤثر بیانیے کے ساتھ پیش نہیں کی جاتی۔ آج کے دور میں خاموشی بعض اوقات عدم موجودگی سمجھی جاتی ہے۔ ہندوستان کو تماشہ نہیں، بلکہ واضح سفارتی اظہار کی ضرورت ہے۔

سب سے بڑھ کر، ہندوستان کو یہ سمجھنا ہوگا کہ عالمی قیادت کبھی سیدھی لکیر میں نہیں بنتی۔ اور ہر سفارتی لمحہ جیتنے سے نہیں، بلکہ لچک، موافقت اور طویل المدتی اہمیت برقرار رکھنے سے بنتا ہے۔ پاکستان کو شاید ایک سفارتی لمحہ ملا ہو، مگر لمحے اور پائیدار جغرافیائی وزن ایک ہی چیز نہیں ہیں۔

حقیقت میں ہندوستان شاید زیادہ بہتر پوزیشن میں ہے اگر وہ پرخطر ثالثی کے بوجھ سے دور رہتے ہوئے بحران کے بعد کے منظرنامے کو شکل دینے پر توجہ دے۔ اس میں ایک بڑا موقع بھی پوشیدہ ہے۔

پاکستان کا عارضی سفارتی کردار اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ علاقائی سفارت کاری زیادہ کثیر قطبی اور لچکدار ہو رہی ہے۔ اور ایسا ماحول دراصل ہندوستان کے حق میں جاسکتا ہے، کیونکہ اس کی تزویراتی خودمختاری اسی نوع کے عالمی نظام کے لیے ڈیزائن کی گئی تھی۔

پاکستان کے کردار کو صفر جمع صفر کے نقصان کے طور پر دیکھنے کے بجائے نئی دہلی اسے اپنی سفارتی خواہشات کو وسعت دینے کے اشارے کے طور پر دیکھ سکتا ہے۔ ہندوستان کی عالمی قیادت کا اصل امتحان کبھی یہ نہیں تھا کہ وہ ہر بحران میں واحد ثالث بنے۔ اصل امتحان یہ ہے کہ کیا وہ جغرافیائی حیرت کے لمحات کو تزویراتی مواقع میں بدل سکتا ہے۔ یہ اب بھی ممکن ہے۔

اگر ہندوستان عدم اعتماد سے ردِعمل دیتا ہے تو وہ اس تاثر کو تقویت دے گا کہ اسے دھچکا لگا ہے۔ لیکن اگر وہ اعتماد کے ساتھ علاقائی روابط کو گہرا کرے، اپنی ساختی طاقت کو بروئے کار لائے، اور بحران کے بعد کے نظام کی تشکیل میں کردار ادا کرے، تو وہ نہ صرف صورتحال کو سنبھال سکتا ہے بلکہ مزید مضبوط ہو کر بھی ابھر سکتا ہے۔

عالمی قیادت اس لیے کمزور نہیں ہوتی کہ کسی اور ریاست کو ایک سفارتی لمحہ مل گیا۔ یہ تب کمزور ہوتی ہے جب کوئی ریاست اس کا تزویراتی جواب دینے میں ناکام رہے۔ اور ہندوستان کے لیے ایسا کرنے کا موقع اب بھی پوری طرح موجود ہے۔

☆☆☆☆☆

ایران امریکا کے مذاکرات کیا ناکام ہوجائیں گے؟

میرے خیال میں مذاکرات کی آڑ میں تعطل دراصل ایران کو گھیرنے اور اسرائیل کو تازہ کمک پہنچانے کی کوشش ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ سطح زمین پر تین بڑے پہلوان ہیں ایک تو لنگوٹ کَس کر سامنے آکھڑا ہوا ہے، باقی دو شاید ابھی لنگوٹ ڈھونڈنے یا ڈنڈ پیلنے میں لگے ہوئے ہیں۔ چین اور روس شاید کسی حکمت عملی کے تحت گوشہ نشین ہیں یا وہ اپنے اپنے میدانوں کی گھاس خراب ہونے نہیں دینا چاہتے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ زمین کا کوئی کنارہ نہیں ہوتا ہے اس پر جو کچھ گرایا یا پھینکا جاتا ہے اس کے اثرات صرف جغرافیائی حد تک نہیں رہتے ہیں اسی طرح سیاہ بارش صرف ایک ہی ملک میں نہیں برسے گی

عبدالعزیز

قارئین سب سے پہلے تو یہ نوٹ فرمالیجیے کہ میں یہ ہرگز نہیں چاہتا کہ امریکا اور ایران کے مابین ہونے والے مذاکرات فی الواقعی ناکام ہوجائیں کیونکہ ہر امن پسند آدمی جنگ سے نفرت کرتا ہے اسی طرح میں بھی جنگ کے عمل کو برا ہی سمجھتا ہوں۔ ویسے بھی ہر عقل مند آدمی سارے مسائل کا حل مل بیٹھ کر ہی طے کرتا ہے اور جو کام جنگ شروع کرنے سے قبل کیا جانا چاہیے تھا وہ کام امریکا اور اسرائیل نے تو نہ کیے پہلے تو ہزاروں افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیے اور اربوں کی جائدادیں تلف کردیں اب میز پر بیٹھنے کی خواہش کی جارہی ہے۔ جنگ شروع کرکے پھر میز پر بیٹھنے کا مشورہ دینے والوں کی دماغی صحت پر اگر شبہ نہ کیا جائے تو کیا کیا جائے۔

مذاکرات شروع کرنے سے قبل ایران نے جو دس نکاتی ایجنڈا دے رکھا ہے امریکا بہادر نے شاید اس کی صرف سرخی دیکھ کر گفت وشنید کرنے پر آمادگی کا اظہار کردیا تھا کیونکہ ایجنڈے کے مندرجات اسرائیل اور امریکا کے لیے لوہے کے چنے چبانے کے برابر ہیں' ویسے ایران کے پیش کردہ تمام نکات بالکل درست ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ایران کے مذاکراتی عملے نے اپنے مطالبات فارسی زبان میں تحریر کرکے مسٹر ٹرمپ کو بھیج دیا تھا اور جس کا ترجمہ کرنے کے لیے مترجم کو ڈھونڈا جارہا تھا جب مترجم نے مسٹر ٹرمپ کو ان نکات اور مطالبات کے مندرجات سمجھانے کی کوشش کی ہے تو ٹرمپ بوکھلاہٹ میں مبتلا نظر آرہے ہیں۔ بوکھلایا ہوا شخص دو میں سے ایک کام کرتا ہے' وہ چادر اوڑھ کر سوجاتا ہے یا اپنا گریبان کھول کر پھوں پھاں کرنا شروع کردیتا ہے۔ مسٹر ٹرمپ بھی فی الوقت پھوں پھاں ہی کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ ایران کی جانب سے پیش کیے جانے والے نکات مندرجہ ذیل ہیں:

☆ امریکا ایران پر دوبارہ حملہ نہ کرنے کی ضمانت دے۔ ☆ لبنان اور حزب اللہ پر حملے بند کیے جائیں۔ ☆ ایران کو آبنائے ہُرمز پر مکمل اختیار حاصل ہوگا۔ ☆ ایران کو یورینیم افزودگی کی اجازت ہوگی۔ ☆ ایران پر کی جانے والی تمام پابندیاں اور سینکشنز ختم کردی جائیں گی۔ ☆ یو این اور آئی اے ای اے میں منظور کی جانے والی تمام قراردادیں منسوخ کی جائیں۔ ☆ ایران نے جنگ کے نتیجے میں جو نقصانات اٹھائے ہیں امریکا معاوضے کی شکل میں ان نقصانات کا ازالہ کرے۔ ☆ ایران کے پراکسیز (حزب اللہ اور حوثی وغیرہ) کے خلاف دشمنوں جیسا سلوک نہیں کیا جائے گا۔ ☆ مشرق وسطیٰ سے امریکی اڈوں کا خاتمہ اور افواج کا انخلا کیا جائے گا۔

امریکا نے مذاکراتی میز پر بظاہر تو پندرہ نکاتی ایجنڈا رکھا ہے لیکن اس کے مرکزِ نگاہ میں ایران کا جوہری پروگرام کا خاتمہ اور آبنائے ہرمز سے اس کی بے دخلی کی کوشش ہے جو نا قابلِ عمل ہے۔ مسٹر ٹرمپ کا مزاج اپنے پیش رو آں جہانی مسٹر ہیری ایس ٹرومین سے بہت ملتا جلتا ہے جس نے جاپان سے جنگ کرتے ہوئے Victory at any cost کا نعرہ لگایا تھا اور ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم سے حملہ کردیا تھا جس کے نتیجے میں جاپان کے ڈھائی تین لاکھ افراد چشم زدن میں ہلاک ہوگئے تھے۔ مسٹر ٹرمپ بھی اہل ایران کو پتھر کے زمانے میں پہنچانے اور پوری ایرانی تہذیب کو چشم زدن میں ختم کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ ایسی زبان درازی کرنے والا شخص اگر مذاکرات کی میز پر بیٹھنے کی بات کرنے لگے تو کیا یہ تعجب کی بات نہیں ہے؟ یہ ایک حقیقت ہے کہ جو بات دل میں پیدا ہوتی ہے وہی بات زبان پر آتی ہے۔

میرے خیال میں مذاکرات کی آڑ میں تعطل دراصل ایران کو گھیرنے اور اسرائیل کو تازہ کمک پہنچانے کی کوشش ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ سطح زمین پر تین بڑے پہلوان ہیں ایک تو لنگوٹ کَس کر سامنے آکھڑا ہوا ہے، باقی دو شاید ابھی لنگوٹ ڈھونڈنے یا ڈنڈ پیلنے میں لگے ہوئے ہیں۔ چین اور روس شاید کسی حکمتِ عملی کے تحت گوشہ نشین ہیں یا وہ اپنے اپنے میدانوں کی گھاس خراب ہونے نہیں دینا چاہتے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ زمین کا کوئی کنارہ نہیں ہوتا ہے اس پر جو کچھ گرایا یا پھینکا جاتا ہے اس کے اثرات صرف جغرافیائی حد تک نہیں رہتے ہیں اسی طرح سیاہ بارش صرف ایک ہی ملک میں نہیں برسے گی۔ سید شکیل انور

رشتہ اعتماد کا یا ضرورت کا؟

کیا کانگریس اپنی بنیادیں خود کمزور کر رہی ہے

عبدالحلیم منصور

کسی کو اپنے عمل کا حساب کیا دیتے
سوال سارے غلط تھے، جواب کیا دیتے

کرناٹک کی موجودہ سیاسی فضا میں داونگیرے کے ضمنی انتخاب کے بعد جو ہلچل دیکھنے کو مل رہی ہے، وہ محض ایک حلقے کی انتخابی کہانی نہیں، بلکہ ایک بڑے سیاسی بیانیے، داخلی کشمکش اور اعتماد کے بحران کی عکاس ہے۔ کانگریس، جسے برسوں سے سیکولر اقدار اور اقلیت نواز سیاست کا علمبردار سمجھا جاتا رہا، آج اسی شناخت کے کٹہرے میں کھڑی نظر آتی ہے۔ سوال صرف ٹکٹ کی تقسیم کا نہیں، بلکہ رویّوں، ترجیحات اور سیاسی نیتوں کا ہے۔

داونگیرے جنوبی حلقے میں مسلم آبادی کے نمایاں تناسب کے باوجود امیدوار کے انتخاب میں جو فیصلہ لیا گیا، اس نے ایک بار پھر اس بحث کو زندہ کردیا کہ کیا اقلیتیں محض ووٹ بینک ہیں؟ یا واقعی انہیں سیاسی نمائندگی کا حق بھی حاصل ہے؟ اس کے بعد جو کچھ ہوا یعنی مسلم رہنماؤں کے خلاف کارروائیاں، معطلیاں اور برطرفیاں بی اس نے اس تاثر کو مزید گہرا کیا کہ کہیں نہ کہیں طاقت کے مراکز میں عدم برداشت بڑھ رہی ہے۔

یہاں ایک اور اہم پہلو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ داونگیرے کی سیاست طویل عرصے سے ایک مخصوص سیاسی خاندان کے گرد گھومتی رہی ہے۔ ایسے میں یہ سوال اور بھی اہم ہو جاتا ہے کہ کیا ٹکٹ کی تقسیم میں مقامی سماجی توازن اور حقیقی نمائندگی کو نظر انداز کرکے محض خاندانی یا روایتی سیاسی اثر و رسوخ کو ترجیح دی جارہی ہے؟

حالیہ پیش رفتوں نے اس معاملے کو مزید سنگین بنادیا ہے۔ داونگیرے کے بعد کانگریس کے اندر جس تیزی سے شکستِ اعتماد کی فضا بنی، اس نے پارٹی قیادت کو دفاعی پوزیشن میں لا کھڑا کیا ہے۔ پارٹی کے اندر سے ہی یہ آوازیں اٹھ رہی ہیں کہ فیصلوں میں شفافیت اور مشاورت کا فقدان ہے۔ بعض ذرائع کے مطابق دہلی قیادت تک بھی یہ پیغام پہنچایا گیا ہے کہ اگر اقلیتوں کے ساتھ یہی رویہ جاری رہا تو 2028 کے انتخابات میں اس کا براہ راست نقصان ہوگا۔

یہ پہلا موقع نہیں کہ کانگریس کے اندر مسلم قیادت کو اس نوعیت کی صورتحال کا سامنا کرنا پڑا ہو۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی کوئی مسلم رہنما مضبوطی کے ساتھ ابھرتا ہے، پارٹی کے اندر اس کے گرد شکوک، اختلافات یا کنارہ کشی کا ماحول پیدا ہو جاتا ہے بی جس کی ایک نمایاں مثال قد آور رہنما آر روشن بیگ ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ محض اتفاق ہے یا ایک غیر اعلانیہ سیاسی حکمتِ عملی؟

داونگیرے کے معاملے میں ایک اور پہلو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا بی پارٹی کے اندرونی اختلافات۔ وزیرِ اعلیٰ اور نائب وزیرِ اعلیٰ کے درمیان طاقت کی کشمکش، قیادت کی تبدیلی کی چہ مگوئیاں، اور ہائی کمان کی خاموشی بی یہ سب مل کر ایک ایسی تصویر پیش کرتے ہیں جس میں پالیسی کم اور سیاست زیادہ دکھائی دیتی ہے۔ سیاسی تجزیہ نگاروں کا ماننا ہے کہ یہ تنازع صرف ایک ٹکٹ کا نہیں بلکہ طاقت کے توازن کا بھی ہے، جس میں مختلف گروہ اپنے اثر و رسوخ کو مستحکم کرنے میں مصروف ہیں۔

یہ بھی غور طلب ہے کہ جن رہنماؤں نے پارٹی کے اندر رہتے ہوئے سوال اٹھائے، انہیں "پارٹی مخالف" قرار دے دیا گیا۔ مگر وہی پیمانہ دیگر با اثر طبقات پر کیوں لاگو نہیں ہوتا؟ کیا نظم و ضبط صرف مسلمانوں کے لیے ہے؟ اور اگر مسلم رہنما اپنی برادری کے حق میں آواز اٹھائیں تو کیا وہ جرم بن جاتا ہے؟

یہاں ایک نہایت اہم اور بنیادی سوال ضوابط کا بھی ہے۔ کسی بھی پارٹی، بالخصوص کانگریس میں، پارٹی مخالف سرگرمیوں پر باقاعدہ طریقۂ کار طے ہے بی پہلے شوکاز نوٹس جاری ہوتی ہے، متعلقہ لیڈر کو صفائی یا وضاحت کے لیے مہلت دی جاتی ہے، اور اس کے بعد ہی تادیبی کارروائی کی جاتی ہے۔ مگر کرناٹک کانگریس میں مسلم قیادت کے معاملے میں یہ ضوابط کہیں نظر نہیں آتے۔ رکنِ کونسل عبدالجبار کو پہلے اقلیتی شعبہ کی صدارت سے مستعفی ہونے پر مجبور کیا جاتا ہے، پھر پارٹی سے معطل کردیا جاتا ہے۔ اسی طرح رکنِ کونسل نصیر احمد کو کابینہ درجے کے عہدے بی وزیرِ اعلیٰ کے سیاسی مشیر بی سے ہٹادیا جاتا ہے، حالانکہ ان کے خلاف کوئی واضح ضابطہ جاتی کارروائی سامنے نہیں آتی۔

اس کے برعکس، دیگر طبقات سے تعلق رکھنے والے بعض لیڈران کھلے عام اپنی برادری کے بی جے پی امیدواروں کی حمایت تک کا مشورہ دیتے ہیں، مگر ان کے خلاف وہی سختی نظر نہیں آتی۔ کیا یہ دوہرا معیار نہیں؟ جب بھی مسلمان اپنے حق کے لیے آواز بلند کرتا ہے، اسے یا تو الجھا دیا جاتا ہے، یا کسی تنازع میں دھکیل دیا جاتا ہے، یا پھر اسے کمزور کرنے کی نئی نئی تدبیریں آزمائی جاتی ہیں بی اور یہی منظر آج کرناٹک کی سیاست میں نمایاں ہے۔

دھرتی کی سلگتی چھاتی سے بے چین شرارے پوچھتے ہیں
تم لوگ جنہیں اپنا نہ سکے وہ خون کے دھارے پوچھتے ہیں
سڑکوں کی زباں چلاتی ہے، ساگر کے کنارے پوچھتے ہیں
یہ کس کا لہو ہے، کون مرا، اے رہبرِ ملک وقوم بتا

اسی کے ساتھ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ مختلف مسلم تنظیموں، سماجی پلیٹ فارمز اور دانشور حلقوں کی جانب سے مشترکہ بیانات جاری کیے جارہے ہیں، جن میں نہ صرف ان کارروائیوں کی مذمت کی گئی بلکہ سیاسی رویّوں پر نظرِ ثانی کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔ یہ ایک غیر معمولی پیش رفت ہے، کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ناراضی اب صرف سیاسی قیادت تک محدود نہیں رہی بلکہ سماجی سطح پر بھی پھیل رہی ہے۔

دوسری طرف خود مسلم قیادت کا کردار بھی تنقید سے بالاتر نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کئی مواقع پر قیادت نے اجتماعی مفاد کے بجائے ذاتی مفادات کو ترجیح دی۔ ٹکٹ کی سیاست، عہدوں کی دوڑ اور آپسی اختلافات نے ایک مضبوط اجتماعی آواز کو کمزور کیا ہے۔ اگر قیادت متحد ہوتی، اصولی موقف اپناتی اور عوامی مسائل کو ترجیح دیتی تو شاید صورتحال مختلف ہوتی۔

یہ سوال بھی اہم ہے کہ آخر مسلمان کب تک ردِعمل کی سیاست کریں گے؟ کیا ہر انتخاب کے بعد صرف ناراضی ہی مقدر رہے گی؟، کیا کوئی طویل مدتی سیاسی حکمتِ عملی تیار کی گئی ہے؟، کیا نئی قیادت کو آگے لانے کا کوئی سنجیدہ منصوبہ موجود ہے؟۔

اسی دوران بنگلورو میں انہدامی کارروائیوں سے متاثرین، ریزرویشن کے مسائل، حجاب تنازعہ بی یہ سب ایسے معاملات ہیں جن پر یا تو خاموشی اختیار کی گئی یا رسمی بیانات دے کر آگے بڑھا گیا۔ اگر ایک برادری کے بنیادی مسائل ہی مسلسل نظر انداز ہوتے رہیں، تو پھر اس کی سیاسی وابستگی کس بنیاد پر قائم رہے گی؟ یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ جب زمینی مسائل پر مضبوط آواز نہیں اٹھتی تو سیاسی حیثیت خود بخود کمزور پڑ جاتی ہے۔

داونگیرے کا واقعہ ایک انتباہ ہے بی صرف کانگریس کے لیے نہیں بلکہ پوری مسلم سیاسی سوچ کے لیے۔ اگر کانگریس اپنی روایتی حمایت "ٹیکن فار گرانٹڈ" لیتی رہی، تو اس کے نتائج 2028 کے انتخابات میں واضح ہو سکتے ہیں۔ اور اگر مسلم قیادت نے بھی خود احتسابی نہ کی، تو سیاسی حاشیہ مزید تنگ ہو جائے گا۔

وقت کا تقاضا ہے کہ جذبات سے ہٹ کر سنجیدہ سیاسی حکمتِ عملی اپنائی جائے۔ سوال پوچھے جائیں، مگر جواب بھی تلاش کیے جائیں۔ اتحاد کی بات ہو، مگر اصولوں پر۔ حمایت ہو، مگر شرطوں کے ساتھ۔ کیونکہ سیاست میں خاموشی اکثر کمزوری سمجھی جاتی ہے بی اور کمزوری کو ہمیشہ نشانہ بنایا جاتا ہے۔

بول کہ لب آزاد ہیں تیرے
بول زباں اب تک تیری ہے

آج داونگیرے کی گونج صرف ایک شہر تک محدود نہیں، بلکہ یہ پورے کرناٹک اور ملک کے سیاسی مستقبل کا آئینہ بن چکی ہے۔ مسلمانوں کے لیے سب سے اہم سوال محض کسی ایک پارٹی کی حمایت نہیں، بلکہ باوقار اور مؤثر سیاسی موجودگی کا ہے۔ وقتی ردِعمل یا جذباتی فیصلوں کے بجائے ایک سوچی سمجھی حکمتِ عملی کی ضرورت ہے، جس میں تین راستے نمایاں ہیں۔ اوّل، موجودہ سیکولر جماعتوں کی مشروط حمایت بی یعنی واضح مطالبات، نمائندگی اور جواب دہی کے ساتھ، دوم، مقامی سطح پر سیاسی دباؤ گروپس یا اجتماعی پلیٹ فارمز کی تشکیل، جو ٹکٹ، پالیسی اور مسائل پر اثر انداز ہوں، سوم، طویل مدتی طور پر نئی قیادت کی تیاری اور متبادل سیاسی آواز کی بنیاد۔ اصل چیلنج یہ نہیں کہ کون سی پارٹی منتخب کی جائے، بلکہ یہ ہے کہ کیا مسلمان اپنی سیاسی طاقت کو منظم اور با اثر بنا پاتے ہیں یا نہیں۔

تاریخ بنانا اور ہے تاریخ بن جانا اور

اپنے وجود کو ثابت کرنے کے لیے شور مچانے کی ضرورت نہیں، بلکہ خود کو اس معیار پر لانے کی ضرورت ہے جہاں ہمارا کردار اور عمل خود ہماری پہچان بن جائے۔ کیونکہ جب کردار بولتا ہے تو الزامات خود بخود خاموش ہو جاتے ہیں۔ ہاں یہ وقت آزمائش کا ضرور ہے، مگر ہر آزمائش اپنے ساتھ ایک موقع بھی لاتی ہے، خود کو بہتر بنانے کا، اپنی سمت درست کرنے کا، اور اپنی پہچان کو نئے سرے سے قائم کرنے کا۔ اگر ہم نے اس موقع کو پہچان لیا تو شاید کل آج سے مختلف ہو۔ اور اگر نہ پہچانا تو پھر شکایتیں بھی وہی رہیں گی اور سوال بھی۔ اب فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہے، کیونکہ تاریخ ہمیشہ انہی کو یاد رکھتی ہے جو حالات کا رونا نہیں روتے، بلکہ حالات کا رخ موڑ دیتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ ہم نے اپنی شناخت کو کس انداز میں پیش کیا؟ کیا ہم نے اپنی موجودگی کو ایک مثبت کردار کے طور پر منوایا، یا محض ردِ عمل تک محدود رہے؟ کیا ہم نے اپنی آواز کو دلیل بنایا یا صرف درد؟ کیونکہ درد اگر دلیل نہ بنے تو وہ صرف شور رہ جاتا ہے، اور شور اکثر سنائی نہیں دیتا، صرف محسوس ہوتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی نظر انداز نہیں کی جاسکتی کہ سیاست ایک ایسا فن ہے جو بیانیے تخلیق کرتا ہے۔ بیانیے کبھی خالی جگہ میں نہیں بنتے، انہیں زمین چاہیے ہوتی ہے بی کبھی حقیقت کی، کبھی تاثر کی۔ اگر کسی طبقے کے بارے میں ایک خاص تاثر بار بار دہرایا جائے تو وہ آہستہ آہستہ حقیقت کا روپ دھار لیتا ہے، چاہے وہ حقیقت ہو یا نہ ہو۔ میڈیا اس عمل میں ایک آئینہ بھی ہے اور ایک عدسہ بھی۔ آئینہ دکھاتا ہے، عدسہ بڑھاتا ہے۔ اگر آئینہ ٹوٹا ہوا ہو تو عکس بکھر جاتا ہے، اور اگر عدسہ ایک ہی سمت میں مرکوز ہو تو تصویر یک رخا ہو جاتی ہے۔ اس لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ جو کچھ دکھایا جارہا ہے وہ مکمل تصویر ہے بھی یا محض اس کا ایک رخ ہے۔

اب تقریریں محض خیالات کی ترسیل کا ذریعہ نہیں رہیں بلکہ جذبات کی ترسیل بھی بن چکی ہیں اور جذبات بھی وہ جو سننے والے کے اندر ایک انجانی سی بے چینی پیدا کردیں۔ کھلے ڈائس سے اب ایسے جملے سنائی دیتے ہیں جنہیں کبھی نجی محفلوں میں بھی کہتے ہوئے لوگ ہچکچاتے تھے۔ یہاں سوال محض اس بات کا نہیں کہ کون کیا کہہ رہا ہے، بلکہ اس سے بڑا سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں کہا جارہا ہے، اور اس سے بھی زیادہ اہم یہ کہ اسے سنا کیوں جارہا ہے۔ کیونکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ اگر الفاظ میں آگ ہے تو کہیں نہ کہیں سماعت میں بھی ایندھن موجود ہوتا ہے۔ جو آگ کو پھیلانے میں مضبوط کردار ادا کرتا ہے۔ اگر یہ ایندھن نہ ہو تو آگ آگے بڑھ ہی نہیں سکتی۔ سوزل میڈیا پر بھی یہی چلتا ہے، ہم کود ایسی ترسیلات کو عام کرتے ہیں جو ہمارے ہی خلاف ہوا بناتی ہیں اسطرح سے جو نہیں جانتے وہ بھی جان لیتے ہیں اور پھر حسب استطاعت اسے پھیلاتے ہیں۔ ہم آگے اس نیت سے آگے بڑھاتے ہین کہ اس کے خلاف بیداری پیدا ہو لیکن دراصل ہم ایسے لوگوں کے آلۂ کار بن جاتے ہیں جو ایک خاص قسم کی فضا بنانا چاہتے ہیں۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جو رفتہ رفتہ معمول بنتا جارہا ہے۔ مگر ہر معمول کے پیچھے ایک طویل غیر معمولی عمل ہوتا ہے، جس میں سوچ، سیاست، میڈیا اور معاشرتی رویے سب شامل ہوتے ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سوال کا رخ باہر سے اندر کی طرف مڑ جاتا ہے کہ کیا ہم خود بھی کہیں نہ کہیں اس بیانیے کی تشکیل میں شریک رہے ہیں۔ یہ سوال تلخ ضرور ہے مگر ضروری بھی ہے، کیونکہ معاشرے میں کسی بھی منفی تصور کی جڑیں صرف باہر کی طرف نہیں ہوتیں، وہ اندر بھی کہیں نہ کہیں پیوست ہوتی ہیں۔

اب سب سے اہم سوال یہ ہے کہ اس صورتحال میں کیا کیا جائے؟ کیا صرف شکایت کرنا ہی کافی ہے؟ یا کوئی راستہ بھی تلاش کرنا چاہئے۔ کیونکہ وجود کو قائم رکھنا محض جسمانی بقا کا ہی نام نہیں، بلکہ فکری، سماجی اور اخلاقی بقا بھی اس کا حصہ ہے۔ اگر کسی کو یہ محسوس ہو کہ اس کی شناخت کو کمزور کیا جارہا ہے تو سب سے پہلا قدم یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی شناخت کو خود مضبوط کرے۔ مگر یہ مضبوطی محض شور کرنے سے نہیں آتی بلکہ شعور سے آتی ہے۔ اور یہ شعور کہاں سے آئے، تو اس کے لئے تعلیم بہت ضروری ہے کیونکہ تعلیم اس شعور کی پہلی سیڑھی ہے۔ مگر تعلیم بھی محض ڈگری کا نام نہیں، بلکہ فہم کا نام ہے۔ ایسی فہم جو یہ سمجھ سکے کہ کون سی بات ردِ عمل کے لائق ہے اور کون سی نظر انداز کردینا ہے۔ کیونکہ ہر آواز کا جواب دینا ضروری نہیں ہوتا، بعض اوقات خاموشی بھی ایک جواب ہوتی ہے، مگر وہ خاموشی جو کمزوری نہیں بلکہ ایک حکمت اور دانش ہو۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ خود احتسابی کا عمل جاری رکھا جائے۔ یہ دیکھنا کہ ہماری کمزوریاں کیا ہیں، کہاں ہم بہتر ہو سکتے ہیں، کہاں ہم نے خود اپنے لیے مشکلات پیدا کی ہیں۔ کیونکہ جو قوم خود کو نہیں دیکھتی، اسے دوسروں کی نظر میں بھی اپنی تصویر دھندلی نظر آتی ہے۔ آخر میں بات وہیں آ کر ٹھہرتی ہے جہاں لفظ ختم ہو جاتے ہیں اور معنی بولنے لگتے ہیں۔ اس پورے منظرنامے کو اگر ٹھنڈے دل ودماغ سے دیکھا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ مسئلہ صرف اشتعال انگیز تقریروں کا نہیں ہے بلکہ اس خاموش قبولیت کا بھی ہے جو ان تقریروں کو طاقت دیتی ہے۔ الفاظ تبھی اثر کرتے ہیں جب دل ان کے لیے راستہ چھوڑ دے، ورنہ ہوا میں اڑتے جملے زمین نہیں پکڑ سکتے۔ یہ وقت شکوہ کرنے کا کم اور خود کو سنوارنے کا زیادہ ہے۔ کیونکہ تاریخ کا ایک اصول ہے کہ جو قومیں صرف شکایت میں الجھ جائیں، وہ شکایت ہی بن جاتی ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ تاریخ بنانا اور بات ہے اور تاریخ بن جانا اور بات ہے۔

☆☆☆☆☆

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مشروبات کا بادشاہ: روح افزا

نازش احتشام اعظمی

موجودہ دور کے مصنوعی اور گیس بھرے مشروبات کے ہجوم میں روح افزا اور روایتی شربتوں کی اہمیت اور بھی دوچند ہو گئی ہے۔ جہاں جدید سافٹ ڈرنکس معدے میں تیزابیت اور صحت کے لیے مضر اثرات کا باعث بنتے ہیں، وہیں یہ روایتی مشروبات معدے کی اصلاح کرتے ہیں، جگر کی گرمی کو تسکین دیتے ہیں اور اعصاب کو سکون پہنچاتے ہیں۔ صندل کا شربت اپنی خنک تاثیر کے لیے مشہور ہے، جو دل کی دھڑکن کو اعتدال پر لاتا ہے، جبکہ شربتِ بنفشہ اور شربتِ نیلوفر اپنی خوشبو اور طبی فوائد کی بنا پر صدیوں سے اطباء کے پسندیدہ رہے ہیں۔ پھلوں کے شربت، جیسے فالسے کا شربت یا لیموں کی سکنجبین، قدرت کے وہ تحفے ہیں جو اینٹی آکسیڈنٹس سے بھرپور ہوتے ہیں اور جسم کے دفاعی نظام کو مضبوط بناتے ہیں۔ ان مشروبات کا استعمال محض ذائقہ نہیں بلکہ ایک طرزِ زندگی ہے، جو ہمیں اپنی جڑوں سے جوڑے رکھتا ہے۔ ہماری تہذیب میں مہمان نوازی کا تصور شربت کے بغیر ادھورا ہے۔ جب کوئی تھکا ہارا مسافر یا عزیز دوست گھر کی چوکھٹ پر قدم رکھتا ہے، تو اسے ٹھنڈے شربت کا گلاس پیش کرنا دراصل اس کے لیے احترام اور محبت کا وہ اظہار ہے جو لفظوں کا محتاج نہیں۔

جب سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ فلکِ آبنوس پر جلوہ گر ہوتا ہے اور تمازتِ آفتاب سے در و دیوار پگھلنے لگتے ہیں، جب لو کے تھپیڑے انسانی اعصاب کو مضمحل کر دیتے ہیں اور تشنہ لبی روح کو بے قرار کرتی ہے، تب دستِ فطرت کے کرشموں اور انسانی بصیرت کے امتزاج سے کشید کیا ہوا ایک جامِ شربت اس طرح جاں فزا ثابت ہوتا ہے جیسے ریگزارِ تپاں میں ابرِ نیساں کی پہلی بوند۔ یہ مشروبات محض شکر اور پانی کا آمیزہ نہیں بلکہ ان میں گلاب کی نزاکت، کیوڑے کی خوشبو، جڑی بوٹیوں کی تاثیر اور نسلوں کی دعائیں شامل ہیں۔ مشرق کی دسترخوان کی زینت بننے والے ان شربتوں میں روح افزا کو وہ مقامِ بلند حاصل ہے کہ اسے "مشروبات کا بادشاہ" کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ بیسویں صدی کے اوائل میں جب حکیم حافظ عبدالمجید نے دہلی کی پر پیچ گلیوں میں اس نسخۂ کیمیا کی بنیاد رکھی، تو شاید ان کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگا کہ یہ سرخ محلول ایک دن برصغیر کی شناخت بن جائے گا۔ روح افزا کی سرخی میں وہ کشش ہے جو دلوں کو موہ لیتی ہے اور اس کی خوشبو میں وہ جادو ہے جو ماضی کے دریچوں کو وا کر دیتا ہے۔ اس کی تخلیق کے پیچھے یونانی طب کی وہ قدیم دانش پنہاں ہے جو انسان کو قدرت کے قریب لاتی ہے۔ اس میں شامل صندل، کاسنی، پودینہ، نیلوفر اور ہرا دھنیا محض اجزاء نہیں بلکہ وہ شفا بخش عناصر ہیں جو گرمی کی شدت کا تریاق بن کر سامنے آتے ہیں۔ تاریخ کے اوراق پلٹیں تو معلوم ہوتا ہے کہ شربت کی روایت مغلوں کے دربار سے ہوتی ہوئی عام آدمی کے آنگن تک پہنچی ہے۔ سلاطینِ دہلی اور مغل شہنشاہوں کے عہد میں شربت سازی ایک فنِ لطیف کا درجہ رکھتی تھی، جہاں برف کو ہمالیہ کی چوٹیوں سے منگوا کر گلاب و عنبر کے عرق میں سمویا جاتا تھا۔ لفظ شربت اپنی لغوی اصل میں عربی کے شربہ سے مستعار ہے، جس کے معنی پینے کے ہیں، مگر اس کی معنوی وسعت میں وہ تمام کیفیات سمو دی گئی ہیں جو روح کو بالیدگی اور قلب کو طمانیت بخشتی ہیں۔ روح افزا نے اسی شاہانہ روایت کو ایک نئی جہت عطا کی اور اسے ہر طبقۂ فکر کے لیے میسر کر دیا۔ رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں جب افطار کے وقت دسترخوان سجتے ہیں اور موذن کی صدا فضاؤں میں گونجتی ہے، تو اس وقت روح افزا کا ایک گلاس تشنہ لبوں کے لیے زندگی کی نوید بن کر آتا ہے۔ وہ لمحہ جب برف کے ٹکڑے شیشے کے جگ میں ٹکراتے ہیں اور سرخ شربت کی دھار پانی میں مل کر ایک حسین لہر پیدا کرتی ہے، وہ بصری لذت کسی فن پارے سے کم نہیں ہوتی۔ دودھ میں ملا ہوا روح افزا تو گویا ایک ایسا حریرہ ہے جو توانائی کا منبع بھی ہے اور ذائقے کا شاہکار بھی۔ اس کی شیرینی میں وہ توازن ہے جو نہ تو طبیعت پر گراں گزرتا ہے اور نہ ہی تشنگی ادھوری چھوڑتا ہے۔ موجودہ دور کے مصنوعی اور گیس بھرے مشروبات کے ہجوم میں روح افزا اور روایتی شربتوں کی اہمیت اور بھی دوچند ہو گئی ہے۔ جہاں جدید سافٹ ڈرنکس معدے میں تیزابیت اور صحت کے لیے مضر اثرات کا باعث بنتے ہیں، وہیں یہ روایتی مشروبات معدے کی اصلاح کرتے ہیں، جگر کی گرمی کو تسکین دیتے ہیں اور اعصاب کو سکون پہنچاتے ہیں۔ صندل کا شربت اپنی خنک تاثیر کے لیے مشہور ہے، جو دل کی دھڑکن کو اعتدال پر لاتا ہے، جبکہ شربتِ بنفشہ اور شربتِ نیلوفر اپنی خوشبو اور طبی فوائد کی بنا پر صدیوں سے اطباء کے پسندیدہ رہے ہیں۔ پھلوں کے شربت، جیسے فالسے کا شربت یا لیموں کی سکنجبین، قدرت کے وہ تحفے ہیں جو اینٹی آکسیڈنٹس سے بھرپور ہوتے ہیں اور جسم کے دفاعی نظام کو مضبوط بناتے ہیں۔ ان مشروبات کا استعمال محض ذائقہ نہیں بلکہ ایک طرزِ زندگی ہے، جو ہمیں اپنی جڑوں سے جوڑے رکھتا ہے۔ ہماری تہذیب میں مہمان نوازی کا تصور شربت کے بغیر ادھورا ہے۔ جب کوئی تھکا ہارا مسافر یا عزیز دوست گھر کی چوکھٹ پر قدم رکھتا ہے، تو اسے ٹھنڈے شربت کا گلاس پیش کرنا دراصل اس کے لیے احترام اور محبت کا وہ اظہار ہے جو لفظوں کا محتاج نہیں۔ یہ وہ رشتہ ہے جو نسل در نسل منتقل ہوتا آرہا ہے اور جس میں آج بھی وہی مٹھاس باقی ہے جو ہمارے بزرگوں کے دور میں تھی۔ روح افزا کی مقبولیت کا ایک بڑا سبب اس کی ورسٹائل فطرت بھی ہے۔ یہ صرف پانی یا دودھ تک محدود نہیں رہا بلکہ جدید دور کے باورچی خانوں میں اس کا استعمال فالودے، قلفی، آئس کریم اور مختلف قسم کے کیک و مٹھائیوں میں بھی ہونے لگا ہے۔ اس کی موجودگی ہر چیز کو ایک خاص دیسی ٹچ لمس اور شاہانہ وقار عطا کرتی ہے۔ گرمیوں کی دوپہروں میں جب بچے اسکولوں سے لوٹتے ہیں یا مرد آہن دفتروں کی مشقت سے گھر آتے ہیں، تو روح افزا کا ایک جام ان کی تمام تھکن کو لمحوں میں کافور کر دیتا ہے۔ اس کے سرخ رنگ میں وہ نفسیاتی سکون ہے جو آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ یہ مشروب ہماری سماجی زندگی کا وہ حصہ بن چکا ہے کہ شادی بیاہ کی تقاریب ہوں یا عیدین کی خوشیاں، اس کے بغیر محفل ادھوری محسوس ہوتی ہے۔ صندل، خس اور گلاب کے شربتوں کی اپنی الگ دنیا ہے۔ خس کی بھینی بھینی خوشبو مٹی کی سوندھی مہک کی یاد دلاتی ہے، جو بارش کے پہلے قطرے کے ساتھ زمین سے اٹھتی ہے۔ یہ خوشبوئیں ہمیں فطرت کے ان پوشیدہ خزانوں سے روشناس کراتی ہیں جو ہماری مٹی میں دفن ہیں۔ ادب اور شاعری میں بھی شربت اور اس کی مٹھاس کا ذکر جا بجا ملتا ہے۔ شعراء نے محبوب کے لبوں کی سرخی اور کلام کی شیرینی کو شربت سے تشبیہ دی ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ شربت محض ایک غذا نہیں بلکہ ایک استعارہ ہے پی محبت کا، خلوص کا اور زندگی کی مٹھاس کا۔ ہماری لوک داستانوں اور قصوں میں بھی شربت کے جام لٹائے جانے کا ذکر ملتا ہے، جو خوشی کے مواقع پر تقسیم کیے جاتے تھے۔ وقت بدلا، طرزِ رہائش بدلا، برتنوں کی ساخت بدلی، لیکن شربت سے جڑی وہ جذباتی وابستگی نہیں بدلی۔ آج بھی بازاروں میں جہاں بڑے بڑے برانڈز کی چکا چوند ہے، وہاں روح افزا کی وہ روایتی بوتل اپنی منفرد شکل و صورت کے ساتھ اپنا وقار برقرار رکھے ہوئے ہے۔ اس پر لگی ہوئی وہ مخصوص لیبلنگ اور اس کے اندر چھپا ہوا وہ قیمتی مائع ہمیں یہ احساس دلاتا ہے کہ کچھ چیزیں وقت کی قید سے آزاد ہوتی ہیں۔ صحت کے نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو روایتی شربتوں کا کوئی نعم البدل نہیں۔ جڑی بوٹیوں کے عرق سے تیار کردہ یہ مشروبات نہ صرف فوری توانائی فراہم کرتے ہیں بلکہ بدن کے درجہ حرارت کو متوازن رکھنے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ ہیٹ اسٹروک اور لو لگنے کی صورت میں جب انسانی جسم پانی کی کمی کا شکار ہو جاتا ہے، تو نمکیات اور معدنیات سے بھرپور یہ شربت زندگی بچانے کا کام کرتے ہیں۔ تخمِ بالنگا یا اسپغول کی بھوسی کے ساتھ ان کا استعمال ہاضمے کے نظام کو ایک نئی جلا بخشتا ہے۔ یہ مشروبات ہماری روایتی طب یونانی کا وہ نچوڑ ہیں جسے دورِ جدید کی سائنس بھی تسلیم کرتی ہے۔ مصنوعی رنگوں اور کیمیکلز سے پاک، قدرت کے انمول عطیات سے مزین یہ شربت بچوں اور بڑوں، سبھی کے لیے یکساں مفید ہیں۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ روح افزا اور شربت کی یہ داستان دراصل ہماری تہذیبی بقا کی داستان ہے۔ یہ اس نفاست کا تسلسل ہے جو دہلی، لکھنؤ، لاہور اور ڈھاکہ جیسے مراکزِ علم و ادب میں پروان چڑھی۔ یہ مشروبات ہمیں سکھاتے ہیں کہ زندگی کی تلخیوں کو کس طرح شیرینی میں بدلا جا سکتا ہے۔ جب تک تمازتِ آفتاب باقی ہے اور جب تک انسانی جبلت میں تازگی کی تڑپ موجود ہے، ان شربتوں کا جادو سر چڑھ کر بولتا رہے گا۔ یہ روایت، ذائقہ اور تازگی کا وہ حسین امتزاج ہیں جو ہماری روح کو آسودگی اور قلب کو بالیدگی فراہم کرتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اس قیمتی ورثے کی قدر کریں اور جدیدیت کی اندھی دوڑ میں ان قدرتی اور صحت بخش نعمتوں کو فراموش نہ کریں۔ روح افزا کا ایک گلاس محض ایک مشروب نہیں، بلکہ یہ ماضی کی یادوں، حال کی راحتوں اور مستقبل کی امیدوں کا ایک سنگم ہے، جو ہر دور میں اپنی خوشبو اور مٹھاس بکھیرتا رہے گا۔ اس کی لالی میں ہماری تاریخ کی چمک ہے اور اس کی ٹھنڈک میں ہماری دعاؤں کا اثر، جو ہر تشنہ لب کو یہ پیغام دیتا ہے کہ قدرت نے انسان کے لیے شفا اور سکون کے بے شمار سامان پیدا کیے ہیں، بس ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ان خزانوں کو پہچانیں اور ان سے فیض یاب ہوں۔

مولانا محمد حسین زیدی مرحوم ایک عہد ساز شخصیت

رضوان رضوی، نیویارک، امریکہ

مولانا محمد حسین زیدی صاحب مرحوم جن کو مرحوم لکھتے ہوئے آنکھوں سے آنسو رواں ہیں، ایک عہد ساز شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کا تعلق لکھنؤ، ہندوستان کے ایک علمی خانوادے سے تھا۔ آپ کے والد جناب مولانا سید سکندر حسین زیدی صاحب مشہور عالم دین تھے آپ کے جد حجۃ الاسلام مولانا محمد حسین زیدی صاحب بھی ایک جید عالم دین تھے جو "محقق ہندی" کے لقب سے مشہور تھے۔ مولانا محمد حسین زیدی مرحوم نے اپنی ابتدائی تعلیم لکھنؤ میں حاصل کی، لکھنؤ کی مشہور دینی درسگاہ مدرسہ ناظمیہ سے فارغ ہوئے جہاں انہوں نے دینی تعلیم میں قرآن، حدیث، تفسیر، فقہ، تاریخ و ادب کی تعلیم حاصل کی آپ نہ صرف ایک باعمل عالم دین تھے بلکہ آپ ایک ممتاز خطیب بھی تھے۔

آپ نے ہندوستان کے علاوہ دنیا کے دوسرے ممالک جیسے خلیجی ممالک، یورپ، برطانیہ، کناڈا، امریکہ میں مجالس عزا سے خطاب کیا۔ مدرسہ کی تعلیم مکمل کر کے آپ نے سائنس کی بھی تعلیم حاصل کی چنانچہ آپ نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے میتھ میٹکس میں ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی، اس کے بعد لکھنؤ کی مشہور درسگاہ شیعہ ڈگری کالج میں بھی بحیثیت استاد آپ نے خدمات انجام دیں۔ جیسے جیسے آپ علم حاصل کرتے جاتے تھے ویسے ویسے آپ کی علمی تشنگی میں اضافہ ہوتا جاتا تھا۔ چنانچہ آپ نے یہیں پر اپنی تعلیم کو نہیں ختم کیا بلکہ آپ نے قانون کی تعلیم بھی حاصل کی اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے لندن گئے جہاں انہوں نے ایل ایل ایم کی ڈگری حاصل کی۔ وہاں سے آپ ایران گئے تہران یونیورسٹی میں بھی آپ نے بطور مدرس اپنی خدمات انجام دیں۔

اسی دوران کویت ایئرویز میں بطور قانونی صلاحکار آپ کو ملازمت ملی جس کے بعد آپ کویت منتقل ہو گئے۔ ایک مدت تک کویت میں ملازمت کرنے کے بعد آپ امریکہ منتقل ہو گئے، جہاں نیویارک کی عدالت میں آپ نے بطور وکیل کام کیا۔ ان سب کے باوجود آپ نے ایک محتاط زندگی گذاری۔ کبھی بھی خدمت دین، خدمت عزا، خدمت در اہل بیتؑ سے انکار نہیں کیا۔ امریکہ کے مختلف اسٹیٹس میں آپ برابر مجالس کو خطاب کرتے رہے۔ لکھنؤ کے معروف خانوادے کی فرد نواب آغا موسوی صاحب سے آپ کے کمسنی کے تعلقات تھے۔ لکھنؤ میں وہ آپ کے ہم درس بھی رہے۔ نواب آغا صاحب جب امریکہ منتقل ہوئے تو انہوں نے یہاں بھی ایک عزاخانہ زینبیہ کے نام سے نیوجرسی میں قائم کیا جس میں ایک طویل عرصے تک آپ خدمت انجام دیتے رہے۔

اس کے علاوہ امریکہ کے مشہور الخوئی سینٹر نیویارک میں بھی برابر مجالس سے خطاب کرتے رہے۔ نیوجرسی میں محفل خراسان اور جرسی سٹی میں خاتون جنت سینٹر میں بھی آپ برابر خدمات انجام دیتے رہے۔ مجالس سے خطاب کرتے رہے اور مومنین کے قلوب کو روشن کرتے رہے۔ آپ کو بڑی محبت سے لوگ سنتے تھے اور آپ کے مشتاق رہتے تھے۔ آپ کی ایک بہت بڑی خوبی یہ تھی کہ آپ نے اپنے وطن لکھنؤ کو کبھی فراموش نہیں کیا جہاں برابر وہ جاتے رہتے تھے۔

آپ کی شادی ممبئی کے ایک نامور خاندان میں ہوئی آپ کے دو بیٹے ڈاکٹر ظہیر زیدی اور ڈاکٹر کمال زیدی کے علاوہ دو بیٹیاں ہیں جو امریکہ میں ہی مقیم ہیں۔ لکھنؤ میں آپ کے خانوادے میں آپ کے بھانجے مظفر کاظم اور جناب رئیس کاظم لکھنؤ کی مشہور انجمن ظفر الایمان میں نوحہ خوانی بھی کرتے ہیں۔

مولانا محمد حسین زیدی صاحب بحیثیت ایک خوش مزاج، بااخلاق اور ہمدرد انسان تھے انسان وہی ہے کہ جب تک زندہ رہے لوگ اس کے تلاش کرتے رہیں اور جب مر جائیے تو خیر سے اس کو یاد رکھیں۔ دنیا جہان فانی ہے جو بھی اس دنیا میں آیا اسے ایک دن موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ محمد حسین زیدی صاحب مرحوم ایک ماہ قبل لکھنؤ سے واپس امریکہ آئے جہاں زندگی نے ان کے ساتھ وفا نہ کی بیوہ اور بیٹے بیٹیوں افراد خاندان کو روتا چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہو گئے۔

آپ کی نماز جنازہ محفل خراسان نیوجرسی میں حضرت آیۃ العظمیٰ سید علی سیستانی کے وکیل حجۃ الاسلام والمسلمین شیخ فاضل السہلانی نے پڑھائی۔ جنازہ میں نیویارک و نیوجرسی کے معروف لوگوں میں حجۃ الاسلام مولانا سید علی حیدر عابدی صاحب، حجۃ الاسلام مولانا رضوان رضوی صاحب، جناب اسماعیل رضوی صاحب، جناب سلطان کرمانی صاحب، ڈاکٹر منظور رضوی صاحب، جناب چودھری امتیاز صاحب، جناب شبیہ حیدر نقوی صاحب کے علاوہ کثیر تعداد میں مومنین نے شرکت کی۔

مجھے یہ بتاتے ہوئے فخر ہو رہا ہے کہ مولانا محمد حسین زیدی صاحب میرے بھی عزیز تھے وہ مجھ سے بھی بہت محبت فرماتے تھے۔ جب بھی میں نے ان سے الخوئی سینٹر نیویارک میں مجلس خطاب کرنے کو کہا انہوں نے قبول فرمایا اور آکر مجلس کو خطاب کیا۔ آپ کی تدفین نیوجرسی کے قبرستان میں عمل میں آئی جہاں بہت بڑی تعداد میں مومنین نے جنازہ میں شرکت کی۔

ہر آنکھ نم تھی ہر آنے والا غمگین تھا ہر شخص کی زبان پر مولانا محمد حسین زیدی صاحب کا تذکرہ تھا مرد بیٹوں کو تعزیت و تسلی دے رہے تھے خواتین بیوہ اور بیٹیوں کو دلاسہ و تعزیت دے رہی تھیں۔

مت سہل انہیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتا ہے

علم کی شمع، انسانیت کی بقا

سید محبوب حسین زیدی

زیرِ نظر مضمون میں موجودہ دور کے بدلتے ہوئے سماجی و معاشی تناظر میں تعلیم کی اہمیت پر کچھ منفرد انداز میں تبادلہ خیال پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ راقم الحروف نے نہ صرف مذہبی نقطہ نظر سے علم کی فرضیت کو اجاگر کیا ہے بلکہ معاشرے کے ہر طبقے، خصوصاً خواتین کی تعلیم اور تعلیم یافتہ فرد کی سماجی ذمہ داریوں پر بھی روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ یہ تحریر نئی نسل کے لیے ایک مشعلِ راہ ثابت ہو سکتی ہے۔"

آج کا دور برق رفتار تبدیلیوں کا دور ہے۔ اس بدلتی ہوئی دنیا میں وہی قومیں اپنا وجود برقرار رکھ سکتی ہیں جو علم و دانش کے زیور سے آراستہ ہوں۔ تعلیم صرف پڑھنے لکھنے کا نام نہیں، بلکہ یہ شعور کی وہ بیدار لہر ہے جو انسان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتی ہے۔ کسی بھی معاشرے کی ترقی، خوشحالی اور بقا کا انحصار اس بات پر ہے کہ وہاں علم کی قدر و قیمت کیا ہے۔

اسلام ایک ایسا دین ہے جس کا آغاز ہی اقرا کے لفظ سے ہوا، یہ ایک لفظ جسکا معنی تو علم حاصل کرنا ہے لیکن اسکا مقصد ماں کی گود سے قبر کی آغوش تک اس لفظ سے وابستگی اختیار کرنا ہے۔ قرآن کریم نے جاہل اور عالم کو کبھی برابر قرار نہیں دیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "کیا علم رکھنے والے اور علم نہ رکھنے والے برابر ہو سکتے ہیں؟" (الزمر: 9)۔

قرآن پاک ہمیں کائنات کے اسرار و رموز پر غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قلم کی قسم کھائی اور انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے علم حاصل کرنے کو ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض قرار دیا۔ قرآن کی تعلیمات ہمیں بتاتی ہیں کہ علم محض معلومات کا ذخیرہ نہیں بلکہ یہ اللہ کی پہچان اور انسانیت کی خدمت کا ذریعہ ہے۔

تعلیم کا حقیقی جوہر انسانی شخصیت کی ہمہ جہت نشوونما اور شعور کی بیداری ہے۔ تعلیم کا بنیادی مقصد فرد کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ حق اور باطل، صحیح اور غلط میں تمیز کر سکے اور اپنی صلاحیتوں کو انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے استعمال کرے۔ ایک معیاری نظام تعلیم انسان میں تہذیب، شائستگی اور اخلاقی اقدار پیدا کرتا ہے، جو اسے ایک ذمہ دار شہری بننے میں مدد دیتے ہیں۔ اس بابت دیکھا جائے تو تعلیم کا مقصد ذہن کو وسعت دینا، کردار کو مضبوط بنانا اور روح کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم و حکمت کی روشنی سے منور کرنا ہے تاکہ ایک متوازن اور پرامن معاشرہ تشکیل پا سکے۔

بچوں کی تعلیم و تربیت والدین کا محض ایک فریضہ نہیں بلکہ ایک مقدس ذمہ داری ہے، کیونکہ گھر بچے کی پہلی درسگاہ اور والدین اس کے پہلے معلم ہوتے ہیں۔ جب والدین اپنی اس بنیادی ذمہ داری میں لاپرواہی برتتے ہیں یا تعلیم کی اہمیت کو نظر انداز کرتے ہیں، تو اس کے نتائج نہ صرف بچے کی ذات بلکہ پورے معاشرے کے لیے تباہ کن ثابت ہوتے ہیں۔

تعلیم سے محرومی کے باعث بچوں میں احساسِ کمتری جنم لیتا ہے، ان کی ذہنی نشوونما رک جاتی ہے اور وہ زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ والدین کی غفلت کا نتیجہ اکثر بے راہ روی، غلط سوسائٹی کے اثرات اور جرائم کی طرف رغبت کی صورت میں نکلتا ہے۔ ایسے بچے بڑے ہو کر معاشی طور پر مستحکم نہیں ہو پاتے، جس سے غربت کا ایک لامتناہی چکر شروع ہو جاتا ہے۔ والدین کی معمولی سی لاپرواہی ایک بچے کے روشن مستقبل کو اندھیروں کی نذر کر سکتی ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ہر والدین اپنے بچے کی تعلیم کو اپنی اولین ترجیح بنائیں۔

کسی بھی معاشرہ کی ترقی اسکی نئی نسل پر منحصر ہوتی ہے۔ ہماری نئی نسل ہمارا مستقبل ہے۔ یہی ملک کی ترقی کا ضامن ہے۔ آج کے ڈیجیٹل دور میں جہاں مصنوعی ذہانت اور ٹیکنالوجی زندگی کے ہر شعبے پر حاوی ہو رہی ہے، وہاں نئی نسل کے لیے روایتی اور جدید تعلیم کا امتزاج ناگزیر ہو چکا ہے۔ اگر ہم نے اپنی نوجوان نسل کو جدید علوم سے لیس نہ کیا تو ہم عالمی دوڑ میں بہت پیچھے رہ جائیں گے۔ تعلیم ہی وہ ہتھیار ہے جس کے ذریعے نوجوان بے روزگاری، انتہا پسندی اور راہِ راست سے بھٹکنے جیسے خطرات کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

تعلیم کے بغیر انسان کی مثال اس بنجر زمین کی سی ہے جس میں جھاڑ جھنکاڑ تو اُگ سکتے ہیں لیکن پھل دار درخت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ناخواندہ انسان قدم قدم پر مسائل کا شکار ہوتا ہے۔ جسمیں معاشی پسماندگی، اچھے روزگار کے مواقع کا نہ ملنا،

معاشرہ میں استحصال ہونا اور

حقوق و فرائض سے ناواقفیت کی بنا پر معاشرے کے بااثر افراد کے ہاتھوں ظلم سہنا شامل ہے۔ جنکو ہم اپنے معاشرہ میں عمومی طور پر دیکھ سکتے ہیں۔

درحقیقت تعلیم ہی انسان کی عزت ہے اور یہی اسکا وقار ہے۔

تعلیم انسان کو معاشرے میں ایک معتبر مقام عطا کرتی ہے۔ ایک تعلیم یافتہ شخص اپنی گفتگو، اخلاق اور کردار سے پہچانا جاتا ہے۔ علم انسان کے اندر عاجزی پیدا کرتا ہے اور اسے یہ سکھاتا ہے کہ انسانیت کا احترام کیسے کیا جائے۔ تاریخ گواہ ہے کہ دنیا نے ہمیشہ ان لوگوں کے سامنے سر جھکایا جنھوں نے علم کے میدان میں فتوحات حاصل کیں۔ عزت و وقار عہدوں سے نہیں بلکہ اس علم سے ملتا ہے جو دوسروں کے کام آئے۔ اگر آپکو اللہ نے علم دیا ہے تو آپکی ذمہ داری بنتی ہے کہ آپ اسکا استعمال سماج کی فلاح کے لیے کرے اور ان افراد کے کام آئے جنکو آپکی ضرورت ہے۔

حصول تعلیم کے سلسلہ میں ہمارا معاشرہ کبھی کبھی بچے اور بچی کی تعلیم میں فرق کر دیتا ہے۔ حالانکہ کی یہ عمل کسی بھی حال میں درست نہیں قرار دیا جا سکتا۔ معاشرے کی تعمیر میں مرد اور عورت ایک گاڑی کے دو پہیوں کی مانند ہیں۔ اگر ایک پہیہ درست ہو اور دوسرا ناکارہ، تو ترقی کا سفر رک جاتا ہے۔ اسلام نے علم کے حصول میں صنفی تفریق کی کوئی گنجائش نہیں رکھی۔

ایک مرد کی تعلیم ایک فرد کی تعلیم ہے، جبکہ ایک عورت کی تعلیم پورے خاندان کی تعلیم ہے۔"

ایک تعلیم یافتہ ماں ہی ایک باشعور نسل کی آبیاری کر سکتی ہے۔ معاشرے کو جتنی ضرورت مرد ڈاکٹرز، انجینئرز اور اساتذہ کی ہے، اتنی ہی ضرورت خواتین ماہرین کی بھی ہے تاکہ معاشرتی توازن برقرار رہے۔

ایک تعلیم یافتہ معاشرے میں پڑھے لکھے انسان پر بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ تعلیم صرف ڈگری حاصل کرنے اور بھاری تنخواہ لینے کا نام نہیں ہے۔ ایک حقیقی دانشور وہ ہے جو معاشرے میں رواداری اور بھائی چارے کو فروغ دے۔ جہالت کے خلاف آواز بلند کرے۔ اپنے علم کو دوسروں تک منتقل کرے۔ سماجی برائیوں (مثلاً رشوت، جھوٹ، ملاوٹ) کے خلاف ڈھال بنے۔ علم کا اصل مقصد "نافع علم" ہونا ہے، یعنی وہ علم جو دوسروں کو نفع پہنچائے۔ تعلیم یافتہ افراد رضاکارانہ طور پر غریب بچوں کو پڑھا کر، کمیونٹی میں صفائی اور صحت کے شعور کی مہم چلا کر، اور پسماندہ طبقات کی رہنمائی کر کے عظیم سماجی خدمت سر انجام دے سکتے ہیں۔ جب ایک پڑھا لکھا طبقہ اپنی مادی ضرورتوں سے اوپر اٹھ کر معاشرے کی فلاح و بہبود کا سوچتا ہے، تو وہیں سے ایک مثالی ریاست کی بنیاد پڑتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ تعلیم زندگی کی بنیادی ضرورت اور قوموں کی ترقی کی ضامن ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا ملک ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شامل ہو، تو ہمیں اپنے تعلیمی نظام کو بہتر بنانا ہوگا اور تعلیم کو ہر بچے کی دسترس میں لانا ہوگا۔ ہمیں یہ عہد کرنا ہوگا کہ ہم علم کی شمع کو گھر گھر تک پہنچائیں گے تاکہ جہالت کے اندھیرے ختم ہوں اور امن و خوشحالی کا سورج طلوع ہو۔ اس سلسلہ میں ہمیں خود اپنی ذمہ داری بھی طے کرنی ہوگی اپنے اطراف کا مشاہدہ بھی کرنا ہوگا اور دیکھنا ہوگا کہ ایک تعلیم یافتہ سماج کی تشکیل میں ہمارا کیا کردار رہا۔

☆☆☆☆☆

معاشرے کی بہتری کیلئے مشترکہ کوششوں کی ضرورت

سید مسعود حسین ومیجر جعفری

ہمارا معاشرہ ایک گہرے بحران میں مبتلا ہے۔ یہ شدت سے محسوس کیا جا رہا ہے۔ لوگ دیکھ رہے ہیں۔ اس سے متعدد اقسام کے نقصانات کا سامنا ہے۔ افسوس کا اظہار کیا جا رہا ہے لیکن اس پر غور و فکر کا فقدان ہے۔ ہمیں درج ذیل نکات پر تدبر و تفکر کرنے کی نہایت ضرورت ہے کہ اس پر تجزیہ کریں اور اپنے ان کمیوں اور برائیوں کے حل تلاش کریں۔ معاشرے میں موجود کمیوں کو دور کرنے کے لیے چند اہم نکات بیان کیے گئے ہیں:

1- ہم ایک ایسے بحران میں ہیں جس کا ہمیں خود احساس بھی نہیں۔ اگرچہ ہمارے بنیادی عقائد اور اعمال (اصولِ دین اور فروعِ دین) وہی ہیں، لیکن ان کی اصل روح ہم سے نکل چکی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے اعمال ہمارے بنیادی عقائد، خصوصاً توحید اور آخرت، کے مطابق نہیں ہیں۔ لہٰذا، امامیہ معاشرے کی بنیادی اصلاح اور از سر نو تشکیل کی ضرورت ہے۔

2- دینِ اسلام کی درست اور مکمل سمجھ کا فقدان ہے۔ ہمارے معاشرے میں فکری دیوالیہ پن بھی پایا جاتا ہے، اور مستقبل کے لائحہ عمل کے بارے میں واضح وژن کی کمی ہے۔

3- ہم خود کو ایک مہذب و مؤمن معاشرہ کہتے ہیں، لیکن حقیقت میں ہم مغربی مادہ پرستانہ فلسفۂ زندگی کی طرف بڑھ چکے ہیں، جہاں دولت اور مقام کو اسلامی اقدار یعنی تقویٰ اور علم کی جگہ اہمیت دی جاتی ہے۔

4- موجودہ معاشرے میں ایسا محسوس کیا جاتا ہے کہ ہم اخلاص اور دیانت داری سے اسلام پر عمل کر رہے ہیں، لیکن ہماری موجودہ ثقافت ہمیں صرف دین کے ظاہری پہلو تک محدود رکھتی ہے۔ ہم ابھی اسلام کی اصل روح سے واقفیت نہیں رکھتے گویا اس سے، بہت دور ہیں۔

5- قرآن کریم سے دوری جبکہ یہ نظام زندگی و معاشرہ ہے۔ اب دیکھیں ہم نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جیسے اہم فریضے کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے، جبکہ یہ اسلام میں ایک بنیادی ذمہ داری ہی نہیں بلکہ ہر انسان پر فرض ہے کہ اس پر کیا جائے۔ ہمارے معاشرے کے بہت سے مسائل اسی غفلت کا نتیجہ ہیں۔

6- غیبت: ہم اس بڑے گناہ کا ارتکاب بڑی کثرت سے کر رہے ہیں، اکثر بغیر اس کا احساس کیے بہت سے لوگ اس گناہ کی صحیح تعریف بھی نہیں جانتے، اس لیے لاعلمی میں اس میں مبتلا رہتے ہیں۔ اس نے معاشرے کو زبردست نقصان پہنچایا ہے اور لوگوں کی عزت و وقار کو مجروح کیا ہے، جس سے بداعتمادی اور بے اصولی پیدا ہوئی ہے۔

7- حسد: یہ بھی ایک بڑا گناہ ہے جو معاشرے میں زوال کا سبب بنتا ہے۔ یہ اللہ کی نعمتوں پر ناشکری سے پیدا ہوتا ہے۔ اکثر وہ لوگ جو اپنی زندگی میں کامیاب نہیں ہوتے، دوسروں کی کامیابیوں پر تنقید کرتے ہیں۔ حسد اور اس کے منفی اثرات معاشرے میں اختلاف اور انتشار کا بڑا سبب ہیں۔

8- امام حسینؑ کی عزاداری کی اصل روح کو عام لوگوں نے صحیح طور پر نہیں سمجھا، بلکہ اسے صرف رسم و رواج تک محدود کر دیا ہے۔ ہمارے علماء اور ذاکرین بھی عمومی طور پر اس صورتحال کو بہتر بنانے میں مؤثر کردار ادا نہیں کر رہے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عزاداری کو اس کی اصل روح کے مطابق بحال کیا جائے، جیسا کہ ہمارے ائمہؑ نے بیان کیا ہے۔ یہ ایک بڑا چیلنج ہے اور اس میں مفاد پرست عناصر کی مزاحمت بھی ہو سکتی ہے، لیکن یہ مسئلہ انتہائی اہم ہے اور فوری توجہ کا متقاضی ہے۔

9- اسلام کے نظریات اور عملی زندگی کے حوالے سے معاشرے میں ابہام اور الجھن پائی جاتی ہے، جو موجودہ جدید دنیا کے حالات میں مزید بڑھ جاتی ہے۔

10- ایک دیندار معاشرے کی اہم خصوصیات یا تو موجود نہیں ہیں یا بہت کمزور ہیں، مثلاً:

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، برائیوں کے خلاف کھڑا ہونا اور غیر سماجی عناصر کی حمایت کرنا۔

تزکیۂ نفس سے مومنین کی فلاح و بہبود کے لیے وابستگی

11- معاشرے کی سطح پر اجتماعی مسائل پر غور و فکر کی کمی ہے، جن میں شامل ہیں:

تعلیمی اور معاشی پسماندگی، سماجی اور مذہبی مسائل، شادی سے متعلق مسائل (تاخیر سے شادی، مشکلات، ازدواجی اختلافات اور بڑھتی ہوئی طلاقیں وغیرہ)

یہ تمام نکات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ معاشرے کو اپنی فکری، اخلاقی اور عملی اصلاح کی اشد ضرورت ہے، تاکہ ایک مضبوط، باشعور اور متوازن معاشرہ تشکیل دیا جا سکے۔ ان مشکلات کے حل کے لیے مشترکہ کوششوں سے اقدامات کے ذریعے حل کرنے کی ضرورت ہے۔ جتنی تاخیر کریں گے معملات مذید سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔

'عآپ' کے 7 ارکان کے بی جے پی میں انضمام پر جے رام رمیش کا حملہ

ای ڈی کارروائیوں پر سوال ☆ ٹرمپ کے ہندوستان مخالف تبصرے پر یوتھ کانگریس کا امریکی سفارت خانے کے باہر احتجاج ☆ برکس اجلاس میں اسرائیل پر ہندوستان کے موقف کو نہیں ملی حمایت: کانگریس ☆ کانگریس نے ہریانہ کے خصوصی اجلاس کا بائیکاٹ کیا، باہر منعقد کیا متوازی اجلاس

نئی دہلی: راجیہ سبھا میں عام آدمی پارٹی کے 7 ارکان کے بھارتیہ جنتا پارٹی میں انضمام کو لے کر سیاسی درجہ حرارت میں اضافہ درج کیا جارہا ہے۔ اس معاملے پر کانگریس کے سینئر لیڈر جے رام رمیش نے سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اسے ہندوستانی جمہوریت کے لیے ایک خطرناک اشارہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے بیان میں کہا کہ راجیہ سبھا کے چیئرمین کی جانب سے اس انضمام کو قبول کرنا کوئی حیرت کی بات نہیں، بلکہ حیرت اس بات پر ہے کہ اس میں اتنی دیر کیوں ہوئی۔ جے رام رمیش نے اپنے بیان میں کہا کہ اب ہندوستانی جمہوریت میں 'چھوٹی چھوٹی مہربانیاں' ہی باقی رہ گئی ہیں۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ جن ارکان پر حال ہی تک بھارتیہ جنتا پارٹی خود بدعنوانی اور دیانتداری سے متعلق سنگین سوال اٹھا رہی تھی، آج وہی ارکان پارٹی میں شامل ہونے کے بعد قابل قبول ہو گئے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ رویہ سیاسی مفاد پرستی کی واضح مثال ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کی جانب سے ان میں سے کچھ ارکان کے خلاف حالیہ دنوں میں چھاپے مارے جارہے تھے لیکن اب اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایسی کارروائیاں رک جائیں گی۔ جے رام رمیش نے الزام لگایا کہ جو چھاپے ہونے والے تھے، وہ بھی اب نہیں ہوں گے، جس سے پورے عمل پر سوال کھڑے ہوتے ہیں۔ انہوں نے اس کارروائی کو 'سرجیکل اسٹرائک' اور 'پری ایمپٹیو ایکشن' قرار دیتے ہوئے کہا کہ 'لوٹس اب لوٹس نہیں بلکہ لوٹس (Lootus) بن چکا ہے'، جو بدعنوانی کی طرف اشارہ ہے۔ دوسری جانب سرکاری سطح پر جاری معلومات کے مطابق، عام آدمی پارٹی کے سات باغی ارکان کے بی جے پی میں انضمام کو راجیہ سبھا سیکریٹریٹ نے باضابطہ منظوری دے دی ہے۔ اس کے بعد ایوان میں بی جے پی کی عددی طاقت بڑھ کر 113 ہوگئی ہے، جبکہ عام آدمی پارٹی کے ارکان کی تعداد گھٹ کر محض تین رہ گئی ہے۔ اس پیش رفت کو آنے والے سیاسی حالات، خاص طور پر پنجاب کی سیاست اور 2027 کے اسمبلی انتخابات کے تناظر میں اہم مانا جارہا ہے۔

☆ یوتھ کانگریس نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ہندوستان کے حوالے سے مبینہ 'ہیل ہول' والے تبصرے کے خلاف پیر کو یہاں امریکی سفارت خانے کے باہر احتجاجی مظاہرہ کیا۔ یوتھ کانگریس کے قومی ترجمان ورون پانڈے نے آج یہاں بتایا کہ احتجاج کے دوران کارکنوں نے تین مورتی سرکل سے امریکی سفارت خانے کی طرف مارچ کرنے کی کوشش کی، لیکن دہلی پولیس نے بیریکیڈنگ کرکے انہیں روک دیا اور کئی کارکنوں کو حراست میں لے لیا۔ اس موقع پر دہلی پردیش یوتھ کانگریس کے صدر اکشے لاکڑا نے الزام لگایا کہ مسٹر ٹرمپ مسلسل ہندوستان کے خلاف تبصرے کر رہے ہیں اور 'ہیل ہول' جیسے الفاظ استعمال کر کے ملک کی توہین کی ہے، جسے کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے وقار کے خلاف کوئی بھی بیان قابل قبول نہیں ہے اور یوتھ کانگریس اس کی مخالفت جاری رکھے گی۔ اس احتجاج کا مقصد دنیا کو یہ واضح پیغام دینا ہے کہ ہندوستان کی عزت و ناموس پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا۔

☆ کانگریس نے اسرائیل-فلسطین معاملے پر ہندوستان کے موقف کے تعلق سے مرکزی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ ہندوستان غیر معمولی طور پر اسرائیل کے حق میں 'کھڑا' ہے اور برکس ممالک کے اجلاس میں اس کے موقف کی دیگر ارکان نے حمایت نہیں کی۔ پارٹی کے شعبہ مواصلات کے انچارج جے رام رمیش نے پیر کو یہاں ایک بیان میں کہا کہ 23-24 اپریل کو نئی دہلی میں برکس ممالک کے نائب وزرائے خارجہ اور خصوصی نمائندوں کا اجلاس منعقد ہوا، جو کسی مشترکہ اعلامیے کے بغیر ختم ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل-فلسطین مسئلے پر زبان کے حوالے سے رکن ممالک کے درمیان اختلافات سامنے آئے اور ہندوستان کی جانب سے زبان کو نرم کرنے کی درخواست کو دیگر ممالک نے قبول نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ روس، چین، برازیل، جنوبی افریقہ، مصر، ایتھوپیا، انڈونیشیا، متحدہ عرب امارات اور ایران کے نمائندوں نے ہندوستان کے موقف کی حمایت نہیں کی۔ کانگریس نے اسے مودی حکومت کی غلط خارجہ پالیسی کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ ملک کے مفادات کو متاثر کرنے والی پالیسی ہے۔ مسٹر رمیش نے کہا کہ ہندوستان دنیا کا واحد بڑا ملک بن گیا ہے جو غزہ، جنوبی لبنان اور مغربی کنارے (ویسٹ بینک) میں جاری واقعات کے باوجود اسرائیل کے لیے غیر متزلزل حمایت 'برقرار رکھے ہوئے ہے، جس سے روایتی متوازن خارجہ پالیسی پر سوالات کھڑے ہو رہے ہیں۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی اور اسرائیل کے وزیر اعظم بنیامن نیتن یاہو کے تعلقات پر بھی تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ دونوں کے درمیان قربت صاف دکھائی دیتی ہے، جو ہندوستان کی پالیسی کو متاثر کر رہی ہے۔ کانگریس نے حکومت سے اس مسئلے پر اپنے موقف پر نظر ثانی کرنے اور متوازن خارجہ پالیسی اپنانے کا مطالبہ کیا۔

☆ کانگریس پارٹی نے ہریانہ اسمبلی کے خصوصی اجلاس کا بائیکاٹ کیا اور ایوان کے باہر متوازی اجلاس منعقد کیا۔ پارٹی نے یہ قدم اس بنیاد پر اٹھایا کہ حد بندی اور خواتین کے ریزرویشن جیسے مسائل ریاستی حکومت کے دائرہ اختیار میں نہیں آتے ہیں۔ قائد حزب اختلاف بھوپندر سنگھ ہڈا کی صدارت میں ہوئی میٹنگ میں کانگریس ایم ایل اے نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ وہ اجلاس میں شرکت نہ کریں اور ٹی اے ڈی اے کو قبول کرنے سے انکار کردیں۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت آئینی اداروں کا غلط استعمال کر رہی ہے اور عوام کا پیسہ ضائع کر رہی ہے۔ کانگریس نے اسمبلی احاطے کے باہر متوازی اجلاس منعقد کیا اور خواتین کے ریزرویشن کی حمایت میں قرارداد پاس کی۔ پارٹی نے الزام لگایا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی خواتین کے ریزرویشن کے نفاذ میں تاخیر کر رہی ہے اور اس معاملے پر کنفیوژن پھیلا رہی ہے۔ مسٹر ہڈا نے کہا کہ خواتین کے ریزرویشن قانون کو پارلیمنٹ پہلے ہی پاس کر چکی ہے اور اس کے نفاذ میں غیر ضروری طور پر تاخیر کی جارہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ حکومت حد بندی کو خواتین کے ریزرویشن سے جوڑ کر جان بوجھ کر اس عمل کو پیچیدہ بنا رہی ہے۔ کانگریس قائدین نے دعویٰ کیا کہ بی جے پی کی پالیسیاں خواتین مخالف ہیں اور اگر حکومت کے ارادے صاف ہوتے تو موجودہ پارلیمانی ڈھانچے کے اندر ریزرویشن کو لاگو کیا جاسکتا تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ خصوصی اجلاس ریاست میں بے روزگاری، مہنگائی، کسانوں کے مسائل اور امن و امان جیسے سنگین مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے بلایا گیا تھا۔ متوازی اجلاس میں مہنگائی، بے روزگاری، کسانوں کے لیے کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی)، ایس وائی ایل کینال اور منشیات کے مسئلے جیسے مسائل پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ کانگریس قائدین نے مطالبہ کیا کہ خواتین ریزرویشن ایکٹ 2023 کو فوری طور پر نافذ کیا جائے۔

لداخ میں پانچ نئے اضلاع کا اعلان

کل تعداد سات ہوئی؛ انتظامی ڈھانچے میں بڑی تبدیلی

سری نگر: لداخ کے لیفٹیننٹ گورنر (ایل جی) وی کے سکسینہ نے پیر کے روز مرکز کے زیر انتظام خطے میں پانچ نئے اضلاع کے قیام کا اعلان کیا ہے، جس کے بعد لداخ میں اضلاع کی مجموعی تعداد 7 سے بڑھ کر سات ہوگئی ہے۔ اس اعلان کو انتظامی ڈھانچے میں ایک اہم پیش رفت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ سرکاری حکام کے مطابق نئے بنائے گئے اضلاع میں نُبرا، شام، چانگ تھانگ، زنسکار اور دراس شامل ہیں۔ اس سے قبل لداخ میں صرف دو اضلاع، لیہ اور کرگل، موجود تھے۔ حکومتی ذرائع کا کہنا ہے کہ اس فیصلے کا مقصد انتظامی اختیارات کو نچلی سطح تک منتقل کرنا، دور افتادہ اور سرحدی علاقوں میں ترقی کو فروغ دینا اور مقامی آبادی کی طویل عرصے سے جاری مانگوں کو پورا کرنا ہے۔ نُبرا کو اس کے جغرافیائی محل وقوع اور بلند پہاڑی علاقوں کی وجہ سے خاص اہمیت حاصل ہے، جہاں سیاحت کے فروغ کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ شام ضلع میں مقامی سطح پر حکمرانی کو مضبوط بنانے پر زور دیا جائے گا، جبکہ چانگ تھانگ میں قدیم قبائلی ثقافت کے تحفظ اور سرحدی بنیادی ڈھانچے کی بہتری کو ترجیح دی جائے گی۔ زنسکار میں سڑک رابطوں کو بہتر بنانے اور سیاحت کے فروغ پر توجہ مرکوز کی جائے گی، جبکہ دراس میں بنیادی ڈھانچے کی تعمیر اور فوجی ضروریات کو تقویت دینے پر کام کیا جائے گا، کیونکہ یہ علاقہ اپنی اسٹریٹجک اہمیت کے لیے جانا جاتا ہے۔ حکام کے مطابق اس اقدام سے نہ صرف عوام کو سرکاری خدمات تک رسائی آسان ہوگی بلکہ روزگار کے نئے مواقع بھی پیدا ہوں گے اور مجموعی طور پر ترقیاتی سرگرمیوں میں تیزی آئے گی۔ یہ فیصلہ دراصل اگست 2024 میں مرکزی وزارت داخلہ کی منظوری کے بعد لیا گیا تھا، جسے اپریل 2026 میں باضابطہ طور پر نافذ کیا گیا۔ دوسری جانب، لداخ کے نمائندہ ادارے، لیہ ایپکس باڈی اور کرگل ڈیموکریٹک الائنس، 2021 سے خطے کو ریاست کا درجہ دینے، چھٹی فہرست میں شامل کرنے، ملازمتوں کے تحفظ اور پبلک سروس کمیشن کے قیام جیسے مطالبات کو لے کر مسلسل احتجاج کر رہے ہیں۔ ان تحریکوں کی قیادت سونم وانگچک اور چیرنگ دورجے جیسے کارکنان کر رہے ہیں، جو مرکزی حکومت کے ساتھ مذاکرات میں بھی سرگرم رہے ہیں۔ گزشتہ برس ستمبر 2025 میں لداخ میں حالات اس وقت کشیدہ ہوگئے تھے جب مظاہرین اور پولیس کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔ لیہ میں پولیس کی فائرنگ کے نتیجے میں چار افراد کی موت واقع ہوئی، جس کے بعد علاقے میں کرفیو نافذ کیا گیا اور متعدد افراد کو حراست میں لیا گیا۔ اس دوران سرکاری دفاتر اور گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ اسی تناظر میں حالیہ انتظامی تبدیلیوں کو ایک ایسے اقدام کے طور پر دیکھا جارہا ہے جس کا مقصد خطے میں استحکام، ترقی اور عوامی اعتماد کو بحال کرنا ہے۔ حکومت کو امید ہے کہ نئے اضلاع کے قیام سے مقامی سطح پر مسائل کا حل تیز ہوگا اور لداخ کے مختلف علاقوں کی مخصوص ضروریات کو بہتر طور پر پورا کیا جاسکے گا۔

سابق مرکزی وزیر دنیش ترویدی بنگلہ دیش میں ہندوستان کے ہائی کمشنر مقرر

نئی دہلی، 27 اپریل (یو این آئی) بنگلہ دیش میں نئی حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد ہندوستان نے تعلقات کو بہتر بنانے کی سمت میں اہم قدم اٹھاتے ہوئے سابق مرکزی وزیر دنیش ترویدی کو بنگلہ دیش میں ہندوستان کے اگلے ہائی کمشنر کے طور پر مقرر کیا ہے۔ وزارت خارجہ نے پیر کو یہ معلومات فراہم کیں۔ وزارت نے کہا ہے کہ مسٹر ترویدی کے جلد ہی اپنا عہدہ سنبھالنے کا امکان ہے۔ مسٹر ترویدی کو بنگلہ دیش میں ہندوستانی ہائی کمشنر پرنے ورما کی جگہ یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ بنگلہ دیش میں شیخ حسینہ حکومت کی معزولی کے بعد عبوری حکومت کے دور میں ہندوستان اور بنگلہ دیش کے تعلقات میں کافی تلخی آگئی تھی۔ بنگلہ دیش میں عام انتخابات کے بعد نئی حکومت کی تشکیل کے ساتھ ہی دونوں ممالک تعلقات کو دوبارہ پٹری پر لانے کی سمت میں کام کر رہے ہیں۔ مسٹر ترویدی کی تقرری کو اسی کوشش کے ایک حصے کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔

ثقافتی ورثے کے تحفظ کا کام مسلسل جاری ہے: ریکھا گپتا

نئی دہلی، 27 اپریل (یو این آئی) دہلی کی وزیر اعلیٰ محترمہ ریکھا گپتا نے پیر کو کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ملک بھر میں ہمارے ثقافتی ورثے کے تحفظ، بحالی اور عالمی سطح پر ان کے وقار کو قائم کرنے کا کام مسلسل جاری ہے۔ محترمہ گپتا نے کہا کہ دہلی حکومت سومناتھ سوابھیمان پرو-سومناتھ یاترا' منعقد کرنے جا رہی ہے۔ یہ مبارک پہل سومناتھ سوابھیمان پرو- 1000 سالوں کے اٹوٹ عقیدے' کے لیے وقف ہے اور دہلی کے باشندوں کو ان کی روحانی جڑوں سے جوڑنے کی ایک اہم کوشش ہے۔ یہ محض ایک سفر نہیں ہے، بلکہ سناتن ثقافت، ہندوستانی روایت اور ہمارے روحانی ورثے سے جڑنے کا ایک مقدس موقع ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 30 اپریل کو دہلی کے صفدر جنگ ریلوے اسٹیشن سے تقریباً 1300 عقیدت مندوں کو لے کر ایک خصوصی ٹرین گجرات کے سومناتھ دھام کے لیے روانہ ہوگی۔ وہ خود اس ٹرین کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کریں گی۔ ٹرین اگلے دن صبح سومناتھ پہنچے گی۔ یکم، 2 اور 3 مئی کو عقیدت مند بھگوان شیو کے مقدس جیوترلنگ سومناتھ مندر کے درشن کریں گے اور آس پاس واقع دیگر اہم مندروں کی زیارت کا شرف بھی حاصل کریں گے۔ یہ پورا سفر مفت ہوگا۔ یاترا کے دوران عقیدت مندوں کے قیام، طعام، پینے کے پانی اور دیگر ضروری سہولیات کا مناسب انتظام گجرات حکومت کی جانب سے یقینی بنایا جائے گا۔ اس کے لیے انہوں نے گجرات حکومت کا شکریہ بھی ادا کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سومناتھ دھام بھگوان شیو کی لامتناہی رحمت، سناتن عقیدے اور ہندوستان کے لافانی ثقافتی شعور کی ایک دیوی علامت ہے۔ یہ مقام ہمیں اپنے اس ورثے کی یاد دلاتا ہے جس نے ہر مشکل دور میں بھی اپنے وجود اور عقیدے کو برقرار رکھا۔ یہ سفر اسی اٹوٹ یقین اور قومی خودداری کا جشن ہے۔ دہلی سے عقیدت مندوں کی بڑی تعداد میں شرکت اس بات کا ثبوت ہے کہ ہماری ثقافتی جڑیں کتنی گہری اور مضبوط ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے پروگرام نہ صرف مذہبی عقیدے کو مستحکم کرتے ہیں بلکہ سماجی ہم آہنگی اور قومی اتحاد کو بھی نئی توانائی دیتے ہیں۔ یہ سفر ایک بھارت، شریشٹھ بھارت' کے جذبے کو مزید تقویت دے گا اور نوجوانوں کو اپنی روایات سے جڑنے کا موقع فراہم کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ملک بھر میں ہمارے ثقافتی ورثے کے تحفظ اور بحالی کا کام جاری ہے اور سومناتھ دھام بھی اسی وسیع وژن کا حصہ ہے جہاں عقیدت اور جدیدیت کا خوبصورت سنگم دیکھنے کو ملتا ہے۔

خواتین ریزرویشن کے نفاذ کے مطالبے پر مہیلا کانگریس اسمبلی کا گھیراؤ کرے گی

نئی دہلی، 27 اپریل (یو این آئی) خواتین کے ریزرویشن کو فوری طور پر نافذ کرنے کے مطالبے کے حق میں مہیلا کانگریس 28 اپریل کو دہلی اسمبلی کا گھیراؤ کرے گی۔ مہیلا کانگریس کے مطابق، تنظیم کی صدر محترمہ الکا لامبا کی قیادت میں منعقد ہونے والے اس پروگرام میں بڑی تعداد میں مہیلا کانگریس کارکنوں کی شرکت کا امکان ہے۔ تنظیم کی اطلاع کے مطابق، یہ احتجاج سول لائنز میٹرو اسٹیشن کے قریب پرمانند اسپتال کے پاس صبح 11 بجے کیا جائے گا، جہاں سے کارکنان اسمبلی کی طرف مارچ کریں گے۔ مہیلا کانگریس نے اسے خواتین کے ریزرویشن کے جلد نفاذ کے مقصد سے منعقدہ ایک اہم تحریک قرار دیا ہے۔

عمان کے قریب ٹوگو کے ٹینکر پر فائرنگ کے معاملے میں تمام ہندوستانی ملاح محفوظ: حکومت

نئی دہلی، 27 اپریل (یو این آئی) حکومت نے پیر کو کہا کہ عمان کے ساحل کے قریب کیمیکلز سے لدے ٹوگو کے جھنڈے والے ایک ٹینکر پر سوار تمام ہندوستانی ملاح محفوظ ہیں اور اس ٹینکر کی صورتحال پر قریبی نظر رکھی جا رہی ہے۔ وزارتِ بندرگاہ، جہاز رانی اور آبی گزرگاہ میں ڈائریکٹر مندیپ سنگھ رندھاوا نے پیر کو مغربی ایشیا کی صورتحال پر ایک بین وزارتی بریفنگ کے دوران یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا، "25 اپریل کو ٹوگو کے جھنڈے والے کیمیکل ٹینکر ایم ٹی سیرون' پر، عمان کی شناس بیرونی بندرگاہ کی حدود میں کچھ افراد سوار ہوئے جن میں ہندوستانی ملاح بھی شامل تھے۔ جب یہ جہاز دیگر بحری جہازوں کے قریب تھا، تب ایرانی کوسٹ گارڈ نے مداخلت کی اور وارننگ کے طور پر گولیاں چلائیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ تمام ہندوستانی ملاح محفوظ ہیں اور کسی بھی ہندوستانی جھنڈے والے جہاز پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔ مسٹر رندھاوا نے کہا، "وزارتِ بندرگاہ، جہاز رانی اور آبی گزرگاہ، وزارتِ خارجہ، ہندوستانی مشن اور سمندری اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مل کر ملاحوں کی حفاظت اور آپریشنز کے تسلسل کو یقینی بنانے کے لیے پورے ربط میل سے کام کر رہی ہے۔" نگرانی کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ گزشتہ 24 گھنٹوں میں ڈائریکٹوریٹ جنرل آف شپنگ کے کنٹرول روم نے 780,7 کالز اور 650,16 ای میلز کے ذریعے ہندوستانی جہازوں کے ساتھ رابطہ برقرار رکھا ہے۔ انہوں نے کہا، "صورتحال پر گہری نظر رکھی جارہی ہے اور فی الحال تشویش کی کوئی وجہ نہیں ہے۔" محکمہ کھاد میں ایڈیشنل سکریٹری اپرنا شرما نے کھاد کی دستیابی کے حوالے سے کہا کہ پورے ملک میں سپلائی ضرورت سے زیادہ برقرار ہے۔ انہوں نے کہا، "کھاد کی دستیابی مستحکم ہے اور سپلائی مسلسل ضرورت سے زیادہ رہی ہے۔ محکمہ کھاد کھاد کی سکیورٹی' کی تصدیق کرتا ہے جو کہ مضبوط، مستحکم اور منظم ہے اور اب تک کسی کمی کی اطلاع نہیں ملی ہے۔" محترمہ شرما نے بتایا، "یکم اپریل 2026 سے 26 اپریل 2026 کی مدت کے لیے دستیابی ضرورت سے کہیں زیادہ رہی ہے۔ پورے ملک میں یوریا کی دستیابی 58.71 لاکھ ٹن ہے جبکہ ضرورت 17.18 لاکھ ٹن ہے، اور ڈی اے پی (DAP) کی دستیابی 35.22 لاکھ ٹن ہے جبکہ ضرورت 90.5 لاکھ ٹن ہے۔" ایل پی جی کی سپلائی پر تشویش کا ازالہ کرتے ہوئے، وزارت پیٹرولیم اور قدرتی گیس کی جوائنٹ سکریٹری محترمہ سجاتا شرما نے کہا کہ گھبراہٹ میں خریداری کے کچھ واقعات کے باوجود کافی ذخائر برقرار رکھے جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا، "کمرشل ایل پی جی کا کوٹہ 70 فیصد تک بڑھا دیا گیا ہے۔ کچھ تقسیم کاروں کے پاس اب بھی گھبراہٹ میں خریداری دیکھی جارہی ہے، تاہم ہمارے پاس ایل پی جی کی وافر سپلائی موجود ہے اور کسی بھی تقسیم کار کے پاس کوئی کمی نہیں ہے۔" انہوں نے مزید بتایا، "ایل پی جی سلنڈر کی 93 فیصد ڈیلیوری تصدیقی کوڈ کے ذریعے کی جارہی ہے۔ اپریل کے مہینے میں اب تک تقریباً 000,65,1 ٹن سے زائد کمرشل ایل پی جی فروخت کی جاچکی ہے۔"

پدم ایوارڈز کے لیے نامزدگی کی آخری تاریخ 31 جولائی

نئی دہلی، 27 اپریل (یو این آئی) فن، ادب، تعلیم، کھیل، طب، سماجی خدمات، سائنس و انجینئرنگ، عوامی امور، سول سروس، تجارت اور صنعت کے شعبوں میں نمایاں اور غیر معمولی حصولیابیوں کے لیے دیے جانے والے پدم ایوارڈز کے لیے نامزدگی اور سفارشات آئندہ 31 جولائی تک کی جاسکتی ہیں۔

ہر سال یوم جمہوریہ کے موقع پر اعلان کیے جانے والے پدم ایوارڈز کے لیے نامزدگیوں یا سفارشات بھیجنے کا عمل 15 مارچ سے شروع ہو چکا ہے۔ پدم ایوارڈز کے لیے نامزدگی اور سفارشات صرف نیشنل پدم ایوارڈ پورٹل پر آن لائن کی جاسکتی ہیں۔ پدم ایوارڈز یعنی پدم وبھوشن، پدم بھوشن اور پدم شری ملک کے اعلیٰ ترین شہری اعزازات میں شامل ہیں۔ سن 1954 میں قائم کردہ ان ایوارڈز کا اعلان ہر سال یوم جمہوریہ کے موقع پر کیا جاتا ہے۔ ان ایوارڈز کے تحت نمایاں کام' کرنے والوں کی عزت افزائی کی جاتی ہے۔ پدم ایوارڈز فن، ادب و تعلیم، کھیل، طب، سماجی خدمات، سائنس و انجینئرنگ، عوامی امور، سول سروس، تجارت و صنعت وغیرہ جیسے تمام شعبوں یا موضوعات میں مخصوص اور غیر معمولی حصولیابیوں یا خدمات کے لیے فراہم کیے جاتے ہیں۔ ذات پات، پیشہ، عہدہ یا جنس کی تفریق کے بغیر تمام افراد ان ایوارڈز کے اہل ہیں۔ ڈاکٹروں اور سائنسدانوں کے علاوہ دیگر سرکاری ملازمین، جن میں عوامی شعبے کے اداروں میں کام کرنے والے سرکاری اہلکار بھی شامل ہیں، پدم ایوارڈز کے اہل نہیں ہیں۔ حکومت پدم ایوارڈز کو 'پیپلز پدم' بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ لہٰذا تمام شہریوں سے درخواست ہے کہ وہ نامزدگیاں یا سفارشات پیش کریں۔ شہری خود کو بھی نامزد کر سکتے ہیں۔ خواتین، معاشرے کے کمزور طبقات، درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل، معذور افراد اور معاشرے کے لیے بے لوث خدمت کرنے والے لوگوں میں سے ایسے باصلاحیت افراد کی شناخت کے لیے ٹھوس کوششیں کی جاسکتی ہیں جن کی مہارت اور کامیابیاں واقعی پہچانے جانے کے قابل ہیں۔ نامزدگیوں یا سفارشات میں پورٹل پر دستیاب فارمیٹ میں تمام متعلقہ تفصیلات شامل ہونی چاہئیں، جس میں وضاحتی شکل میں ایک اقتباس (زیادہ سے زیادہ 800 الفاظ) شامل ہونا چاہیے، جس میں تجویز کردہ شخص کی متعلقہ شعبے یا ڈسپلن میں مخصوص اور غیر معمولی کامیابیوں یا خدمات کا واضح طور پر ذکر کیا گیا ہو۔ اس سلسلے میں تفصیلی معلومات وزارت داخلہ کی ویب سائٹ پر ایوارڈز اور میڈلز' کے عنوان کے تحت اور پدم ایوارڈ پورٹل پر دستیاب ہیں۔

مہاراشٹر میں 'لسانی تنازعہ' پر ہنگامہ، 4 مئی کو سڑکوں پر اتریں گے آٹو ڈرائیور

مہاراشٹر میں آٹو رکشہ چلانے والوں کے لیے مراٹھی زبان میں بات چیت لازمی کیے جانے کے فیصلے نے نیا تنازعہ کھڑا کر دیا ہے۔ ریاستی وزیر پرتاپ سرنائک نے اعلان کیا ہے کہ اب آٹو رکشہ کا پرمٹ (اجازت نامہ) اسی ڈرائیور کو دیا جائے گا، جسے مراٹھی زبان پڑھنا اور بولنا آتا ہو۔ اس فیصلے کی مخالفت میں آٹو رکشہ یونین نے سخت موقف اختیار کرتے ہوئے 4 مئی کو ممبئی اور مضافاتی علاقوں میں ہڑتال کرنے کی وارننگ دی ہے۔ یونین کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ ہزاروں غیر مراٹھی بولنے والے ڈرائیوروں کے روزگار پر اثر ڈال سکتا ہے۔ یونین نے یہ بھی دلیل دی ہے کہ ممبئی جیسے بڑے شہر میں ملک کے ہر حصے سے آئے لوگ کام کرتے ہیں اور زبان کی بنیاد پر روزگار کو محدود کرنا مناسب نہیں ہے۔ ساتھ ہی یونین نے حکومت کے اس فیصلے کو نافذ کرنے سے قبل کم از کم 3 سے 6 ماہ تک وقت دینے کا مطالبہ کیا ہے، تاکہ ڈرائیور مراٹھی سیکھ سکیں۔ دوسری جانب اس معاملہ پر منسے (مہاراشٹر نونرمان سینا) کی مقامی شہری شاخ بھی متحرک ہوگئی ہے۔ پارٹی کی جانب سے لسانی بنیادوں پر آٹو رکشوں پر مراٹھی زبان سے متعلق اسٹیکر لگائے جارہے ہیں۔ منسے کا کہنا ہے کہ مہاراشٹر میں رہنے والے ہر شخص کو مراٹھی زبان آنی چاہیے اور جنہیں نہیں آتی انہیں اسے سیکھنا چاہیے۔ فی الحال اس فیصلے کو لے کر ریاست میں سیاسی اور معاشرتی ماحول گرما گیا ہے اور آنے والے دنوں میں اس پر مزید تنازعہ بڑھنے کا امکان ہے۔ تھانے میں مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) کے مرکزی دفتر کے پاس، غیر مراٹھی آٹو اور ٹیکسی ڈرائیوروں کو وارننگ دینے والے بینر لگائے گئے ہیں۔

شندے کی شیوسینا میں قانون ساز کونسل نشستوں پر اختلافات

ممبئی، 27 اپریل (یو این آئی) مہاراشٹر قانون ساز کونسل کی نو نشستوں کے لیے 12 مئی کو ہونے والے انتخابات سے قبل نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی قیادت والی شیوسینا میں اندرونی اختلافات شدت اختیار کر گئے ہیں۔ بارامتی اور رہوری ضمنی انتخابات کے بعد اب پارٹی کے اندر ممکنہ امیدواروں کی فہرست کو لے کر ناراضگی بڑھ رہی ہے۔ ذرائع کے مطابق ایکناتھ شندے نے سابق نائب چیئرپرسن نیلم گورے اور پرہار جن شکتی پارٹی کے سربراہ بچو کڈو کے نام تقریباً طے کر لیے ہیں، تاہم ان ناموں کی پارٹی کے اندر سخت مخالفت کی جا رہی ہے۔ کئی سینئر وزراء اور رہنماؤں نے کھل کر ناراضی ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ پارٹی کو پرانے چہروں کے بجائے وفادار کارکنوں کو ترجیح دینی چاہیے۔ پارٹی کے اندرونی حلقوں کا کہنا ہے کہ حالیہ راجیہ سبھا نامزدگی میں جیوتی واگھمارے کو موقع دینا ایک کامیاب مثال رہا، جہاں ایک نئے اور متحرک چہرے کو آگے لایا گیا۔ اسی طرز پر قانون ساز کونسل کے لیے بھی نئے افراد کو موقع دینے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ خصوصی طور پر بچو کڈو کی ممکنہ نامزدگی نے تنازع کو مزید بڑھا دیا ہے۔ کئی رہنما یہ سوال اٹھا رہے ہیں کہ کسی دوسری جماعت سے تعلق رکھنے والے اتحادی کو محفوظ نشست دینا کس حد تک مناسب ہے۔ بعض اطلاعات کے مطابق پارٹی کے کچھ رہنماؤں نے شرط رکھی ہے کہ اگر بچو کڈو کو شیوسینا کے کوٹے سے نامزد کیا جاتا ہے تو انہیں اپنی جماعت کو شیوسینا میں ضم کرنا ہوگا، تاہم اس معاملے پر ابھی تک کوئی اتفاق رائے نہیں ہو سکا ہے۔ شیوسینا کے پاس اسمبلی میں 57 اراکین ہونے کے باعث پارٹی مضبوط پوزیشن میں ہے، جہاں ہر امیدوار کے لیے تقریباً 28 ووٹ درکار ہیں اور دو نشستیں آسانی سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان "یقینی کامیابی" والی نشستوں کے لیے پارٹی کے اندر مقابلہ شدت اختیار کر گیا ہے اور اختلافات کھل کر سامنے آ رہے ہیں۔ نامزدگی داخل کرنے کی آخری تاریخ 30 اپریل مقرر ہے، جس کے پیش نظر ایکناتھ شندے کے پاس صورتحال کو سنبھالنے کے لیے محدود وقت باقی رہ گیا ہے۔ اس وقت نائب وزیر اعلیٰ کو ایک نازک توازن قائم کرنا ہوگا، جہاں انہیں سینئر رہنماؤں کی خواہشات، کارکنوں کی توقعات اور اتحادیوں کے مفادات کو یکجا رکھنا ہے۔

پنجاب حکومت پر ماکن کا حملہ "عآپ' پر 'ارب پتیوں کی پارٹی ہونے کا الزام

نئی دہلی، 27 اپریل (یو این آئی) کانگریس پارٹی کے قومی خزانچی اجے ماکن نے پنجاب کی صورتحال پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ پنجاب میں علیحدگی پسند طاقتیں ایک بار پھر سر اٹھانے لگی ہیں۔ مسٹر ماکن نے پیر کو ایک پریس کانفرنس میں الزام لگایا کہ ملک کی سرحد کی حفاظت کرنے والی اہم ریاست پنجاب میں گینگ وار، ڈرون کے ذریعے منشیات کی سپلائی اور بڑھتے ہوئے جرائم 1980 کی دہائی جیسے حالات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی علیحدگی پسندی بڑھتی ہے، اس سے پہلے منشیات اور جرائم کا گراف اوپر جاتا ہے۔ انہوں نے بی جے پی کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ 2022 کے پنجاب اسمبلی انتخابات میں صرف 6.6 فیصد ووٹ حاصل کرنے والی پارٹی کو اب راجیہ سبھا میں 85.7 فیصد نمائندگی مل گئی ہے، جو جمہوری جذبے کے خلاف ہے۔ مسٹر ماکن نے سوال اٹھایا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور بی جے پی اس عدم توازن کو عوام کے سامنے کیسے جائز ٹھہرائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی ماکن نے عام آدمی پارٹی پر بھی حملہ کیا۔ انہوں نے عآپ کو بی جے پی کی بی ٹیم اور 'ارب پتیوں کی پارٹی' قرار دیتے ہوئے الزام لگایا کہ پارٹی نے اہل لوگوں کی جگہ دولت مندوں کو راجیہ سبھا بھیجا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ عآپ سے راجیہ سبھا پہنچنے والے اور بعد میں بی جے پی میں شامل ہونے والے ارکان پارلیمنٹ کے حلف ناموں کے مطابق ان کے اوسط اثاثے تقریباً 818 کروڑ روپے ہیں۔ مسٹر ماکن نے کہا کہ ایسے میں سوال اٹھتا ہے کہ یہ 'عام آدمی' کی پارٹی کیسے ہو سکتی ہے۔ مسٹر ماکن نے یہ بھی الزام لگایا کہ عآپ نے پہلے سے طے شدہ 'سیٹنگ' کی بنیاد پر لیڈروں کو راجیہ سبھا بھیجا، جو جمہوری اقدار کے خلاف ہے۔

میک مائی ٹرپ کا اڈانی ایئرپورٹس کے ساتھ معاہدہ، اب آن لائن ڈیوٹی فری شاپنگ ممکن

نئی دہلی، 27 اپریل (یو این آئی) آن لائن ٹریول پورٹل MakeMyTrip نے اڈانی ایئرپورٹ ہولڈنگز کے ساتھ ایک معاہدہ کیا ہے، جس کے تحت بین الاقوامی مسافر ڈیوٹی فری اسٹورز سے اشیاء کی پیشگی بکنگ کر سکیں گے۔ دونوں کمپنیوں نے پیر کے روز اس معاہدے کا اعلان کیا۔ اس کے تحت اڈانی ایئرپورٹس کے زیر انتظام ہوائی اڈوں پر روانگی اور آمد، دونوں کے لیے ڈیوٹی فری پری بکنگ سروس شروع کی گئی ہے۔ مسافر 10 سے زیادہ کیٹیگریز میں 100 سے زائد برانڈز اور 000,14 سے زیادہ مصنوعات میں سے انتخاب کر سکتے ہیں اور اپنی سفر سے پہلے MakeMyTrip پر انہیں بک کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ مختلف زمروں میں خصوصی آن لائن آفرز کا فائدہ بھی اٹھایا جاسکتا ہے۔ یہ سروس بین الاقوامی روانگی اور آمد دونوں مسافروں کے لیے دستیاب ہوگی۔ اس اقدام کا مقصد ایئرپورٹ پر خریداری اور قطار میں کھڑے ہونے میں لگنے والے وقت کو کم کرنا ہے، جس سے چیک اِن سے لے کر بورڈنگ اور آمد تک وقت کے بہتر انتظام میں مدد ملے گی۔ اڈانی ایئرپورٹس فی الحال ممبئی، احمد آباد، لکھنؤ، منگلورو، جے پور اور ترواننت پورم میں ڈیوٹی فری آؤٹ لیٹس چلاتا ہے۔ اڈانی ایئرپورٹ ہولڈنگز کے سی ای او اَرون بنسل نے کہا کہ MakeMyTrip کے ذریعے ڈیوٹی فری پری بکنگ کی سہولت فراہم کر کے ہم بین الاقوامی مسافروں کے لیے مزید آسانی پیدا کر رہے ہیں۔ یہ انضمام مسافروں کو پہلے سے خریداری کی منصوبہ بندی، ایئرپورٹ پر وقت کی بچت اور منتخب آفرز تک رسائی دیتا ہے، جس سے ڈیوٹی فری خریداری کا تجربہ آسان اور فائدہ مند بنتا ہے۔

امتیازی نمبرات سے کامیاب ہونے والی طالبات کے اعزاز میں پروگرام

دیوبند، 27/ اپریل (ڈاکٹر فیروز خان) عیدگاہ روڈ پر واقع پبلک گرلز انٹر کالج دیوبند میں یو پی بورڈ ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات میں بہترین تعلیمی کارکردگی کا مظاہرہ کر امتیازی نمبرات سے کامیاب ہونے والی طالبات کے اعزاز میں ایک پروگرام کا انعقاد شیخ الہند ہال دیوبند میں کیا گیا۔ جس میں دسویں اور بارہویں جماعت کی ہونہار طالبات کو ٹرافی، اسناد اور انعامات سے نوازا گیا۔ ہائی اسکول کے امتحان میں اعلیٰ نمبرات حاصل کرنے والی طالبات میں اشفیہ، لائبہ فائزہ اور جویریہ سمیت دیگر طالبات شامل رہیں جبکہ حمیرا، صالحہ، ذکرہ، طوبیٰ، یسرا، ثانیہ اور نشرہ نے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کر کے کالج اور والدین کا نام روشن کرنے کا کام کیا ہے۔ ان تمام طالبات کو مہمانان کرام کے بدست اسکول انتظامیہ کی جانب سے انعامات، ٹرافی اور اسناد سے نواز کر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی، ساتھ ہی دیگر تمام کامیاب طالبات کی حوصلہ افزائی بھی کی گئی۔ پروگرام کی صدارت سول کورٹ دیوبند کے سینئر ایڈوکیٹ محمد تحسین خان نے اور نظامت سینئر ٹیچر زیبا ناہد عثمانی نے کی۔ پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر معروف ادیب و قلم کار سید وجاہت شاہ، ماہر تعلیم ماسٹر شمیم کرتپوری، عیدگاہ وقف کمیٹی دیوبند کے سکریٹری محمد انس صدیقی اور حکیم محمد سہیل نے شرکت کی۔ اس موقع پر مسلم فنڈ ٹرسٹ دیوبند کے جنرل منیجر سہیل صدیقی اور سکریٹری محمد انس صدیقی نے طالبات کو قیمتی نصیحتیں کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ کے بانی مولانا حسیب صدیقی مرحوم جس اعلیٰ و معیاری تعلیم کے لئے اپنی پوری زندگی جد وجہد کرتے رہے ادارہ کے یہ نتائج انہیں سچی خراج عقیدت ہے۔ انہوں نے تمام کامیاب ہونے والی طالبات اور ان کے والدین کو مبارک باد دی اور تدریسی خدمات انجام دینے والے اساتذہ کی سخت محنت اور لگن کو شاندار نتائج کا ثمرہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہونہار طالبات کو بہتر تعلیم دیکر انہیں کامیابی کے راستہ پر لے جانا ہی اس ادارہ کا مقصد ہے۔ انہوں نے کہا کہ طالبات کو کبھی مایوسی کا شکار نہیں ہونا چاہئے بلکہ وہ اپنا ہدف طے کریں اور محنت سے تعلیم حاصل کر کے آگے بڑھیں۔ مہمان خصوصی سید وجاہت شاہ نے لڑکیوں کی تعلیم کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ آج کے دور میں لڑکیوں کی تعلیم معاشرے کی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے پبلک گرلز انٹر کالج کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے اسے ایک اہم کامیابی قرار دیا۔ کالج کی پرنسپل صبا حسیب صدیقی نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور طالبات کو ان کی کامیابی پر مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ اسکول کے نتائج ہر سال بہتر سے بہتر ہو رہے ہیں، جو اسکول کے اسٹاف اور ٹیچرز کی محنتوں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سال بھی اسکول کا نتیجہ شاندار رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پبلک گرلز انٹر کالج میں طالبات کو تعلیم و تربیت کے ساتھ اچھے اور محفوظ ماحول میں اخلاقیات کا درس دیا جاتا ہے۔ انہوں نے تمام اسٹاف کو بہتر نتائج کے لئے مبارکباد دی اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام میں روبی ظہیر، عرشی ظہیر، حنا عثمانی اور ایجوکیشن انچارج شبانہ صفوان نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس دوران اسکول کے بانی مرحوم مولانا حسیب صدیقی کو یاد کیا گیا اور ان کی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اس موقع پر بچیوں کے والدین، سرپرستان سمیت عدیل صدیقی، فیضی صدیقی، محمد غزالی اور جملہ اسکول اسٹاف موجود تھا۔

جمہوری دور میں اہلِ اسلام کی سیاسی شراکت: ایک دینی وسماجی ذمہ داری

علی گڑھ: 27 اپریل (پی این ایس) تیز رفتار سیاسی تبدیلی، سماجی تقسیم اور اخلاقی چیلنجز کے اس دور میں اہلِ اسلام کی سیاسی شراکت کا سوال غیر معمولی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ خاص طور پر جمہوری معاشروں میں یہ بحث شدت اختیار کر رہی ہے کہ آیا مسلمانوں کے لیے سیاسی عمل میں حصہ لینا محض ایک اختیار ہے یا اس کی کوئی دینی و اخلاقی حیثیت بھی ہے۔ ان خیالات کا اظہار معروف عالم دین مولانا جمیل احمد قاسمی نے کیا وہ آج حالات حاضرہ پر اظہار خیال کر رہے تھے، انھوں نے مزید کہا کہ موجودہ دور میں سیاست مذہبی طبقات کے لیے ممنوع نہیں رہی بلکہ ایک ذمہ داری کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ حتیٰ کہ وہ حلقے جو ماضی میں جمہوریت کو تنقید کا نشانہ بناتے تھے، آج کسی نہ کسی صورت سیاسی عمل میں شریک نظر آتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں دیکھا جائے تو مشاورت، جوابدہی، انصاف اور عوامی فلاح جیسے اصول بنیادی اہمیت رکھتے ہیں، جو جمہوری نظام کی بھی بنیاد ہیں۔ فقہِ اسلامی کے مطابق مقاصدِ شریعت میں جان، ایمان، عقل، مال اور عزت کا تحفظ شامل ہے، اور یہی عناصر ایک منصفانہ معاشرے کی تشکیل میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ اسلام اعتدال اور توازن کا دین ہے، اور یہی اصول سماجی و سیاسی زندگی میں بھی لاگو ہوتا ہے۔ نبی کریمؐ کی تعلیمات میں بھی محبت، نفرت اور اجتماعی معاملات میں اعتدال کی تاکید کی گئی ہے، تاکہ معاشرہ انتشار کا شکار نہ ہو۔ قرآنی اصول "شوریٰ" اجتماعی فیصلوں میں باہمی مشاورت کو فروغ دیتا ہے، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں شرکت اور رائے دہی کو اہمیت حاصل ہے۔ ماہرین کے مطابق جمہوری نظام میں ووٹ دینا ایک ذمہ دارانہ عمل ہے جسے اسلامی نقطہ نظر سے "گواہی" کی ایک شکل بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ سیاسی عمل سے مکمل کنارہ کشی نہ صرف غیر عملی ہے بلکہ اس سے ناانصافی کو تقویت مل سکتی ہے، خصوصاً اقلیتوں کے حقوق متاثر ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس تعمیری اور تنقیدی شرکت معاشرے میں مثبت تبدیلی کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ مزید برآں، اسلام اجتماعی فلاح، انصاف اور ہمدردی پر زور دیتا ہے، جس کے لیے ضروری ہے کہ افراد نہ صرف ذاتی اصلاح پر توجہ دیں بلکہ معاشرتی بہتری میں بھی فعال کردار ادا کریں۔ مکالمہ، برداشت اور باہمی احترام کو فروغ دینا بھی اسی کا حصہ ہے۔ موجودہ دور میں جب سیاسی فیصلے انسانی وقار اور سماجی ہم آہنگی پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں، تو سیاسی شراکت صرف ایک شہری ذمہ داری نہیں بلکہ ایمان کا عملی اظہار بھی بن چکی ہے۔

جامعہ قاسمیہ دار التعلیم والصنعہ قاسم پورہ دیوبند میں شعبہ تجوید کا تعارفی وتربیتی پروگرام منعقد

دیوبند، 27/اپریل (ڈاکٹر فیروز خان) جامعہ قاسمیہ دار التعلیم والصنعہ دیوبند کے زیر اہتمام شعبہ تجوید کے طلبہ کی حوصلہ افزائی اور ان کی تعلیمی و عملی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے ایک بامقصد تعارفی وتربیتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کا بنیادی مقصد طلبہ میں قرآنِ کریم کی درست تلاوت، مخارج کی ادائیگی اور مسلسل مشق کی اہمیت کو اجاگر کرنا تھا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلامِ پاک سے ہوا، جس کے بعد اساتذہ کرام نے تجوید کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے طلبہ کو بتایا کہ قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کی تلاوت نہ صرف عبادت ہے بلکہ روح کی غذا اور ایمان کی تازگی کا ذریعہ بھی ہے۔ قرآن کریم کو اس کے درست مخارج (حروف کی ادائیگی کے مقامات) اور تجوید کے قواعد کے ساتھ پڑھنا انتہائی ضروری ہے۔ اس موقع پر مہتمم جامعہ مولانا محمد ابراہیم قاسمی نے اپنے صدارتی خطاب میں طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ قرآنِ کریم کی درست قرآت نہ صرف عبادت ہے بلکہ دین کی بنیاد بھی ہے۔ یہ علم ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ حروف کو صحیح طریقے سے ان کے مقررہ مخارج سے ادا کیا جائے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ قرآن مجید کی تلاوت اس کے حُسن کے مطابق ہوگی اور معانی و مفاہیم پر بھی کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ انہوں نے طلبہ کو تاکید کی کہ وہ تجوید کے اصولوں پر خصوصی توجہ دیں اور اساتذہ کی رہنمائی میں اپنی قرآت کو بہتر بنانے کی مسلسل کوشش جاری رکھیں۔ پروگرام میں قاری مولانا نوشاد احمد صدر شعبہ تجوید نے بھی طلبہ کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ انہوں نے عملی انداز میں طلبہ کی رہنمائی کرتے ہوئے مخارج کی درستگی، صوتی حسن اور روانی کے ساتھ تلاوت کی اہمیت کو اجاگر کیا اور طلبہ کو کثرتِ مشق کی تلقین کی۔ قبل ازیں قاری محمد عفان قاسمی، قاری سیف الاسلام، قاری محمد عالم، قاری محمد طالب، قاری محمد ارمان میواتی، قاری محمد فیضان باغپتی، حافظ شبیہ انور، محمد شاداب اور محمد نعمان نے خصوصی پروگرام پیش کئے جنھیں بھر پور سراہا گیا۔ اس بامقصد پروگرام میں جامعہ کے تمام طلبہ نے شرکت کر اساتذہ کی رہنمائی سے استفادہ کیا۔ آخر میں طلبہ کے روشن مستقبل اور قرآنِ کریم سے مضبوط تعلق کے لئے خصوصی دعاء کی گئی۔

بلندشہر کے خرجہ میں تین دوستوں کے قتل کا ملزم انکاؤنٹر کے بعد گرفتار

بلندشہر: 27 اپریل (پی این ایس) پولس نے بلندشہر تہرے قتل کیس کے ملزم کو پیر کو انکاؤنٹر کے بعد گرفتار کرلیا۔ ملزم کی شناخت مینک سینی کے طور پر کی گئی ہے۔ انکاؤنٹر کے دوران ملزم کی پیر میں گولی لگی اور اسے ضلع اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ مزید برآں، جس جم میں یہ واقعہ پیش آیا اسے آج بلڈوزر کر دیا جائے گا۔ واضح رہے کہ کیک کے تنازع پر تین افراد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ سی او شوبھت کمار نے بتایا کہ مینک سینی کو پوچھ تاچھ کے دوران صبح 3 بجے گرفتار کیا گیا۔ اس نے انکشاف کیا کہ اس نے واردات میں استعمال ہونے والا دیسی ساختہ پستول فلائی اوور کے نیچے چھپا رکھا تھا۔ مایا ٹنک کی اطلاع کے بعد پولیس آج صبح 5 بجے فلائی اوور پر پہنچی۔ واقعہ کے دوران، مینک نے ایک پولیس اہلکار کو دھکا دیا، پستول چھین لیا، اور فرار ہوتے ہوئے گولی چلا دی۔ شوبھت کمار نے بتایا کہ جوابی فائرنگ میں مینک کو بائیں پیر میں گولی لگی جس سے وہ زخمی ہو گیا۔ پولیس اسے اپنے کندھوں پر گاڑی تک لے گئی اور پھر اسے ہسپتال لے گئی۔ پولیس نے جائے وقوعہ سے ایک غیر قانونی پستول اور ایک خالی کارتوس برآمد کر لیا۔ یہ انکاؤنٹر خرجہ نگر تھانہ علاقے کے سبھاش روڈ پر ہوا۔ کل دیر رات، برتھ ڈے بوائے جیتو سینی (30) نے آر جے ایس فٹنس جم میں بی جے پی سبھاسد کے بھائی، کزن اور بھتیجے کا قتل کر دیا تھا۔ پولیس نے اس معاملے میں اب تک دو لوگوں کو گرفتار کیا ہے اور دو کو حراست میں لیا ہے۔

بھرتی ہونے والے کانسٹیبلوں نے قوم کی خدمت کا حلف اٹھایا

ایک عظیم الشان ریکروٹ کانسٹیبل پاسنگ آؤٹ پریڈ کی تقریب

بہرائچ۔ ضلع کے ریزرو پولیس لائنز میں شاندار ریکروٹ کانسٹیبل پاسنگ آؤٹ پریڈ تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں مہمان خصوصی ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس آشوتوش کمار تھے۔ اس موقع پر ریکروٹ کانسٹیبلوں نے اپنی سخت تربیت کے بعد شاندار پریڈ کا مظاہرہ کیا۔ تقریب کا آغاز پریڈ کمانڈر RTI منیش شکلا نے پریڈ کو پریڈ گراؤنڈ میں لانے سے کیا۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس وشواجیت سریواستو کی آمد کے بعد فرسٹ پریڈ کمانڈر آدتیہ سنگھ نے انہیں رسمی طور پر سلامی دی۔ اس کے بعد پولیس سپرنٹنڈنٹ نے مہمان خصوصی کا استقبال کیا۔ اس کے بعد انہوں نے پریڈ کی سلامی لی اور سجے ہوئے دستوں کا معائنہ کیا۔ تقریب کے دوران وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کا خطاب براہ راست نشر کیا گیا، جسے ریکروٹ کانسٹیبلوں نے توجہ سے سنا۔ اپنے خطاب میں مہمان خصوصی نے نئے تعینات ہونے والے کانسٹیبلز میں نظم وضبط اور ڈیوٹی کے تئیں لگن پیدا کی۔ اس موقع پر مہمان خصوصی نے تربیت کے دوران مختلف شعبوں میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے ریکروٹس کو اسناد اور اعزازات سے نوازا۔ ان میں آلوک کمار نے تمام مضامین میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کیے، ہمانشو پانڈے نے اندرونی مضامین میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کیے، اور پرنس یادو نے بیرونی مضامین میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کیے ہیں۔ تقریب کے آخری مرحلے میں سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے تمام 584 بھرتی ہونے والے کانسٹیبلو سے قوم کی خدمت، آئین سے وفاداری اور عوامی تحفظ اور رازداری کا حلف لیا۔ اس کے بعد یہ گروپ فخر سے چلا گیا۔ اختتامی تقریب میں سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے مہمان خصوصی آشوتوش کمار، ایڈیشنل ڈائرکٹر جنرل آف پولیس کو یادگاری تحفہ پیش کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر ڈسٹرکٹ جج راجیش کمار سنگھ، ڈی آئی جی ایس ایس بی ایچ جیتن سنگھ، ڈسٹرکٹ ونیج ہیڈ ایسوی ایشن کے صدر بھگوان دین مشرا، سماجی کارکن رمیش تیواری، پولیس افسران اور اہلکار، بھرتی ہونے والے کانسٹیبلوں کے اہل خانہ اور بڑی تعداد میں مقامی باشندے موجود تھے۔

نبیہ پرویز کی کامیابی اس بات کا ثبوت ہے کہ قوم اور ملک کا مستقبل روشن ہے

اقراء ماڈرن اسکول میں طلبہ کو ایوارڈ تقسیم اور نبیہ پرویز کے اعزاز میں پروقار تقریب منعقد

بلندشہر 27/اپریل (پریس ریلیز) اقراء ماڈرن اسکول اکبر پور میں ہونہار طلبہ کو سرٹیفکیٹ اور ایوارڈ تقسیم نیز سول سروسز میں 29 ویں رینک حاصل کرنے والی نبیہ پرویز کے استقبال کے لیے ایک پروقار تقریب کا انعقاد بعنوان "اڑان سپنوں کی" اقراء ماڈرن اسکول میں کیا گیا۔ مہمان خصوصی کے طور پر پدم شری پروفیسر اخترالواسع نے شرکت کی۔ استقبالیہ تقریب میں شریک تمام لوگوں نے نبیہ پرویز کو مبارکباد پیش کی اور ان کا والہانہ استقبال کیا۔ اسکول کے منیجر دانشور الطاف کی صدارت اور مولانا محمد ارسلان کی نظامت میں منعقدہ تقریب کا آغاز اسکول کے طلبہ کی تلاوت اور نعت پاک سے ہوا۔ اس موقع پر اسکول کے پرنسپل جانشین الطاف نے معزز مہمانوں اور حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے اس تقریب کو تاریخی قرار دیا اور کہا کہ پروفیسر اخترالواسع اور نبیہ پرویز کی شرکت نے اس تقریب کو مزید چار چاند لگا دیے ہیں۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے بچوں کے شاندار مستقبل کے لیے تعلیم کا سہارا لیں اور انہیں آگے بڑھنے کا موقع فراہم کریں۔ اس موقع پر نبیہ پرویز نے طلبہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم سب کا حق ہے، پہلی جگہ اسکول ہے۔ ایک ایم کے ساتھ بڑے بڑے خواب دیکھئے اور انہیں شرمندۂ تعبیر بھی کیجیے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کے شاندار مستقبل کے لیے راہیں ہموار کریں، نبیہ پرویز نے طلبہ کو بری باتوں سے بچنے اور بڑوں کا ادب کرنے کی بھی نصیحت کی۔ مشہور دانشور مفکر پروفیسر اخترالواسع نے تعلیم کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اقراء کا منتر لے کر آئے تھے، انہوں نے کہا کہ تعلیم ہی ہماری کامیابی کا زینہ ہے۔ ملک کے حالات ناامید ہیں مگر نبیہ پرویز کی بہترین کامیابی اس بات کا پختہ ثبوت ہے کہ قوم اور ملک کا مستقبل روشن ہے۔ ماضی میں بڑے بڑے حادثات کے بعد یہ قوم زندہ رہی، حالات کتنے ہی خراب کیوں نہ ہوں قوم کو ختم نہیں کیا جا سکتا، بس جرأت اور ثابت قدمی سے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ اس موقع پر مہمان خصوصی پروفیسر اختر الواسع کو شانِ علم و ادب اور مہمان ذی وقار نبیہ پرویز کو شانِ ہند ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر ظہیر احمد خان، میجر ڈاکٹر محمد فاضل، حاجی نور محمد قریشی نے بھی اظہار خیال کیا۔ جامعہ فاروقیہ کے ناظم اعلیٰ قاری محمد طلحہ قاسمی نے ناظرہ قرآن کریم مکمل کرنے والے بچوں کو کلام پاک پیش کیے۔ پروگرام میں اسکول کے طلبہ و اسٹاف کے علاوہ بڑی تعداد میں عمائدین اور قرب و جوار کے افراد نے شرکت کی۔

منظرِ حق نسواں انٹر کالج ٹانڈہ میں نمایاں طالبات کا اعزاز

بورڈ امتحانات میں شاندار کامیابی، انعامات کی تقسیم، روشن مستقبل کی دعا

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) اتر پردیش بورڈ امتحانات کے نتائج کے بعد منظرِ حق نسواں انٹر کالج ٹانڈہ میں ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کی نمایاں طالبات کے اعزاز میں ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ یہ پروگرام دوشنبہ کے روز کالج کے احاطے میں منیجر حاجی اشفاق احمد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی طالبات کو انعامات دے کر حوصلہ افزائی کی گئی۔ ہائی اسکول میں طالبہ عائشہ مریم نے اول، ساکبہ فاطمہ نے دوم اور زبی انم نے سوم مقام حاصل کیا۔ جبکہ انٹرمیڈیٹ میں طالبہ علما فاطمہ نے اول، طوبیٰ انم نے دوم اور کوبا مریم نے سوم مقام حاصل کر کے نمایاں کامیابی درج کی۔ تقریب کے دوران پرنسپل لیلۃ النہار اور دیگر اساتذہ نے نمایاں کارکردگی دکھانے والی طالبات کو انعامات اور اسناد سے نوازا اور ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ اس موقع پر مقررین نے طالبات کو مزید محنت اور لگن کے ساتھ آگے بڑھنے کی ترغیب دی۔ پرنسپل نے بتایا کہ کالج کی طالبات نے بغیر کوچنگ کے یہ کامیابی حاصل کر کے ادارے کا نام روشن کیا ہے۔ پروگرام کے اختتام پر حاجی اشفاق احمد نے تمام کامیاب طالبات کو مبارکباد پیش کی اور ان کے روشن مستقبل کے لیے دعا کی۔ انہوں نے کہا کہ محنت اور لگن ہی کامیابی کی کنجی ہے۔ ادارے کے سیکرٹری حاجی شمیم اختر نے بھی طالبات کو مبارکباد دیتے ہوئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر حاجی انصار حسین، ایاز احمد عرف ننھے، حاجی عرفان احمد، حاجی جمال افضل، تنویر احمد، مولانا اظہر سمیت دیگر معززین بھی موجود رہے۔

ایس این انٹر کالج اندئی پور کے طلبہ نے کامیابی کا پرچم لہرایا

امتحانات میں شاندار کارکردگی پر اعزاز و انعامات

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) ایس این انٹر کالج اندئی پور میں تعلیمی میدان میں شاندار کارکردگی دکھانے والے طلبہ و طالبات کے اعزاز میں ایک باوقار تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کے ٹاپرز کو انعامات سے نواز کر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ انٹرمیڈیٹ میں رحمت النساء نے 8.87 فیصد نمبرات کے ساتھ اول، کرشن کمار گپتا نے 2.86 فیصد کے ساتھ دوم اور شیوم موریہ نے 85 فیصد کے ساتھ سوم مقام حاصل کیا۔ ہائی اسکول میں راجیو موریہ 89 فیصد کے ساتھ پہلے، چاندنی 8.86 فیصد کے ساتھ دوسرے اور خوشی گپتا 8.84 فیصد نمبرات کے ساتھ تیسرے مقام پر رہیں۔ اس موقع پر منیجر عبدالسلام اور پرنسپل میوالال تیاگی نے طلبہ کو محنت اور نظم وضبط کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ یہی کامیابی کی اصل کنجی ہے۔ تقریب میں اساتذہ اور سرپرستوں کی بڑی تعداد موجود رہی۔ جنہوں نے طلبہ کی کامیابیوں پر مسرت کا اظہار کیا۔ انتظامیہ نے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کا یقین دلایا۔

سبز پوش ہاؤس مسجد جعفرا بازار میں ہوا اوپن بک کامپٹیشن

گورکھپور، سبز پوش ہاؤس مسجد جعفرا بازار میں کتاب "بزرگوں کے عقیدے" پر مشتمل اوپن بک کامپٹیشن منعقد ہوا، طلباء نے جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا، مسجد کے امام حافظ رحمت علی نظامی نے مقابلے کا مقصد بیان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مختلف کتابوں پر اوپن بک کامپٹیشن منعقد کرنے کا مقصد کتابوں سے لوگوں کا تعلق مضبوط کرنا ہے، اوپن بک کامپٹیشن ایک ایسا نظام ہے جو طلباء کو ذہین بننے اور علم کو موثر طریقے سے استعمال کرنے کی طاقت دیتا ہے، بجائے اس کے کہ موجود مواد کو صرف یاد کریں، یہ نہ صرف ماہرین تعلیم کے لیے بلکہ پیشہ ورانہ زندگی کے لیے بھی مفید مہارتوں کی نشوونما کرتا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ کتابوں سے دوستی علم، امن اور کامیابی کا سب سے آسان راستہ ہے، وہ تنہائی میں ایک حقیقی ساتھی کے طور پر کام کرتی ہے، سوچنے کی صلاحیتوں اور الفاظ کو تقویت دیتی ہے، ہمیں تخلیقی دنیا سے جوڑ کر، وہ معاشرے کو بہتر طور پر سمجھنے، ذہنی تناؤ کو کم کرنے اور ہماری شخصیت کو ترقی دینے میں ہماری مدد کرتی ہے، کتابیں کامیابی کے حصول میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اور ایک حقیقی رہنما کا کردار ادا کرتی ہیں، وہ تاریخ، سائنس اور دنیا کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں معلومات فراہم کرتی ہے اور زندگی کی صحیح سمت میں ہماری رہنمائی کرتی ہے، پڑھنا ہماری سوچ کو وسیع و ظریف بناتا ہے، ہمیں نئے خیالات کے ساتھ تجربہ کرنے کی اجازت دیتا ہے، کتابوں کے ساتھ اپنے تعلقات کو گہرا کرنے کے لیے ہر روز کچھ نہ کچھ مطالعہ ضرور کریں، مقابلے میں قاری محمد انس نقشبندی، آصف محمود، مظفر حسنین رومی، سید فرحان احمد اور نہال احمد نے اہم کردار ادا کیا۔

مذہبی سوال وجواب کی محفل منعقد

گورکھپور، احمد نگر چکشاہ حسین واقع اکبری جامع مسجد کے باہر مذہبی سوال و جواب کی محفل منعقد ہوئی، شہر قاضی مفتی محمد اظہر شمسی نے شریعت کی روشنی میں عوامی سوالات کے جوابات دیے، سیف، طالب، عارف، قاصد اسماعیلی، فیضان، محفوظ، اسجد اور اویس سمیت بہت سے لوگ موجود رہے۔

این ٹی پی سی ٹانڈہ میں ایچ پی وی ویکسینیشن کیمپ

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) این ٹی پی سی ٹانڈہ آروگیم اسپتال کی جانب سے 27 اپریل 2026 کو بچیوں کے تحفظِ صحت اور بااختیار بنانے کے مقصد سے 14 تا 15 سال عمر کی طالبات کے لیے مفت ایچ پی وی (HPV) ویکسینیشن کیمپ کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ جس میں 20 بچیوں کو ٹیکہ لگایا گیا۔ تقریب کا آغاز روایتی طور پر چراغ روشن کر کے کیا گیا۔ اس موقع پر گریما مہلا منڈل کی چیئرپرسن محترمہ پریدہ بطور مہمانِ خصوصی موجود رہیں۔ جبکہ ضلع امیونائزیشن افسر ڈاکٹر مارکنڈے پرساد، یو این ڈی پی کے نمائندہ پرشانت شریواستو اور ان کی ٹیم کے علاوہ دیگر معزز شخصیات بھی شریک ہوئیں۔ پروگرام کے دوران آروگیم اسپتال کی سینئر کنسلٹنٹ (امراضِ نسواں) ڈاکٹر منیشا پانڈے نے ایچ پی وی ویکسین کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ ٹیکہ سروائیکل کینسر سے بچاؤ میں نہایت موثر ہے اور کم عمری میں اس کا استعمال بچیوں کی صحت کے لیے انتہائی فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ مہمانِ خصوصی نے اس اقدام کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے بیداری اور حفاظتی پروگرام معاشرے میں خواتین کی صحت کے تحفظ کے لیے نہایت ضروری ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ آئندہ بھی ایسے عوامی فلاحی اقدامات جاری رہیں گے۔

طلباء کے دو گرویوں کے درمیان فائرنگ معاملہ میں چار طالب علموں کو جوینائل ہوم بھیج دیا گیا

دیوبند، 27/ اپریل (ڈاکٹر فیروز خان) کھیڑا مغل علاقہ کے پاہو پور گاؤں میں طلباء کے دو گروپوں کے درمیان فائرنگ کے واقعہ کے سلسلے میں چار طالب علموں کو جوینائل ہوم بھیج دیا گیا ہے۔ مذکورہ معاملہ میں پولیس نے متاثرہ طالبعلم ویدانت کی والدہ ریکھا کی شکایت پر مقدمہ درج کیا تھا۔ فائرنگ کرنے والے چار طالب علم نوعمر ہیں اور وہ کھیڑا مغل کے ایک کالج میں پڑھتے ہیں۔ پولیس نے چاروں کو جوینائل ہوم بھیج دیا ہے۔ واضح ہو کہ کھیڑا مغل کالج میں 10 ویں جماعت میں زیر تعلیم پاہو پور اور بھیٹی گاؤں کے کچھ طلباء کے درمیان رنجش چلی آ رہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں کچھ طلبہ نے گاؤں بھیٹی میں پہنچ کر فائرنگ کر دی جس سے دو طالب علم ویدانش اور انکش زخمی ہو گئے تھے، جنہیں علاج کے لئے ناگل سی ایچ سی میں داخل کرایا گیا تھا۔ بھیٹی گاؤں کے رہنے والے ویدانت کی والدہ ریکھا نے پاہو پور گاؤں کے طالب علموں کے خلاف پولیس میں شکایت درج کرائی تھی۔ تحریر کی بنیاد پر پولیس نے فائرنگ کرنے والے چار طلباء کے خلاف ایف آئی آر درج کی تھی۔ مذکورہ معاملہ میں کارروائی کرتے ہوئے پولس نے فائرنگ کرنے والے چاروں طالب علموں کو گرفتار کر عدالت کے حکم پر گوتم بدھ نگر میں واقع (بال سدھار گھر) جوینائل ہوم بھیج دیا ہے۔ دیوبند کوتوالی انچارج روجنت تیاگی نے بتایا کہ گاؤں بھیٹی پہنچ کر فائرنگ کرنے والے چاروں طلبہ نابالغ ہیں، عدالت کے حکم پر انہیں گوتم بدھ نگر میں واقع (بال سدھار گھر) جوینائل ہوم بھیج دیا گیا ہے جبکہ دیگر طلباء سے تفتیش جاری ہے۔

وزیر اعظم کے 29 اپریل کے مجوزہ پروگرام کی تیاریاں زوروں پر

ضلع مجسٹریٹ اور ایس ایس پی نے سیانہ کے لاڈپور میں تیاریوں کا جائزہ لیا

بلندشہر 27/اپریل (پریس ریلیز) وزیر اعظم کے ذریعہ 29 اپریل کو نئے تعمیر شدہ گنگا ایکسپریس وے کے مجوزہ افتتاحی پروگرام کے پیش نظر ضلع مجسٹریٹ مسٹر کمار ہرش اور ایس ایس پی مسٹر دنیش کمار سنگھ نے تحصیل سیانہ کے لاڈپور گاؤں کے قریب پروگرام کی جگہ کا معائنہ کیا اور انتظامیہ کے ذریعہ کی جاری تیاریوں کا جائزہ لیا۔ بلندشہر ضلع میں ہونے والی اس تقریب میں وزیر اعظم کے ذریعہ ایکسپریس وے کے افتتاحی پروگرام کا لائیو اسٹریم کیا جائے گا۔ ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش نے قائم کیے جانے والے جرمن ہینگر میں عوامی نمائندوں اور عوامی زائرین کی بڑی تعداد کے بیٹھنے کے پلان کا بھی معائنہ کرتے ہوئے ضروری ہدایات جاری کیں۔ انہوں نے ہدایت کی کہ گرمی کے پیش نظر کولر اور پینے کے پانی کا مناسب بندوبست کیا جائے۔ اس کے علاوہ بنائے جا رہے بلاک میں صفائی ستھرائی اور کوڑے دان کے ساتھ ساتھ موبائل ٹوائلٹس کی دستیابی، تقریب کے دوران بجلی کی بلاتعطل فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ گاڑیاں صرف مخصوص پارکنگ علاقہ میں ہی کھڑی کی جائیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ ضلع میں منعقد ہونے والی اس شاندار تقریب کو یقینی بنانے کے لیے تمام ضروری انتظامات بروقت مکمل کیے جائیں۔ اس موقع پر سی ڈی او مسز نشا گریوال، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایڈمنسٹریشن مسٹر پرمود کمار پانڈے، سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیانہ، سی او، ڈی ڈی او، ڈی پی آر او، ایگزیکیٹو انجینئر پی ڈبلیو ڈی اور دیگر متعلقہ افسران موجود تھے۔

پاپولر کے ہرے بھرے درختوں کو کاٹ کر کسان کو پہنچایا ہزاروں روپے کا نقصان

دیوبند، 27/ اپریل (ڈاکٹر فیروز خان) طلہیڈی بزرگ گاؤں میں ایک کسان کے کھیت میں کسی نامعلوم شخص نے پاپولر کے ہرے بھرے درختوں کو کاٹ کر ہزاروں روپے کا نقصان کر دیا۔ متاثرہ کسان پروین ولد گرو ور ساکن شاہ پور نے طلہیڈی پولیس چوکی میں درج کرائی گئی شکایت میں بتایا ہے کہ کسی نامعلوم شخص نے مذموم مقاصد کے سبب اس کے کھیت میں موجود تقریباً 200 سبز پاپولر کے درخت کاٹ کر زمین پر گرا دئے۔ کسان نے اپنی پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ اس نے یہ درخت تقریباً دو سال قبل لگائے تھے، درختوں کی کٹائی سے اسے مالی طور پر کافی نقصان ہوا ہے۔ متاثرہ شخص نے پولیس سے اپیل کی ہے کہ نامعلوم شخص کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے اور اس کے نقصان کا ازالہ کیا جائے۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچی اور کسان کو یقین دلایا کہ واقعہ کا بہت جلد خلاصہ کر دیا جائے گا۔

عوامی مسائل کے حل میں کوئی غفلت برداشت نہیں ہوگی

جنتا درشن کے دوران سی ایم یوگی نے سنی شکایت، حکام کو دیا الٹی میٹم

لکھنؤ:27 اپریل (پی این ایس) انتخابی مہم کے آخری دن پیر کو مغربی بنگال روانہ ہونے سے پہلے سی ایم یوگی نے جنتا درشن کے دوران عوام کے مسائل سنے۔ جنتا درشن کا انعقاد گورکھ ناتھ مندر کے احاطے میں کیا گیا۔ انہوں نے واضح انتباہ دیا کہ عوامی مسائل کے حل میں کسی بھی سطح پر غفلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے ہر شکایت کنندہ سے فرداً فرداً ملاقات کی اور ان کی درخواستیں لیں۔ ریونیو اور پولس محکموں سے متعلق شکایات کی زیادہ تعداد کو دیکھتے ہوئے انہوں نے عہدیداروں کو سخت ہدایات جاری کیں۔ مسائل کے حل میں کسی قسم کی تاخیر برداشت نہیں کی جائے گی۔ مسئلہ کو مقررہ مدت میں حل کیا جائے اور متاثرہ شخص کو آگاہ کیا جائے۔ عہدیداروں کو عوام کی شکایات کو سنجیدگی سے لینا چاہئے تاکہ انہیں لکھنؤ بھاگنے کی ضرورت نہ پڑے۔ جنتا درشن پر آئے لوگوں سے بات چیت کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے ان کی صحت کے بارے میں بھی دریافت کیا۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ کچھ لوگ براہ راست لکھنؤ/گورکھپور آئے ہیں، تو انہوں نے اپیل کی، شدید گرمی اور دھوپ کی فکر نہ کریں۔ پہلے اپنے ضلع کے افسران کو اپنے مسائل بتائیں۔ میں نے ہدایت دی ہے کہ ہر حال میں مقامی سطح پر سماعت اور قراردادوں کو یقینی بنایا جائے۔" یوگی آدتیہ ناتھ، جو ایک سخت منتظم کے طور پر شہرت رکھتے ہیں، نے بھی "جنتا درشن" کے دوران انتہائی نرم رویہ کا مظاہرہ کیا۔ چھوٹے بچوں کو ماؤں کی گودوں میں دیکھ کر وزیر اعلیٰ ان کی پرواہ کیے بغیر نہ رہ سکے۔ انہوں نے پوچھا کیا تمہیں چاکلیٹ چاہیے؟ اور مسکراتے ہوئے انہیں چاکلیٹ اور دعائیں دیں۔ چاکلیٹ ملنے پر بچوں کے چمکتے چہروں نے موجود تمام لوگوں کے دل جیت لیے۔ جنتا درشن" کے بعد وزیر اعلیٰ سیدھے مغربی بنگال کے لیے روانہ ہوئے، جہاں وہ انتخابی مہم کے آخری دن کئی عوامی جلسوں سے خطاب کریں گے۔

مذہبی مقامات کے تحفظ سے عقیدت مندوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا، سیاحت کو فروغ ملے گا اور روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے: جیویر سنگھ

بریلی ضلع کے مختلف اسمبلی حلقوں میں واقع مذہبی مراکز کی خوبصورتی اور بنیادی سہولیات کے لیے 791 لاکھ روپے کی رقم منظور کی گئی ہے

لکھنؤ:27 اپریل۔ مالی سال 2025-26 میں، محکمہ سیاحت نے ریاستی منصوبے کے تحت بریلی ضلع کے اندر مختلف اسمبلی حلقوں میں سیاحت کے 12 ترقیاتی منصوبوں کے لیے 791 لاکھ روپے کی رقم منظور کی ہے۔ یو پی ایس ٹی ڈی سی کو ان منصوبوں کو نافذ کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ عمل درآمد کرنے والے ادارے کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ ان منصوبوں پر تمام کام معیاری اور بروقت مکمل کریں، تاکہ عام عوام اور عقیدت مند ان سے مستفید ہو سکیں۔ یہ اطلاع دیتے ہوئے اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے کہا کہ بریلی ضلع کے میرگنج میں واقع ٹھاکر جی مندر کی سیاحت کی ترقی کے لیے 67 لاکھ روپے، فرید پور کے شیو مندر پہلوناتھ کی سیاحت کی ترقی کے لیے 65 لاکھ روپے، قدیم شیو پور میں واقع مہاگن پور مندر کی سیاحت کی ترقی کے لیے 67 لاکھ روپے، کی منظوری دی گئی ہے۔ اسی طرح آملہ کے گلڈیا گوری شنکر مندر میں واقع یاتری ہال کو مضبوط بنانے کے لیے 45 لاکھ روپے کی رقم منظور کی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بٹھالی چین پور شیروہی مندر کی سیاحت کی ترقی کے لیے 69 لاکھ روپے، آملہ میں واقع اہچھتر کی مربوط سیاحت کی ترقی کے لیے 50 لاکھ روپے، بھوجی پورہ میں واقع پور نگیری شیو مندر کے لیے 71 لاکھ روپے، بریلی میں واقع آنند آشرم مندر کے لیے 53 لاکھ روپے کی منظوری دی گئی ہے۔ اسی طرح بریلی شہر کے بڑا باغ میں واقع ہنومان مندر میں سیاحت کے بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کی ترقی کے لیے 70 لاکھ روپے، بریلی شہر کے شری سیتارام مندر میں بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کے لیے 70 لاکھ روپے اور پریم نگر، بریلی میں واقع تریوتی ناتھ مندر میں اگلی روشنی کے لیے ایک کروڑ روپے کی رقم منظور کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ محترم وزیر اعلیٰ نے ریاست کے ہر ضلع میں مذہبی مقامات کو خوبصورت بنانے اور وہاں بنیادی سہولیات فراہم کرنے کا عزم کیا ہے۔ اس سے ثقافتی ورثہ محفوظ رہے گا اور عقیدت مندوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔

اے ڈی آر وی کے نفاذ کے ساتھ، گاڑیوں کی خرید و فروخت سے متعلق تمام عمل آن لائن ہو جائیں گے: دیا شنکر سنگھ

لکھنؤ: 27 اپریل۔ اتر پردیش کے وزیر مملکت برائے ٹرانسپورٹ (آزادانہ چارج)، جناب دیا شنکر سنگھ نے مطلع کیا کہ سڑک ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کی وزارت (ایم او آر ٹی ایچ) حکومت ہند نے استعمال شدہ یا پہلے رجسٹرڈ موٹر گاڑیوں کی خرید و فروخت کے عمل کو مزید شفاف، جوابدہ، اور ڈیجیٹل طور پر ہموار بنانے کے لیے موٹر وہیکل رولز میں ترمیم کی ہے۔ یہ نئے قواعد 1 اپریل 2023 سے نافذ العمل ہوں گے۔ نئے قواعد کے تحت، رجسٹرڈ گاڑیوں کے لیے مجاز ڈیلر (ADRV) سسٹم کو قانونی طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ اس نظام کے تحت استعمال شدہ گاڑیوں کی خرید و فروخت سے متعلق تمام کارروائیاں آن لائن کی جائیں گی۔ یہ گاڑی کے مالک، مجاز ڈیلر اور ٹرانسپورٹ انتظامیہ کے درمیان جوابدہی کے تعین کو بھی یقینی بنائے گا۔ وزیر ٹرانسپورٹ نے کہا کہ رجسٹرڈ گاڑیوں کی خرید و فروخت میں ملوث ڈیلرز کو متعلقہ رجسٹریشن اتھارٹی سے اجازت نامہ حاصل کرنے کی ضرورت ہوگی۔ یہ سرٹیفکیٹ مقررہ طریقہ کار کے مطابق پورٹل کے ذریعے درخواست جمع کرانے پر جاری کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سرٹیفکیٹ عام طور پر پانچ سال کے لیے کارآمد ہوگا۔ گاڑیوں کے مالکان پورٹل کے ذریعے گاڑیوں کی ملکیت اور ذمہ داری سے متعلق مستند دستاویزات بھی حاصل کر سکیں گے۔ وزیر ٹرانسپورٹ نے کہا کہ نئے پروویژن کے تحت، مجاز ڈیلروں رجسٹریشن سرٹیفکیٹ، فٹنس سرٹیفکیٹ کی تجدید، ڈپلیکیٹ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ حاصل کرنے، این او سی کے لیے درخواست دینے اور اپنے پاس موجود گاڑیوں کے لیے گاڑیوں کی ملکیت کی منتقلی شروع کر سکیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ رجسٹرڈ ڈیلروں کو اپنی گاڑیوں کی تفصیلات الیکٹرانک انوینٹری رجسٹر میں برقرار رکھنے اور پورٹل پر گاڑیوں کے استعمال کی تمام تفصیلات کو اپ ڈیٹ کرنے کی ضرورت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اس نظام کو کامیابی کے ساتھ نافذ کیا گیا ہے، اور ترقی یافتہ نظام کو واہن پورٹل پر لائیو بنانے کا عمل جاری ہے۔ اسے جلد ہی مکمل طور پر فعال کر دیا جائے گا۔ اس نئے نظام کے نفاذ سے استعمال شدہ گاڑیوں کی خرید و فروخت کا عمل مزید ہموار، شفاف اور جوابدہ ہو جائے گا۔ یہ گاڑی کی ملکیت کی منتقلی کے عمل کو بھی آسان، تیز اور قابل اعتماد بنائے گا۔

عوامی سماعت کے دوران موصول ہونے والے ہر کیس کو ترجیح دیں

نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے جنتا درشن میں سینکڑوں شکایت کنندگان کی شکایتیں سنیں

لکھنؤ: 27 اپریل۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے پیر کو اپنے کیمپ آفس، 7-کالی داس مارگ میں جنتا درشن پروگرام میں مختلف اضلاع سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں شکایت کنندگان کے مسائل سنے اور افسران کو ان کے فوری اور مکمل حل کی ہدایت دی۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ نے واضح طور پر کہا کہ "ہر شخص کے ہر مسئلہ کے ہر ممکن حل کو یقینی بنایا جائے گا"۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ عوامی سماعت کے دوران موصول ہونے والے ہر کیس کو ترجیح دیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ اس کا حل ایسا ہو کہ متاثرہ شخص کو بار بار دفاتر کا چکر نہ لگانا پڑے۔ عوامی سماعت کے دوران انہوں نے ذاتی طور پر شکایت کنندگان سے بات چیت کی اور ہر شخص کے خدشات کو سنجیدگی اور حساسیت کے ساتھ سنا۔ انہوں نے ان مسائل کے حل کے لیے سفارشات بھی پیش کیں۔ انہوں نے فتح پور، سیتا پور، لکھنؤ، مظفر نگر، شاملی، بارہ بنکی، لکھیم پور اور امبیڈکر نگر کے ضلع مجسٹریٹوں، پریاگ راج کے پولس کمشنر، رام پور اور قنوج کے پولس سپرنٹنڈنٹ اور حکومت کے اعلیٰ افسران سے بھی فون پر بات کی اور فوری ضروری ہدایات دیں۔ انہوں نے زمین کے تنازعات، غیر قانونی قبضوں، ہراساں کرنے، حادثات، بجلی، سڑک کی تعمیر، مکانات کی تقسیم، تعلیم اور صحت سے متعلق معاملات کو خاص طور پر سنجیدگی سے لیتے ہوئے کہا کہ کسی بھی سطح پر غفلت قابل قبول نہیں ہوگی۔ جہاں ضرورت پڑی سخت کارروائی کو بھی یقینی بنایا۔ نائب وزیر اعلیٰ نے عہدیداروں کو یہ بھی ہدایت دی کہ شکایات کے ازالے کے لئے احتساب کا تعین کیا جائے اور کارروائی کی باقاعدہ نگرانی کی جائے تاکہ حکومت کی منشا کے مطابق شفاف اور موثر حل کو یقینی بنایا جا سکے۔ عوامی سماعت کے دوران خواتین، معذور افراد اور بزرگ افراد کے مسائل کو خصوصی ترجیح دی گئی اور ان کے مقدمات کو جلد نمٹانے کے لیے متعلقہ حکام کو ضروری ہدایات دی گئیں۔ جنتا درشن پروگرام میں شاہجہاں پور، فرخ آباد، فتح پور، لکھیم پور، اناؤ، پریاگ راج، بدایوں، باغپت، فیروز آباد، شراوستی، سیتاپور، اٹاوہ، بستی، بلرام پور، سنت کبیر نگر، پرتاپ گڑھ، سنبھل ، اٹاوہ، کانپور دیہات، امبیڈکر نگر، سہارنپور، کشی نگر سمیت تقریباً تین درجن اضلاع کے لوگوں نے شرکت کی۔ انہوں نے کئی مسائل اٹھائے جن میں زمین پر قبضہ حاصل کرنے، تجاوزات ہٹانے، ملزمان کی گرفتاری، سڑک اور بجلی وغیرہ سے متعلق مسائل ہیں۔ انہوں نے ہدایت دی کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ہر شکایت کا بروقت اور معیاری حل کیا جائے، تاکہ حکومت اور انتظامیہ پر عام لوگوں کا اعتماد مزید مضبوط ہو سکے۔

بدعنوانی: لکھنؤ جلکل کے جنرل منیجر پر حکومت مہربان

جھانسی میں کروڑوں کے گھپلے کی جانچ کے بعد ویجیلنس نے مقدمہ درج کرنے کیلئے حکومت سے مانگی منظوری

لکھنؤ: 27 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش میں افسران کے خلاف بدعنوانی کے الزامات کے باوجود، انہیں منافع بخش پوسٹنگ سے نوازا جاتا ہے، چاہے وہ ویجیلنس کے چکروں میں پھنس جائیں۔ خاص طور پر شہری ترقی میں ملوث افسران کو اکثر وزیر اعلیٰ کی ناک کے نیچے لکھنؤ میں اہم پوسٹنگ دی جاتی ہے۔

حکومت نے حال ہی میں جلکل کے جی ایم اروندر کمار راجپوت کو آگرہ میں کروڑوں کے گھوٹالے کے لیے معطل کر دیا ہے۔ تاہم لکھنؤ جالکل کے جنرل منیجر (جی ایم) کلدیپ سنگھ، جو کروڑوں کے گھوٹالے کی ویجیلنس تحقیقات میں الجھے ہوئے ہیں، کو ابھی تک ان کے عہدے سے ہٹایا نہیں گیا ہے۔ ویجیلنس ڈپارٹمنٹ نے، بدعنوانی کے الزامات کو درست پایا، یہاں تک کہ باضابطہ طور پر حکومت سے مقدمہ درج کرنے کی منظوری طلب کی ہے۔ 2020-21 میں، جھانسی جلکل کی سابق جی ایم منجو رانی گپتا کے دور میں کروڑوں روپے کی ادائیگیوں میں بے ضابطگیوں کا ایک سنگین معاملہ سامنے آیا تھا۔ افسروں اور انجینئروں نے اس گھوٹالے کو منظم کیا، جس میں شکایات شامل تھیں، جس سے حکومت کو جانچ محکمہ ویجیلنس کو سونپنے کا اشارہ ہوا۔ اگرچہ ابتدائی طور پر تفتیش سست تھی، لیکن ویجیلنس ڈیپارٹمنٹ نے گزشتہ تین سالوں میں تحقیقات مکمل کی ہیں۔ ویجیلنس ذرائع کے مطابق، تحقیقات میں جھانسی کی اس وقت کی جی ایم منجو رانی گپتا اور سابق ایکس ای این کلدیپ سنگھ کے خلاف اہم ثبوت سامنے آئے ہیں۔ لکھنؤ میں جلکل کے سربراہ کلدیپ سنگھ نے بھی ایک طویل عرصے تک جھانسی میں جلکل سکریٹری اور جی ایم کے طور پر خدمات انجام دیں۔ اس طویل دور حکومت میں انہیں کروڑوں روپے کے گھپلوں کے سنگین الزامات کا سامنا کرنا پڑا۔ مزید برآں، تحقیقات میں جھانسی جلکل کے عہدیداروں اور کانپور کی ایک فرم کے درمیان ملی بھگت کا انکشاف ہونے کے بعد، ویجیلنس محکمہ ملزمین کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کے لیے پوری طرح تیار ہے۔ ادائیگیاں کل روپے سے زیادہ 5.7 کروڑ کئی فرموں کو بنائے گئے، بنیادی طور پر کانپور میں واقع سارانش انٹرپرائزز۔ ویجیلنس نے منجو رانی اور اس وقت کے ایکس ای این کلدیپ سنگھ (موجودہ لکھنؤ جلکل جی ایم) کے خلاف بدعنوانی کی ایک درجن سے زیادہ شکایات کی جانچ کی ہے۔ ان میں سے چار الزامات کی تصدیق ہونے کے بعد ویجیلنس افسران متحرک ہو گئے ہیں۔ منجو گپتا، اس وقت کی جھانسی جلکل جی ایم، نے اور ای ای میں XEN کے عہدے پر فائز رہتے ہوئے فرموں کو بے قاعدہ ادائیگیاں کیں۔ جھانسی میں سکریٹری کے طور پر ان کے دور میں کروڑوں کی ادائیگیوں میں بھی بے ضابطگیاں پائی گئیں۔ ذرائع کے مطابق ویجیلنس محکمہ ویجیلنس رپورٹ کی جانچ کر رہا ہے۔ ویجیلنس نے لکھنؤ جلکل کے جی ایم کلدیپ سنگھ سے کئی بار پوچھ گچھ کی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ لکھنؤ میں حکومت ایسے ملزم افسران کے خلاف کب کارروائی کرے گی۔ جھانسی ویجیلنس نے تقریباً ڈھائی سو فائلوں کی جانچ کی ہے۔ جھانسی میں اربوں روپے کے کئی گھوٹالے ڈفن ہیں، جن کی ویجیلنس بھی تحقیقات کر رہی ہے۔

ایکانا میں منگیتر کی بیٹنگ کو دیکھ کر جھوم اٹھیں ایم پی پریا سروج

چار چھکے لگاتے ہی بولیں 'ونس مور'

لکھنؤ: 27 اپریل (پی این ایس) ایکانا اسٹیڈیم میں لکھنؤ سپر جائنٹس اور کولکتہ نائٹ رائیڈرز کے درمیان کھیلے گئے میچ کے دوران رنکو سنگھ کی منگیتر اور ایس پی ایم پی پریا سروج منگیتر کی دھماکہ خیز اننگز پر جھوم اٹھیں۔ لگاتار چار چھکے لگانے کے بعد، وہ اپنی سیٹ سے کھڑی ہوئی اور کولکتہ کا جھنڈا لہرا کر رنکو کو مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے "ونس مور" کہہ کر اپنی خوشی کا اظہار۔ پریا سروج نے کہا کہ رنکو نے اپنے والد کی یاد میں شاندار اننگز کھیلی۔ میچ میں رنکو نے ناقابل شکست 83 رنز بنائے اور سپر اوور میں ٹیم کی جیت میں اہم کردار ادا کیا۔ پریا سروج نے کہا، آج رنکو سنگھ نے میرے سسر (اپنے والد) کے لیے شاندار اننگز کھیلی۔ ہمیں ان کی بہت یاد آتی ہے۔ دراصل رنکو کے والد خان چاند کا 27 فروری کو انتقال ہو گیا تھا۔ وہ اسٹیج فور جگر کے کینسر سے لڑ رہے تھے۔ ان کی عمر 60 سال تھی۔ پریا سروج کے ساتھ ایس پی سربراہ اکھلیش یادو کی دونوں بیٹیاں ادیتی اور ٹینا نے بھی میچ میں شرکت کی۔ انہوں نے رنکو کو بھی مبارکباد پیش کیا۔ اتوار کو KKR نے لکھنؤ سپر جائنٹس (LSG) کو سپر اوور میں شکست دی۔ رنکو سنگھ میچ کے ہیرو رہے۔

سماجوادی نظریہ کی حمایت میں مضبوط یکجہتی نظر آئی

لکھنؤ مغرب میں پی ڈی اے پنچایت: محمد عباد کا فعال کردار

لکھنؤ۔ لکھنؤ مغرب اسمبلی کے کاظمین روڈ، وارڈ نمبر 105 میں منعقد پی ڈی اے پنچایت پروگرام میں سماجوادی نظریہ کی حمایت میں بھاری عوامی ہجوم امڈ آیا۔ پورے پروگرام میں جوش و خروش کا ماحول دیکھنے کو ملا، جہاں ایک ہی نعرہ بار بار گونجتا رہا: "عوام کا احترام تبھی ہوگا، جب سماجوادی سرکار بنے گی۔" اس موقع پر سماجی کارکن رہنما محمد عباد کا فعال کردار خصوصی طور پر توجہ کا مرکز رہا۔ علاقے میں عوامی مفاد سے جڑے کاموں میں ان کی مسلسل شمولیت اور لوگوں کے درمیان ان کی مضبوط پکڑ انہیں ایک ذمہ دار اور مخلص رہنما کے طور پر قائم کرتی ہے۔ پروگرام کے دوران انہوں نے عام لوگوں سے براہ راست گفتگو کی، ان کے مسائل سنے اور سماجوادی پالیسیوں کو گھر گھر تک پہنچانے کی اپیل کی۔ جلسہ میں موجود لوگوں نے سال 2027 کے انتخابات کے حوالے سے واضح پیغام دیا اور ایک آواز میں کہا کہ ایک بار پھر "سائیکل" کو آگے بڑھاتے ہوئے اکھلیش یادو کو وزیر اعلیٰ بنایا جائے گا۔ پروگرام کے کامیاب انعقاد میں جناب مو۔ عباس، عمران عباس اور کیدار علی کا اہم کردار رہا۔ ان کی قیادت میں یہ پروگرام علاقائی سطح پر ایک بڑی سیاسی شرکت کی مثال بنا۔ پروگرام میں فرقان، فاضل، بنٹو، جیتو، کلدیپ، سریش راجپوت، عاقب سمیت سینکڑوں کارکنان اور مقامی شہری موجود رہے۔ وہیں ضلع پنچایت رکن نہال محسن، دینو چودھری، اتل یادو، مینک یادو، وسیم، ونود کنوجیا، سلیم، عرفان، عباس، اسد، پلکیت، عارف سمیت متعدد معزز افراد کی موجودگی نے پروگرام کو مزید موثر بنا دیا۔ آخر میں مقررین نے یکجہتی کا پیغام دیتے ہوئے کہا کہ عوام کے حقوق اور احترام کے تحفظ کے لیے سماجوادی سرکار کا قیام ضروری ہے، اور اس کے لیے سب کو مل کر کوشش کرنی ہوگی۔

شدید گرمی کے پیش نظر لکھنؤ نگر نگم کا بڑا اقدام، میئر نے کولنگ پوائنٹس کا افتتاح کیا

شہر کے اہم چوراہوں پر خصوصی کولنگ سینٹر قائم

لکھنؤ۔ لکھنؤ میں سورج کی تیز تپش اور شدید ہیٹ ویو کو دیکھتے ہوئے نگر نگم انتظامیہ نے عام عوام کی سہولت کے لیے راحت کے اقدامات کیے ہیں۔ پیر کے روز شہر کی میئر سشما کھرکوال نے 1090 چوراہے اور نگر نگم ہیڈ کوارٹر لال باغ پر خصوصی طور پر تیار کیے گئے 'کولنگ پوائنٹس' کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ اس پہل کا بنیادی مقصد راہگیروں، محنت کش مزدوروں اور دھوپ میں کام کرنے والے افراد کو شدید گرمی سے محفوظ جگہ فراہم کرنا ہے۔ افتتاح کے موقع پر نگر آیوکت گورو کمار، ایڈیشنل نگر آیوکت ارون کمار گپت اور ڈاکٹر اروند کمار راؤ سمیت کئی افسران موجود رہے۔ میئر سشما کھرکوال نے بتایا کہ صرف 1090 اور لال باغ ہی نہیں بلکہ شہر کے دیگر مصروف علاقوں جیسے پولی ٹیکنک چوراہا، گومتی نگر پترکار پورم، جی ایس ٹی بھون، جی پی او دوہان سبھا مارگ اور بھار گو پیٹرول پمپ روڈ پر بھی اسی طرح کے کولنگ پوائنٹس قائم کیے جا رہے ہیں۔ ان مراکز کو مکمل طور پر آرام دہ بنایا گیا ہے، جہاں لوگوں کے آرام کے لیے بیڈ، صوفہ، کرسیاں، پنکھے اور کولر کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ ساتھ ہی لو کے اثر سے بچاؤ کے لیے وہاں مٹکے کا ٹھنڈا پانی اور گڑ بھی مہیا کرایا گیا ہے۔ انتظامات کو مزید وسیع شکل دیتے ہوئے نگر نگم نے شہر کے مختلف زونز میں واقع 24 رین بسیروں کو بھی کولنگ سینٹر میں تبدیل کر دیا ہے۔ ان رین بسیروں میں اب ٹھنڈے پانی اور بہتر وینٹی لیشن کا انتظام کیا گیا ہے تاکہ دوپہر کی تپتی دھوپ میں لوگ یہاں آ کر آرام کر سکیں۔ اس کے علاوہ جل کل محکمہ کے ساتھ مل کر لکھنؤ کے 150 سے زائد مقامات پر کیو پی لگا کر ٹھنڈے پانی کی سہولت شروع کی گئی ہے۔

'سمروہ- فنکاروں کا اجتماع' کے ہندوستانی باب کا فن اور ثقافت کے ایک نئے سنگم کا آغاز

لکھنؤ/ نوابوں کے شہر لکھنؤ میں کل تخلیقی اور ثقافتی اتحاد کا ایک نیا باب لکھا گیا۔ آرٹ، مشغولیت اور شمولیت کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرنے کے مقصد کے ساتھ، لکھنؤ کے قلب میں 'سمروہ- فنکاروں کا اجتماع' کے ہندوستانی باب کا شاندار آغاز ہوا۔ یہ پلیٹ فارم نہ صرف آرٹ کو فروغ دینے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے، بلکہ اس کا مقصد ہندوستانی فنکارانہ اظہار کو ہر نسل کے لیے قابل رسائی بنانا ہے۔ انسانی تخلیقی صلاحیتوں کے نام پر ایک شام اس لانچ ایونٹ نے ہندوستان میں 'سمروہ' کی پہلی شروعات کی۔ اس خاص شام نے فنکاروں، خاندانوں، اور فن سے محبت کرنے والوں کو انسانی تخلیقی صلاحیتوں کا جشن منانے کے لیے ایک چھت کے نیچے اکٹھے ہوتے دیکھا۔ یہ تقریب صرف ایک تقریب نہیں ہے، بلکہ فنکاروں کے لیے ایک محفوظ اور مثبت ماحول پیدا کرنے کی جانب ایک بڑا قدم ہے، جہاں ہر فنکار کو عزت کا احساس ہوتا ہے۔

ثقافتی پرفارمنس سے بھری شام

پروگرام کا آغاز مہمان خصوصی محترمہ ملیکا گپتا کی 'گنیش وندنا' سے ہوا۔ اس کے بعد سریلی موسیقی نے حاضرین کے دل موہ لیے۔ جیوتی کشیپ، ایشانت چودھری، اور پرانشو اگروال نے اپنی گائیکی سے سامعین کو مسحور کیا۔ نوجوان فنکار آرادھیا سنگھ نے کی بورڈ پر جتنے ہوئی اپنی دلکش پیشکش سے سب کو موہ لیا۔

غائب ہونے والے فنون کا تحفظ

"سمرہ" کی پہچان اس کا وژن ہے۔ یہ پلیٹ فارم ہندوستانی فن کی شکلوں جیسے ستار بجانے، ہوائی گٹار، لائیو طبلہ، اور ڈھولک جگل بندی کو زندہ کرنے کے لیے پرعزم ہے، جو جدید دور میں معدوم ہو رہی ہیں۔

سنگاپور کی "محفل" سے لکھنؤ کے "سمروہ" تک کا سفر

اس اقدام کا آغاز سنگاپور میں 'محفل' کے نام سے ہوا۔ COVID-19 کے مشکل وقت کے دوران، لوگوں کو تنہائی پر قابو پانے اور فنون سے جڑنے کا ایک آن لائن موقع فراہم کرنے کے لیے اس کا نام بدل کر 'سمروہ' رکھا گیا۔ آر ایم ایس پروڈکشنز او پی سی پرائیویٹ لمیٹڈ کے بانی رنجیتا ایس کپور نے قائم کیا۔ لمیٹڈ، پلیٹ فارم میں معروف اداکار شمشیر شرما نے شمولیت اختیار کی۔ یہ 100 سے زیادہ آن لائن اقساط اور سمیتا جے کر، کویتا سیٹھ، اور ریکھا بھردواج جیسی مشہور شخصیات کے ساتھ تعاون کے ساتھ تیزی سے ایک عالمی خاندان بن گیا۔

وژن اور ٹیم

میلے کی انڈیا کی کور ٹیم میں تجربہ کار ممبران شامل ہیں جیسے رنجیتا ایس کپور، ایشانت چودھری، رنجیت اگروال، راجیش اگروال، شمشیر شرما، وریندر کمار، اور انیتا سچدیو۔ لانچ کے موقع پر، بانی رنجیتا ایس کپور نے کہا: تہوار صرف پرفارمنس کے بارے میں نہیں ہے، بلکہ جذبات اور تعلق کے بارے میں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ نئی نسل بغیر کسی فیصلے کے اپنے فن کا مظاہرہ کرے اور ہمارے ثقافتی ورثے سے جڑے۔ لکھنؤ سے شروع ہونے والا یہ سفر اب ملک کے دوسرے حصوں سے فنکاروں، کہانی کاروں اور موسیقاروں کو اکٹھا کرنے کے لیے تیار ہے۔ یہ ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں آرٹ کو صرف دیکھا نہیں جاتا بلکہ محسوس کیا جاتا ہے۔